قوم اعوان کے حالات کا رسالہ

نمبر ۲

الحمد للہ کہ کتاب مستطاب ظاہر کنندہ حالات قوم اعوان

تاریخ

باب الاعوان

من تصانیف فقیر محمد نور الدین سلیمانی حنفی نقشبندی مجددی
بن حضرت خواجہ حاجی نور محمد عفرودی غفر اللہ لہ

جسے

حکیم مظفر حسین خلف اکبر حکیم حاجی غلام نبی صاحب
زبدۃ الحکماء مرحوم لاہوری نے بعد ترجمہ و تنقیح و اضافہ کے
مرتب کر کے

نومبر سنہ ۱۹۲۳ء

میں

[illegible] پریس میں چھپوا کر شائع کی

بار سوم .... قیمت

فہرست مضامین تاریخ باب الاعوان

مضامین	صفحہ
مقدمہ کتاب	ج
سبب تالیف	۳
باب اول در بیان اصول تاریخ	
احوال زبدۃ الحکماء علامہ نبی اعوان	۵
فہرست کتب حوالہ کردہ	۷
ذکر دانستن سلسلہ نسب	۱۳
شرافت نسبی وحسبی آخرت	۱۷
ذکر شرف قبائل دنیا	۲۲
ذکر انساب بنی آدم سلسلہ	۲۵
ذکر اسماء والقاب وکنیت	۲۸
ذکر اکتساب بنی آدم وزراعت	۳۱
ذکر سکونت اعوان	۳۵
ذکر عادات ورسوم اعوان	۳۷
ذکر مذہب اعوان	۴۰
ذکر کفو وناطہ اعوان	۴۱
ذکر فقرائے اہل تصوف	۴۳
ذکر انتساب والدین	۴۵
ذکر صدقات وزکوۃ بنی ہاشم	۴۷
ذکر علم کلام اعوان	۵۰
ذکر جنگہائے اعوان	۵۲
ذکر نشانہائے اعوان	۵۴
ذکر علم شریف اعوان	۵۶

مضامین	صفحہ
باب دوم در دلائل سلسلۂ نسب اعوان	
اعوانوں کا سلسلہ نسب کیا ہے	۵۸
اعوانوں کا قوم فرعون سے ہونا	۶۰
اعوانوں کا قوم جاٹ سے ہونا	۶۳
اعوانوں کا قوم راجپوت سے ہونا	۶۵
اعوانوں کا قوم یونانیوں سے ہونا	۶۷
اعوانوں کا قوم ایرانیوں سے ہونا	۷۰
اعوانوں کا قوم ترک سے ہونا	۷۲
اعوانوں کا قوم پٹھانوں سے ہونا	۷۴
اعوانوں کا قوم امام حنفیہ سے ہونا	۷۷
اعوانوں کا زبیر کی اولاد سے ہونا	۸۱
اعوانوں کا عمر علی کی اولاد سے ہونا	۸۳
اعوانوں کا قطب شاہ ایران سے ہونا	۸۴
اعوانوں کا قطب الملک شاہ سے ہونا	۸۶
اعوانوں کا ہند کی اولاد سے ہونا	۸۷
اعوانوں کا بے ثبوت نسب ہونا	۹۱
اعوانوں کا عباس علی سے ہونا	۹۲
باب سیوم در نسب نامہ سلسلۂ قریش	
ذکر نضر قریش عدنانی	۹۴
ذکر مالک بن نضر	۹۸
ذکر فہر قریش	۹۹
ذکر غالب بن فہر	۱۰۰

مضامین	صفحہ
ذکر لوی بن غالب	۱۰۱
ذکر کعب بن لوی	۱۰۲
ذکر مرہ بن کلاب	۱۰۳
ذکر کلاب بن مرہ	۱۰۵
ذکر قصی بن کلاب	۱۰۶
ذکر عبد المناف بن قصی	۱۰۷
ذکر ہاشم بن عبد المناف	۱۰۹
ذکر عبد المطلب بن ہاشم	۱۱۱
ذکر ابی طالب مکی	۱۱۳
ذکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۱۱۵
ذکر حسن علوی مدنی	۱۲۱
ذکر حمزہ مدنی البغدادی	۱۲۱
ذکر جعفر بغدادی	۱۲۲
ذکر علی بن جعفر بغدادی	۱۲۳
ذکر قاسم علی بغدادی	۱۲۳
ذکر طیار بغدادی	۱۲۴
ذکر حمزہ ثانی بغدادی	۱۲۵
ذکر علی قاسم بغدادی	۱۲۶
ذکر حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۷
باب چہارم در خاندان قطب شاہی	
ذکر وجہ تسمیہ اعوان	۱۳۱
وجہ تسمیہ قطب شاہ	۱۳۴
ذکر حضرت عون قطب شاہ	۱۴۳
ذکر بی بی عائشہ حسینیہ	۱۴۷
ذکر بی بی زینب کھوکھریہ	۱۵۱
ذکر بی بی خدیجہ چوہان	۱۵۳
ذکر بی بی ام کلثوم طلحیہ	۱۵۵
ذکر اولاد عون قطب شاہ	۱۵۶

مضامین	صفحہ
ذکر عبد اللہ گوہر علی گورڑا	۱۵۹
ذکر محمد کندلان	۱۶۵
ذکر محمد علی کلکان	۱۶۸
ذکر دریتیم جہان شاہ	۱۷۰
ذکر زمان علی کھوکھر	۱۷۱
ذکر عفیف علی محمد بیجے	۱۷۳
ذکر فتح علی کلدان	۱۷۴
ذکر محمد علی چوہان	۱۷۴
ذکر نادر علی محمد عثمان	۱۷۵
ذکر بہادر علی محمد طلع	۱۷۶
ذکر کرم علی شاہ محمد رؤف	۱۷۷
باب پنجم در خاندان اعوان ہند	
ذکر عالم الدین بن گورڑا	۱۷۸
ذکر احمد علی بن گورڑا	۱۸۰
ذکر زمان علی بن گورڑا	۱۸۲
ذکر غلام علی بن گورڑا	۱۸۳
ذکر سکن بن محمد کندلان	۱۸۴
ذکر سلطان محمود علی بن جہان شاہ	۱۸۵
ذکر محمد محسن علی بن جہان شاہ	۱۸۶
ذکر محمد نور علی بن جہان شاہ	۱۸۸
ذکر سجن بن زمان علی کھوکھر	۱۸۸
ذکر دگھر ابن زمان علی کھوکھر	۱۸۹
ذکر متفرقات اعوان	۱۹۰
احوال نور الدین سیحانی مؤلف کتاب ہذا	
موجودہ اعوان	۲۰۷
تقریظ کتاب ہذا	۲۱۸

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از جناب چوہدری غلام رسول صاحب [illegible] اعوان [illegible]

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد امام المتقین و خاتم النبیین و علیٰ آلہ الطاہرین و صحابہ الطیبین ؀

اسلام کے نزدیک انسانی عظمت و بزرگی کا انحصار کلیتاً اعمال پر ہے ۔ ظاہری ظاہری حسن و جمال، ظاہری شان و شکوہ، مال و دولت کے لاانتہائی خزانے، سونے اور چاندی کے بڑے بڑے انبار، وسیع الرقبہ ممالک کی فرمانروائی، سربفلک محل عالیشان قصر، دنیا کے عظیم الشان انسانوں سے خونی رشتے، بلندی نسب و خاندان غرضیکہ ہر مادی چیز اسکی نگاہ میں بے حقیقت و بے حیثیت ہے ۔ وہ صرف ذاتی اعمال کو دیکھتا ہے ۔ اگر اعمال صراط مستقیم کے معیار پر ٹھیک اتریں ۔ تو پھر صاحب اعمال اسکے نزدیک عظمت و بزرگی کا حقیقی مستحق ہے اگرچہ اس کے رنگ و روپ اور خط و خال میں کوئی دلکشی نہ ہو اور اس کا وجود دنیا کے تمام دوسرے مادی محاسن و مفاخر سے یکسر محروم ہو۔ شعوب اور قبائل والی آیت میں واضح طور پر فرما دیا گیا ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ۔ یعنی تمہاری عظمت و بزرگی کا انحصار تمہارے تقوے اور پرہیزگاری پر ہے ۔ اور شعوب و قبائل کی تقسیم و تفریق سے مقصود صرف تعارف اور پہچان ہے اس کے سوا کچھ نہیں ؀

اس حقیقت عظمےٰ کو کتاب و سنت میں بہ کرات و مرات جس دلکش انداز سے پیش کیا گیا ہے اس کی حقیقی وضاحت کے لئے ایک طویل سلسلۂ مضامین کی ضرورت ہے ۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بیٹے کنعان ہی کے

واقعہ کو لے لیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام سے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کو اور آپ کے اہل کو طوفان کی دستبرد سے بچا لوں گا۔ جب کشتی تیار ہو گئی اور قہر و غضب ایزدی نے طوفان کی صورت میں ظہور کیا تو کنعان برگشتہ بخت بدنصیب اور گمراہ نے اپنے جلیل المنزلت باپ کی معیت سے کنارہ کشی ہو کر ضلالت کیش لوگوں کی صحبت اختیار کر لی جنہوں نے حضرت نوح علیہ السلام کے پیغام حق و صداقت کو ٹھکرا کر اپنے اوپر غضب الٰہی کی ہلاکت بار گھٹا مسلط کر لی تھیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے لخت جگر کو بہت سمجھایا۔ اور کشتی میں لانے کی کوشش کی۔ مگر وہ رضامند نہ ہوا۔ اور جب ڈوبنے لگا تو حضرت نوح نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا کہ تو نے میرے اہل کو بچانے اور محفوظ رکھنے کا وعدہ لیا تھا۔ میرا بیٹا تو بدرجہ اولیٰ میرے اہل میں سے ہے۔ جواب ملا کہ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔ اس نے کہ اس کے اعمال غیر صالح ہیں۔ کوئی شخص اس امر سے انکار نہیں کر سکتا کہ کنعان حضرت نوح کا بیٹا تھا لیکن دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح خونی رشتہ کو نظر انداز کر کے یہ حقیقت واضح کر دی ہے۔ کہ بندگان خدا کا حقیقی رشتہ اعمال پر موقوف ہے۔ اس کے سوا اور کسی چیز پر نہیں ہے۔ حضور سرور کائنات صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت فاطمہؓ سے جو کچھ فرمایا وہ تو سبھی کو معلوم ہے۔ کہ فاطمہ اس بات پر مغرور نہ ہونا کہ میں رسولؐ کی بیٹی ہوں۔ میں تمہیں دنیوی مال و متاع دے سکتا ہوں۔ لیکن قیامت کے دن میرا تعلق امداد تمہیں فائدہ نہیں پہنچا سکے گی۔ اس دن صرف تمہارے اعمال تمہارے حامی و ناصر ہوں گے۔ ان تصریحات سے حقیقی مقصود یہ ہے کہ اسلام نے خونی رشتوں اور نسب ناموں کو قطعی نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اپنے خاندان کی بنیاد صرف اعمال صالحہ پر رکھی ہے۔ ایک تو مسلم چمار اگر آج مشرف باسلام ہو کر اپنے وجود کو ازسرتاپا شریعت حقہ کا ایک عملی نمونہ بنا لیتا ہے تو وہ اہل کہا جائے گا یہ درجہ اولیٰ مستحق ہے۔ لیکن اگر ایک صحیح

[illegible] نسب اور رفعت خاندان

غرضیکہ کوئی شخص اس بنا پر کسی تمغہ کا مستحق نہیں ہو سکتا جب نوح علیہ السلام کا بیٹا عمل غیر صالح کی بنا پر اس جلیل القدر پیغمبر کے اہل سے خارج ہو جاتا ہے تو پھر عام آدمیوں کا کیا ذکر۔

اس لئے تعلیم یافتہ حضرات کو یہ نظریہ رکھتے ہوئے جہاں صحیح تاریخ اس امر کو بھی نظر انداز نہیں کرنا کہ کسی قوم یا جماعت کے آباؤ اجداد کے حالات محض اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر جمع کئے جائیں کہ اس کا منسب کسی بڑے اور معزز خاندان یا گھرانے سے جا ملے۔ دوسرے افراد و بزرگوں کے علاوہ نسب نامہ بنانے کے شوق و جذبہ کو ایک ملعون بت ہے جو ایک مسلم کا کام ... ہو سکتا ہے ... اور اسلام کے دامن کو اس قسم کے تمام دھبوں سے پاک ہونا ... بلاشبہ جلیل القدر انسانوں کے واقعات حیات کا مرتب و مدون کرنا ضروری ہے۔ لیکن اس لئے نہیں کہ انسانوں کی ایک بہت بڑی جماعت کا خونی رشتہ ان سے ملتا ہے ... ان کے جذبہ فخر و غرور کی تسکین کا سامان پیدا ہوتا ہے بلکہ ... اور صرف اس لئے کہ ان کے اعمال صالحہ دنیا کے لئے ایک نمونہ اور عقیدہ ... سبق کا کام دیں۔ میرا عمل تو عرفی کے اس قول پر ہے

... آئی زندگی ... خویش گیر

چوں ... عز و ناز از نسب عمدہ ...

اسی پر مسلمان کا عقیدہ بھی ہونا چاہئے۔ اگر ہمارے اعمال شائستہ صحیح و ستھرے نہیں ہیں تو کسی خاندان سے سلسلہ نسب جا ملانا ہمارے لئے کیا مفید ہو سکتا ہے۔ اگر اعمال اچھے ہیں اور ان میں حسن اخلاق و جذب قلوب کی صلاحیت موجود ہے تو پھر آباؤ اجداد کا سلسلہ نسب مجہول بھی ہو تو ... کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

... کہ پیش نظر میں نے آپ کو اس بات کا اہل نہیں پایا تھا کہ باب الاعوان ... لیکن اس غرض سے ... کام کیلئے آمادہ ہو گیا۔ کہ باب الاعوان (اعوان قوم کے آباؤ اجداد کی صحیح تاریخ) ہے جس کا مقصود

محض یہ ہے کہ اس قوم کو اپنے آباؤ اجداد کے حالات معلوم ہو جائیں۔ اس کی غرض یہ نہیں ہے کہ اس قوم کے افراد کے لئے غرورِ نسب کا سامان مہیا کیا جائے۔ دوسرا خیال یہ تھا کہ اگر کسی کوتاہ اندیش اور کوتاہ فہم شخص کے دل میں اس کتاب کو پڑھ کر غرورِ نسب کا غیر اسلامی جذبہ پیدا ہو تو یہ مقدمہ اس جذبہ کے خلاف تریاق کا کام دے اور اسے صراطِ مستقیم سے منحرف نہ ہونے دے۔

میں نے باب الاعوان کو شروع سے آخر تک پڑھا ہے۔ علاوہ ازیں اس کتاب کے فاضل مصنف کی اسی موضوع پر ایک دوسری کتاب موسومہ زاد الاعوان کا مطالعہ بھی کر چکا ہوں۔ اگرچہ میں اعوان قوم کی تاریخ سے زیادہ واقف نہیں ہوں لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ فاضل مصنف نے جس بڑی محنت [illegible] سے اس موضوع کے متعلق مواد مہیا کیا ہے وہ بدرجہ نہایت قابل [illegible] ہے۔ ہر وہ شخص جسے غیر معروف حالات کی تحقیق و جستجو کا کچھ بھی تجربہ ہے اس حقیقت کا اپنے لفظوں میں اعتراف کرے گا کہ بڑے بڑے اور اہم واقعات و موضوع کے متعلق تاریخوں میں ضخیم مواد موجود ہے اس مواد کو یکجا کر کے کسی ایک موضوع کے متعلق کتاب لکھنا نسبتاً آسان کام ہے لیکن جس موضوع کے متعلق کوئی مستند [illegible] موجود نہ ہو [illegible] کے متعلق سلسلہ نسب کی تمام پیچیدگیوں اور الجھنوں کو سلجھا کر ایک غیر تاریخی فرد کے متفرق منتشر حالات کو جمع کر کے ایک ضخیم کتاب مرتب کر دینا آسان کام نہیں ہے باب الاعوان کے مصنف [illegible] نہایت عمدگی سے انجام دیا ہے۔ اور اس موضوع کے متعلق عام لوگوں میں پہلے جو [illegible] صحیح تاریخی معلومات [illegible] اور بعض غلط [illegible] کی [illegible] اعوان قوم کی صحیح تاریخ مرتب کر دی ہے جس کا مطالعہ اس قوم کے ہر فرد کیلئے مفید ہوگا۔ علاوہ ازیں جو اشخاص تاریخی تحقیقات کے ذوق سے بہرہ مند ہیں ان کو اس کتاب میں ایک غیر معروف موضوع کے متعلق نہایت عمدہ تاریخی تحقیق اور کاوش و جستجو کا نمونہ ملے گا۔ تاریخ علوی۔ باب الاعوان۔ زاد الاعوان کی [illegible] اعوان قوم کے ایک جلیل القدر فرد

زبدۃ الحکماء جناب ڈاکٹر غلام نبی صاحب مرحوم نے اپنے اوپر لیا تھا۔ اور انہی کی تحریک سے یہ کتابیں لکھی بھی گئی تھیں۔ اعوان قوم اپنے اس نامور بزرگ کے اس احسان کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی جس نے محض قومی حمیت سے متاثر ہو کر اعوان قوم کی تاریخ کا یہ مفید سلسلہ مرتب کر دیا۔ اور اسے شائع کر کے عام طور پر تقسیم کیا۔ اب ڈاکٹر صاحب مرحوم کے خلف الرشید برادر محترم جناب حکیم مظفر حسین صاحب نے اپنے نامور باپ کی قومی حمیت کو قائم رکھتے ہوئے جالب الاعوان کی طباعت ثانیہ کا اہتمام فرمایا ہے۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔

ان دونوں کتابوں کے لکھنے میں جس تحقیق سے کام لیا گیا ہے۔ اس کی تو میں تہ دل سے تعریف کرتا ہوں۔ لیکن افسوس کہ انداز ترتیب بہت اچھا نہیں رہا ہے۔ میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ آئندہ غیر ضروری اور غیر متعلق مباحث کو حذف کر کے ان دونوں کتابوں کو ملا کر ایک کتاب بنا دی جائے۔ جس کی ترتیب میں موجودہ اصول تصانیف کو ملحوظ رکھا جائے۔ اور جس کا نام تاریخ الاعوان ہو۔ اس لئے کہ اصل مقصود صحیح حالات کا قوم تک پہنچانا اور انہیں دلکش صورت میں پیش کرنا ہے۔ جو کہ حکیم صاحب موصوف اسے کما حقہ ترتیب دے سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کتابوں میں بعض ایسے ابواب ہیں جن کا تعلق موضوع سے اصلاً کوئی تعلق نہیں تھا۔ اگر ان کے متعلق کچھ کہنا ہی تھا۔ تو وہ ضمنی طور پر ایک آدھ فقرہ میں کہا جا سکتا تھا۔ بہتر یہی ہے کہ الاول فالاول تاریخی تحقیق کے اس گرانقدر سرمایہ کو ایسی صورت میں مرتب کر دیا جائے کہ ہر شخص کو اس کے مطالعہ کا عشق پیدا ہو جائے۔ اور اس تحقیق کی حقیقت دیکھنے والے پر اچھی طرح واضح ہو جائے۔

اعوان قوم کے ہر پڑھے لکھے فرد کو چاہئے کہ وہ ان کتابوں کا مطالعہ کرے۔ اور اپنے بزرگوں کے اعمال صالحہ کو اپنے لئے شمع ہدایت بنائے۔ کیونکہ یہی ان کی تالیف وترتیب کا غایۃ مقصود ہے۔

سب سے آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اعوان قوم کی تاریخ کی ترتیب کے علاوہ ایک اور کام ہے جو اس سے بھی

عظیم الشان - جتنا جلیل القدر اور جس درجہ اہم و اقدم ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس
قوم کو ایک سلسلہ میں منسلک کیا جائے۔ ان کے منتشر و متفرق اجزا کو
ترتیب دیا جائے۔ ان کی رسوم کی اصلاح کی جائے۔ ان کی معاشرت کو
[illegible] کیا جائے۔ اور انہیں صحیح معنوں میں ایک عقیدہ و محبت پر
مجتمع کیا جائے۔ تاکہ وہ اسلام کے عظیم الشان گھرانے کی ایک نمایاں شاخ
ثابت ہو سکیں۔ جس طرح برادر محترم جناب حکیم مظفر حسین صاحب اور ان کے
والد بزرگوار نے اس قوم کی تاریخ مرتب کرانے میں ایک قابل قدر ایثار و محنت
سے کام لیا ہے۔ اسی طرح مجھے امید ہے کہ میرے معزز بھائی اس عظیم الشان کام
کو بھی [illegible] اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ اعوان قوم جن جن
اضلاع میں [illegible] ان کی فہرست مرتب کی جائے۔ ہر مقام کے ذی اعزاز
و [illegible] اصحاب کے نام و پتے معلوم کئے جائیں۔ اس بارہ میں
ان سے خط و کتابت کی جائے۔ ہر حصہ کے اعوان اس وقت جن خلاف اسلام
رسوم کو اختیار کئے ہوئے ہیں ان کی تحقیق کی جائے۔ اور پھر صحیح اسلامی دستور العمل
ان کے سامنے پیش کر کے آہستہ آہستہ انہیں اس کا پابند بنایا جائے۔ امید
[illegible] کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے اصحاب بھی اس عظیم الشان
کام کی [illegible] کا احساس کر کے اپنے اپنے حلقوں میں اس کی
تحریک [illegible] مقامی حالات سے اس بارے کی اطلاع دیں گے تو
[illegible] اس مقصد کی تکمیل میں سعی فرمائیں گے۔

والسلام [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے سب صاحب افلاک کو ۔ جس نے پیدا ہے کیا اس خاک کو
پاک ہے وہ بادشاہ بے زوال ۔ اس نے انسان کو کیا والا کمال
پاک ہے وہ قادر رب جہان ۔ لطف سے اسکے ہوا کون و مکان
پاک ہے وہ خالق رب الجلیل ۔ مصطفےٰ ہے اس کی قدرت کی دلیل

نعت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا کروں میں نعت ختم المرسلین ۔ ہے محمد مصطفےٰ رحمت یقین
نور احمد کا ہے یہ سارا ظہور ۔ کوہ و صحرا آدم و حور و قصور
سب سے برتر ہے ہوا خیر الانام ۔ پیشواء انبیاء سب کا امام
کیا کروں میں وصف خیر الانبیاءؐ ۔ اوسکی خاطر ہے یہ سب ارض و سما

مدح حضرات چہار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم السناد

جانشین پیشوائے اوّلین ۔ نائب خیر الورےٰ صدیقؓ دین
مقتدائے خلق ہیں بازیب و فر ۔ نائب سرور جہاں حضرت عمرؓ
شہسوار جانشین محبوب رب ۔ حضرت عثمان ذی النورین لقب
کس سے ہو تحریر شان مرتضیٰؓ ۔ شاہ مرداں ابن عم مصطفےٰ

مدح حضرات اہل بیت و اصحاب کرام

حضرت زہرا کی کیا کیجے ثنا
شیخ آل رسول شاہ حسن
شہسوار دوش ختم المرسلین
مقتدائے خلق امام الاصفیا
باقر و جعفر امام المتقین
حضرت موسیٰ رضا سر رسول
عسکری مہدی امام چہار

مصطفیٰ
فاطمہ بی بی ہے دختر
بضعۂ جسم رسول بے سخن
شاہ حسین افتخار اولین
سلطان زین العابدین سربلاد
حضرت کاظم امام الاولین
بھی تقی و شاہ نقی ابن بتول
جملہ اصحاب نبی صاحب ہدیٰ

مدح حضرت امام چہار و فقہائے عظام

مقتدائے خلق امام المتقین
سرور عالم شہ محبوب رب
حضرت مالک کی کیا کیجے ثنا
احمد حنبل شہ والا گہر
اور ائمہ کا گروہ میں کیا بیاں

بو حنیفہ سرور بنیاد دین
ہے امام شافعی جسکا لقب
وصف کس سے ہو سکے انکا ادا
نائب خیر الورے خیر البشر
ہے ہر ایک فقہا سے رہبر زماں

مناقب حضرت امام صحاح ستہ و محدثین عالی مقام

نائب رہبر الورےٰ محبوب رب
حضرت مسلم کی کیا کیجے ثنا
مقتدائے خلق امام ترمذی
ہے نسائی سرور شاہ زماں
سب محدث مقتدا مقبول رب

حضرت شاہ بخاری ذی نسب
پایا اک عالم نے ان سے مرتبہ
ہے ابو داؤد نائب آں نبی
ابن ماجہ رہنمائے انس و جاں
مہدئ دین نبی صاحب ادب

تعریف چہار سلسلہ و اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

منبع آلِ رسولِ محترم — حضرت شاہ نقشبند ذی الکرم
معدنِ لطف و عنایات ہیں — شاہ مجدد الف ثانی ذی العطا
شاہ بغداد سرورِ کون و مکاں — عبدِ قادر غوثِ اعظم شاہِ ماں
حضرت معین الدین حسن الکمال — وصف کرنا انکا ہے مجھ کو محال
سرِّ حق محبوبِ ربِّ العالمین — حضرت شاہ شہابِ متقین
سب ولی اللہ کے ہیں عالی مقام — نوسدین عاجز ہیں انکا اک غلام

سبب تالیف کتاب ہذا تاریخ باب الاعوان

امابعد عاصی فقیر نوسالدین بن حضرت خواجہ مولانا حاجی نور محمد قوم سلیمانی افغانی حنفی نقشبندی مجددی متوطن قصبہ عقبری واقعہ کوہستان سون سکیسر تحصیل خوشاب ضلع شاہپور ملک شمالی پنجاب کا یہ عرض کرتا ہے کہ علاقہ کوہستان سون سکیسر واقعہ سلسلہ نمک میں قوم اعوان کثرت سے ہے۔ اور اس علاقہ کوہستان کے وہی قابض ہیں۔ اس علاقہ میں جب اس عاجز نے علم حاصل کیا تو اطراف سے امور تواریخی و سلسلہ نسب اعوان کا استفسار ہوا عوام و خواص اس امر کے خواہاں ہوئے کہ قوم اعوان کا نسب نامہ و تواریخی حالات کتب قدیمہ سے نکال کر زبان اردو ایک جداگانہ کتاب تاریخ اعوان کی تالیف ہو جائے۔ اس امر کے محرک سب سے زیادہ قدر دانِ علوم جناب **ڈاکٹر حکیم غلام نبی** قوم اعوان زبدۃ الحکماء رئیس لاہور ہوئے۔ اُن کے اصرار سے سنہ ۱۳۱۲ھ تیراں سو چند سال ہجری میں اس عاجز نے ایک کتاب موسوم بہ تاریخ زاد الاعوان بزبان اردو تالیف کی اور طبع ہو کر نذر قوم اعوان کی ہوئی۔ چونکہ اوس میں بہت سے مضامین ضروری مندرج ہونے سے رہ گئے تھے۔ لہٰذا حکیم صاحب موصوف و دیگر شرفاء دوبارہ اس امر کے محرک ہوئے کہ دوسری کتاب اعوان قوم کی اچھی طور سے تالیف کیجائے اور بغرض

کتب تواریخ و سند کے اس میں اور کچھ تذکرہ نہ ہو خرچ چھپائی وغیرہ سب زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی لاہوری نے اپنے ذمہ کر لیا۔ اس بارہ میں ملاقات ہونے پر حکیم صاحب موصوف نے بہت اصرار فرمایا اور بہت خطوط تاکیدی ارسال فرمائے آخر آپکے ارشاد نے سخت مجبور کیا اور اس تاریخ لکھنے کو مستعد ہوا۔ اور جو کچھ اوسمیں لکھا وہ بحوالہ کتابوں و اسناد کے مرقوم کیا۔ اور نام کتاب و نام مصنف و مطبع و صفحہ و باب و فصل کتاب منقول عنہ کا پورا نشان درج کر دیا۔ یہ کتاب ۱۳۱۹ھ تیرہ سو انیس ہجری میں تحریر ہوئی یعنے تاریخ زاد الاعوان کے بعد یہ تاریخ چوتھے سال میں تحریر ہوئی پس خصوصاً یہ کتاب حسب ارشاد عالی ڈاکٹر حکیم غلام نبی رئیس لاہور کے تالیف ہوئی۔ اور چونکہ یہ اعوان لوگوں کی تاریخ دوسری مرتبہ تالیف ہوئی ہے۔ لہذا اسکا نام **تاریخ باب الاعوان** رکھا گیا۔ لفظ زاد بمعنے توشہ اور لفظ باب بمعنی دروازہ اور نیز بمعنے کتاب کا حصہ اور بمعنی دربار کے لغت میں مستعمل ہے۔ اختصار کو اس کتاب میں مدنظر بہت رکھا ہے۔ اور اس عاجز نے حتی المقدور بہت تحقیق و تدقیق سے کام لیا ہے۔ امید ہے کہ قدردان و ناظرین کے نزدیک یہ کتاب صحیح ہوگی۔ اور اگر کہیں مضمون میں غلطی یا سہو ہو گیا ہو تو بے تکلف اصلاح کیجاوے۔ اور عیب سے درگذر ہونا امر واجب سے ہوگا۔

بیت

اس کتاب کی جب وہ سیر کریں　　میرے حق میں دعائے خیر کریں

باب اول در بیان امور اصول تاریخ

اس باب میں بلا تمیز فصل ہیں اور ہر فصل میں ذکر جداگانہ مضامین کا مرقوم پایا اس کتاب کے کل پانچ باب ہیں اور ہر باب میں مناسب چند فصل رکھے گئے۔ اور آخر کے ایک خاتمہ علیحدہ طور سے بڑھا دیا گیا۔ یہ تاریخ اگرچہ قوم اعوان سے متعلق ہے لیکن انہیں مضامین کے ہیرپھیر میں اور دوسری اقوام کا بھی ذکر اختصاراً اس میں شامل ہو گیا ہے۔ جیسا کہ ناظرین خود اسکے مطالعہ سے بہرہ یاب ہوں گے پس یہ

تاریخ گویا اقوام بنی آدم کی ہے۔ اور علم تاریخ ایک بڑا وسیع علم ہے یہ وہ علم ہے جس سے انسان احوال سلف سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ خصوصاً اُن ماجرائے عظیمہ سے جو کسی حکومت اور ملت سے منسوب ہوں چونکہ اس کتاب میں قوم اعوان کے اسلاف کا حال لکھا گیا ہے اس سبب سے یہ کتاب علم تاریخ سے شمار کی جاوے گی اور علیحدہ علیحدہ آباؤ و اجداد اعوان کا احوال اس سے روشن ہوگا ۔

فصل دوم در ذکر حکیم ڈاکٹر غلام نبی اعوان لاہوری

حکیم غلام نبی اعوان لاہوری کا ذکر ابتداء کتاب میں اسلئے مرقوم کیا گیا ہے کہ یہ کتاب ابتداً اونہیں کی ارشاد عالی و تاکیدات کمالاتی سے لکھی گئی ہے۔ اور یہ امر اصول کتاب سے گنا جاتا ہے۔ کہ جس شخص کے حکم سے کتاب لکھی جائے اوسکا تذکرہ ابتداء کتاب میں مؤلف ضرور تحریر کریں۔ پس اسی سبب سے اس فصل کو اُن کے احوال سے نامزد کیا گیا ہے۔ اور اس کتاب کا خطبہ اُن کے نام سے لکھا گیا۔ اب انکا حسب ونسب و وطن و علم وغیرہ اختصار سے یہاں لکھتا ہوں :- وھو ہذا

آپ کا نام پیدائشی غلام نبی اور آپ کے والد ماجد نادل محمد نام سے مشہور تھے اور اہل عرب شریف النسب ہونے کے واسطے شجرۂ نسب مالکا کرتے ہیں۔ اور یہ کوئی اونہیں کا خاصہ نہیں بلکہ ہندوستان میں بھی یہ رواج چلا آتا ہے۔ اسلئے انکی نسبت اہل انساب میں یہ مشہور ہے کہ حکیم غلام نبی بن دل محمد بن سرداو آر بن رسول بخش بن رحمت خان بن کرم علی بن احمد بن سروان جد اعلی گروہ سروانی اعوان اور یہ سلسلہ نسب قطب شاہی خاندان میں جا ملتا ہے۔ اور ضلع امرتسر واقعہ پنجاب میں خاص شہر سے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں اعوان نام ہے اوسمیں یہ حکیم غلام نبی فخر قوم اعوان و مجسم لیاقت وار و شجاعت و حکیم حاذق و سخاوت شعار دا بیر نامدار مولد ہوئے۔ اور وہی گاؤں اعوان نام اُنکا مسکن ہے سلسلہ کوہستان ملک شمالی پنجاب سے نکل کر اُن کے اجداد وہاں جا کر آباد ہوئے۔ آپ نے کسب علم شریف کا حاصل کر کے حکمت یونانی و ڈاکٹری و ہندی کا بہت زور فرمایا

آخر آپ قوم اعوان میں ایک شخص ذی علم مانے گئے اور زبدۃ الحکماء آپکو لقب گورنمنٹ سے ملا شہر لاہور دار الخلافہ پنجاب موچی دروازہ میں آپ نے سکن اختیار کیا اور ایک شفاخانہ کھولا اور ایک مطبع بھی وہاں جاری کیا آپ کے مطبع کا نام زبدۃ المطابع ہے اور علم حکمت میں بہت کتب تالیف فرمائیں اور زائد طبع میں چھاپکر شہرۂ عالم ہوئیں اون سے یہ کتب مشہور ہیں :-

اوّل مطلوب النسا معروف بہ حرز جان دوم - مزید العمر - سوم جوانی دیوانی چہارم - صحت المدارس - پنجم - حکمرانی بر قوائے شہوانی - ششم - رسالہ نافع آتشک و سوزاک ہفتم عمدۃ البیان ہشتم - رسالہ قیافہ ارسطو نہم مفلسی کا علاج دہم زینت الشباب فی بیان کیفیت الشعور والخضاب یازدہم المحذرات من المسکرات - دوازدہم - صورت گری سیزدہم - رسالہ صیفیہ چہاردہم مبرات جواہیر - پانزدہم ہندوستان انگلستان کی کیمیا گری - شانزدہم سل و دق - ہفدہم مرگ قبل از ہشتدہم حل المشکلات کتب مذکورہ بالا کے علاوہ کئی اور شہرۂ آفاق تالیفات بھی ہیں اور ایک اخبار بنام زبدۃ الاخبار کے آپ کے ہاں لاہور سے بھی نکلتا ہے - اور رسالہ حافظ صحت بھی آپ کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔

انگریز صاحبان راجوں مہاراجوں کے ہاں ان کی قدر و منزلت قوم اعوان سے بہت کی جاتی تھی - اور عرصہ تک آپ شہر لاہور کی میونسپل کمیٹی میں ممبر بھی رہے ہیں - بہر حال موجودہ صدی ہجری کے قوم اعوان لاہور میں بیرونیں نامدار شمار کئے جاتے ہیں - آپ اجرائے شفاخانہ یونانی و انگریزی میں شب و روز سرگرم رہتے تھے ایک عالم ان کے دار الشفا سے معالجہ کرا کر شفا پاتا ہے اور ہر صغیر و کبیر آپ کو حکیم و امیر جانتا ہے آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ کے خلف الرشید حکیم حاذق منظور حسین اعوان نے اس شفاخانہ کو نہایت لیاقت و دانائی سے کام کر رہے ہیں چونکہ نسب آپ کی قطب شاہی اعوان ہے - اور اعوانوں کی نسب میں بہت اختلاف پھیلا چلا آتا ہے - اس اختلاف کا رفع کرنا آپ کو منظور تھا - اس لئے آپ نے ارشاد تاریخ اعوان لکھنے کا راقم کو فرمایا - اور خرچ طبع وغیرہ سب اپنے ذمہ کر لیا - پہلے تاریخ

زبدۃ الاعوان آپ کے ارشاد سے لکھی گئی اور قوم اعوان کی نذر ہوئی۔ اب دوسرے مرتبہ یہ تاریخ باب الاعوان پھر آپ کے ارشاد سے تصنیف کیجاتی ہے یہ احسان قوم اعوان پر حکیم صاحب موصوف کا ہوا۔ آپ قومی جذبات کرنے میں بہت مضبوط ہیں۔ اس کاتب حروف نے یہ کام عموماً قوم اعوان کے لئے کیا ہے اور خصوصاً زبدۃ الحکماء صاحب کی خاطر یہ کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں سلف اعوان کا حال لکھا گیا۔ اور خلف اعوان کا متروک کیا گیا ہے اب اس فصل کو ختم کرتا ہوں +

فصل سیوم در ذکر کتاب ہا موجودہ وقت تاریخ ہذا

اس فصل میں مناسب ہے کہ جو کچھ کتابیں وقت تالیف تاریخ ہذا کے اس جامع الاوراق فقیر نور الدین سلیمانی عفروی کے پاس موجود تھیں وہ اس جگہ سب لکھ دوں ان کتابوں سے مناسب مقاموں پر اخذ کیا گیا ہے۔ پس گویا یہ فہرست مآخذ کتابوں کی ہوئی۔ یہ اسلئے تیار کی ہے۔ کہ ناظرین عاجز کی محنت کی داد دیویں اور تاریخ قدیم تاریخوں سے اخذ کی ہوئی مستند الیہ سمجھیں۔ اور یہ پایہ اثبات کو اور عدالت کو پہنچاویں وہ فہرست یہ ہے :-

اوّل - قرآن مجید منزل من اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ علی رسولنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ **دوم** - تاریخ ترک افغانی زبان اُردو مصنفہ مولانا ابو الفضل عباس بن احمد جابری خزرجی انصاری الشلبی شروانی بھوپالی مطبوعہ مفید عام کائن آگرہ **سوم** الفرع النامی من الاصل السامی۔ زبان فارسی مصنفہ نواب سید صدیق حسن خان بھوپالی مطبوعہ صدیقی کائن بھوپال۔ **چہارم** لقط العجلان۔ مصنفہ نواب سید صدیق الحسن خان بھوپالی۔ مطبوعہ صدیقی بھوپال **پنجم** تاریخ افغانی زبان اردو از تالیف یعقوب خان خراسانی۔ **ششم** - خزائن استعادت لسان فارسی از افادات منشی سعادت خان افغان لکھنوی مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔ **ہفتم** تفراتعر یوسف فارسی۔ مصنفہ مولانا جمیل اللہ

www.Awans.com.pk

واعظ مطبوعہ قادری لاہور ہشتم - تاریخ لب لباب یعنے اسلام کی دسویں
کتاب اُردو مصنفہ مولوی رحیم بخش لاہوری - نہم - تاریخ علوی اُردو مصنفہ
مولوی حیدر علی اعوان لدھیانوی مطبوعہ زبدۃ المطابع لاہور - دہم - تاریخ الانساب
اُردو مصنفہ مرزا محمد کاظم برلاس مراد آبادی مطبوعہ النبیہ پریس مراد آباد - یازدہم
لغات اُردو مرتبہ لالہ کشن لاہوری و منشی امیر چند لاہوری - مطبوعہ مفید عام لاہور
دوازدہم اقوام الہند اُردو مصنفہ منشی کشوری لال کاتھ الہ آبادی مطبوعہ
نولکشور لکھنؤ سیزدہم تاریخ زاد الاعوان مصنفہ جامع الاوراق ہذا فقیر نور الدین
سلیمانی نقشبندی عفروی مطبوعہ شمس الہند لاہور - چہاردہم تاریخ نادر دستگان ہند
اُردو مطبوعہ لاہور پانزدہم - تاریخ ہندوستان اُردو حصہ اوّل عہد سلطنت
اسلامیہ مرتبہ منشی ذکاء اللہ الہ آبادی مطبوعہ مرتضوی دہلی - شانزدہم آئینہ
سکندری اُردو مرتبہ منشی محبوب عالم گوجرانوالہ مطبوعہ خادم التعلیم گوجرانوالہ -
ہفتدہم - سکندر نامہ منظوم مولانا نظام الدین گنجوی - ہشتدہم شرح
بسیط سکندر نامہ فارسی مصنفہ مولانا محمد گھلوی نوزدہم - رسالہ فرق بین
الاسکندرین مصنفہ فقیر اللہ لاہوری مطبوعہ محمدی لاہور بیستم - گلزار سکندری
منظوم پنجابی مولوی محمد مسلم گراہی مطبوعہ محمدی لاہور - بیست و یکم - تاریخ ہند
مرتبہ یوسف خان پوپلزئی لاہوری مطبوعہ لاہور - بیست و دوم مختصر تاریخ
ہند اُردو بتشریح مطبوعہ مفید عام لاہور - بیست و سیوم - شاہنامہ منظوم
فارسی فردوسی طوسی مطبوعہ نولکشور لکھنؤ - بیست و چہارم - نسب نامہ
خورد رسول مقبول مطبوعہ نول کشور - بیست و پنجم - نسب نامہ رسول
مقبول درمیانہ مرتبہ ملک قطب الدین لاہوری - مطبوعہ مصطفائی - بیست و
ششم - بستان حضرت ابو اللیث سمرقندی مطبوعہ مصر - بیست و
ہفتم نسب نامہ کلاں مصنفہ حضرت ضیاء الدین فخری قادری مطبوعہ محمدی لاہور
بیست و ہشتم - تاریخ سلیمانی - مؤلفہ جامع الاوراق ہذا فقیر نور الدین سلیمانی
عفروی - بیست و نہم غیاث اللغات مصنفہ مولانا غیاث الدین رامپوری
مطبوعہ نولکشور - سی ام ضرور البتدی سیف اللہ سلطی مطبوعہ نولکشور

سی و یکم۔ رسوم ہند اُردو مرتبہ افسران مدارس انگریزی مطبوعہ مفید
عام لاہور۔ سی و دوم۔ ایضاح المجددی فارسی عربی مؤلفہ ہٰذالحروف
فقیر نورالدین سلیمانی غفروی۔ سی و سیوم۔ قصص ہند مرتبہ سررشتہ
تعلیم پنجاب اُردو مطبوعہ مفید عام لاہور۔ سی و چہارم۔ انیس الواعظین
فارسی۔ مصنفہ حضرت ابوبکر سندھی مطبوعہ لاہور سی و پنجم جنگنامہ
امام محمد حنیف منظوم حامد شاعر پنجابی مطبوعہ لاہور۔ سی و ششم
وقایع نعمت خان عالی فارسی مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔ سی و ہفتم نورالاسناد
من تصنیفات محرر سطور ہٰذا فقیر نورالدین سلیمانی غفروی نقشبندی۔ سی و ہشتم
تاریخ طوفان نوح اُردو مرتبہ سید اکبر علی مطبوعہ نولکشور۔ سی و نہم تاریخ
گلدستۂ کشمیر مصنفہ پنڈت کول کشمیری مطبوعہ آریہ دھرم لاہور۔ چہلم۔
میزان ہاشمی۔ زبان عربی مصنفہ مولانا ہاشم شاہ علوی مطبوعہ مصر۔ چہل و یکم
میزان قطبی زبان عربی مصنفہ مولانا قطب شاہ علوی مطبوعہ مصر۔ چہل و دوم
خلاصۃ الانساب عربی مطبوعہ مصر۔ چہل و سیوم تاریخ ابن سعید مغربی
مصنفہ مولانا ابن سعید مغربی مطبوعہ مصر۔ چہل و چہارم۔ عمدۃ الرعایا کے
حل شرح الوقایہ عربی مصنفہ مولانا عبدالحی انصاری لکھنوی مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ
چہل و پنجم۔ جوہر الثمین فی بعض مناقب سیدۃ خدیجۃ ام المؤمنین زبان عربی
مؤلفہ شیخ عبداللہ السندی شیخ المکتبۃ المشرفۃ مطبوعہ دت پرشاد چہل و ششم
تاریخ قریش اُردو مصنفہ مولوی نعیم اللہ دہلوی مطبوعہ کاشن دہلی چہل و ہفتم
تقریب التہذیب عربی مصنفہ ابن حجر الحافظ العسقلانی۔ مطبوعہ فاروقی دہلی
چہل و ہشتم مغنی فی تحقیق اسماء الرجال مصنفہ شیخ محمد طاہر محدث مطبوعہ
فاروقی دہلی چہل و نہم۔ اختیار الولایہ شرح عربی ہدایہ مصنفہ مولانا محمد حسن
سنبھلی اسرائیلی۔ مطبوعہ نولکشور۔ پنجاہم شرح وقایہ فی الفقہ مصنفہ صدر الشریعہ
بخاری مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ۔ پنجاہ و یکم شرح ہدایہ فقہ عربی مصنفہ علامہ مرغینانی
مطبوعہ نولکشور۔ پنجاہ و دوم تاریخ الخلفاء عربی مصنفہ شیخ جلال الدین محمد
سیوطی۔ مطبوعہ محمدی لاہور پنجاہ و سیوم۔ غایۃ الاوطار اُردو شرح دُرالمختار

مطبوعہ نول کشور پنجاہ وچہارم اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ
شیخ ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب مطبوعہ مجتبائی دہلی ۔
پنجاہ و پنجم روضۃ الشہداء فارسی مصنفہ ملا حسین واعظ کاشفی مطبوعہ
نولکشور ۔ پنجاہ و ششم عروۃ الوثقیٰ مصنفہ جعفری بن حمزہ بغدادی
علوی ۔ پنجاہ و ہفتم ۔ فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ من تصنیفات مولانا عبد الحی
حنفی انصاری لکھنوی مطبوعہ چشمہ فیض ۔ پنجاہ و ہشتم مفتاح کنز السعادت
مصنفہ علی ابن جعفر بن حمزہ علوی بغدادی مطبوعہ ایران ۔ پنجاہ و نہم
آئین اکبری فارسی مؤلفہ شیخ ابو الفضل وزیر اکبر شاہ دہلوی مطبوعہ نول کشور ۔
شصتم ۔ تاریخ لودھیانہ مطبوعہ نامی لکھنو شصت و یکم اقوال الفقہا
فی مسئلۃ الشوارب واللحی پنجابی منظوم مطبوعہ محمدی لاہور مصنفہ مولوی عبد اللہ
اعوان بہادر پوری واقع قصور ضلع لاہور شصت و دوم تفسیر الکبیر اعظم اردو
مطبوعہ میور پریس دہلی ۔ شصت و سوم الصلاح العباد فی مشائخ البغداد عربی
مصنفہ میر خلیل بن عبد المہیمن ہمدانی مطبوعہ اسلام پول ۔ شصت و چہارم
زبدۃ الآثار فارسی مصنفہ حضرت شاہ محمد عبد الحق محدث دہلوی مطبوعہ فاروقی
دہلی ۔ شصت و پنجم تکمل الابصار ترجمہ اردو زبدۃ الآثار مؤلفہ ابو محمد امانت علی
قادری مطبوعہ فاروقی دہلی ۔ شصت و ششم سفینۃ الاولیاء مصنفہ
مرزا محمد داراشکوہ گورگانی دہلوی مطبوعہ نول کشور شصت و ہفتم ۔
گنج تاریخ فارسی از تصنیفات مفتی غلام سرور لاہوری مطبوعہ کوہ نور لاہور ۔
شصت و ہشتم انساب الاقوام عربی مطبوعہ ایران شصت و نہم
تاریخ ہند اردو مؤلفہ پنڈت لچھمی داس کشمیری ۔ مطبوعہ آریہ دہرم لاہور ہفتادم
جغرافیہ اردو ضلع شاہ پور پنجاب مرتبہ لالہ رچیا رام مطبوعہ مفید عام لاہور ہفتاد و یکم
تاریخ مخزن ہند مؤلفہ منشی منوہان پرشاد کایستھ قنوجی ۔ مطبوعہ نول کشور ہفتاد و دوم
نسب نامہ اعوان جالندھر قلمی ۔ ہفتاد و سوم نسب نامہ علی محمد سلیمانی قلمی ہفتاد و
چہارم ۔ حلیہ نوری من تصنیفات کاتب اوراق ہذا فقیر نور الدین سلیمانی عفی عنہ دی
نقشبندی ۔ ہفتاد و پنجم تاریخ گندلانی مصنفہ امام بخش اعوان ہفتاد و ششم

تاریخ بیزان مصنف شبیر صاحب اوچی فارسی هفتاد و هفتم ترجمۃ القرآن
لحضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی هفتاد و هشتم تفسیر محمدی منظوم
پنجابی ہفت منزل مطبوعہ لاہور۔ مصنفہ مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوکی
لاہوری هفتاد و نهم تفسیر حسینی فارسی دو جلد مصنفہ مولانا حسین واعظ
کاشفی ہروی مطبوعہ نولکشور هشتادم جامع الترمذی دو جلد مصنفہ امام ابی
عیسیٰ محمد عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سورۃ الترمذی۔ مطبوعہ مجتبائی دہلی هشتاد و یکم
مشکوٰۃ المصابیح لشیخ ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد الخطیب۔ مطبوعہ مجتبائی
دہلی۔ هشتاد و دوم اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ شریف فارسی الشیخ عبد الحق
محدث دہلوی۔ مطبوعہ نولکشور۔ هشتاد و سیوم تذکرۃ الاولیا فارسی حضرت
شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری هشتاد و چهارم رسالہ کسب الانبیا مصنفہ
مولوی ظہور الحق عظیم آبادی۔ مطبوعہ نولکشور۔ هشتاد و پنجم خوان یغما منظوم
پنجابی از شاعر مولوی احمد الدین مناری مطبوعہ محمدی لاہور هشتاد و ششم
صحیح مسلم لحضرت امام مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری۔ مطبوعہ دہلی۔ هشتاد
و هفتم رفع الحرفۃ لشرف الحرفہ از تصانیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی
مطبوعہ مفید عام کاٹن آگرہ هشتاد و هشتم سنور شریف منظوم پنجابی
مصنفہ قاضی فیض اللہ مطبوعہ مجتبائی لاہور۔ هشتاد و نهم تفسیر مجددی ترجمہ
حسینی اردو من تصانیف حضرت شاہ رؤف احمد فاروقی مجددی نقشبندی دہلوی
مطبوعہ فتح الکریم بمبئی نودم تاریخ الخلفا اردو مؤلفہ مولوی محمد مسیح الدین خان
علوی مطبوعہ ٹیکا جی نارائن اورنگ آباد دکن نود و یکم مجموعۃ الفتاوی مطبوعہ
لحضرت مولانا عبد الحی انصاری لکھنوی مطبوعہ شوکت الاسلام لکھنؤ نود و دوم
افضل المقال فی احوال اطبا المذاهب والملل مصنفہ حکیم محمد فضل اللہ صدیقی لکھنوی
مطبوعہ اکبری پریس لکھنؤ نود و سیوم دُرّ الثمین فی مبشرات النبی الامین حضرت
شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوعہ احمدی دہلی۔ نود و چهارم کتاب مردم شماری
شماری راجن صاحب سپرنٹنڈنٹ پنجاب ... نود و پنجم لٹھ شریعت
منظوم اردو مؤلفہ مولانا شمس الدین مطبوعہ نارائن دہلی نود و ششم

انساب الہنود اردو مرتبہ لالہ جیا رام لاہوری مطبوعہ پیسہ لاہور نود و ھفتم سنن ابن ماجہ لحضرت ابی عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجۃ القزوینی الربعی مطبوعہ صدیقی لاہور نود و ھشتم راہ شریعت منظوم پنجابی مصنفہ میاں عبد اللہ شاہد بن لودی پوری مطبوعہ مجتبائی لاہور - یک صد عموماً نسب نامہ قلمی اعوان +

مخفی نہ ہو کہ اس عاجز نے اس فہرست ایک صد کتب مسطورہ سے اخراج کرکے یہ اوراق تالیف کئے ہیں - یہ سو کتب بروقت تالیف تاریخ ہذا میرے پاس سب موجود رکھی تھیں اور جو ذکر مناسب سمجھا وہ اُن سے نقل کرکے اِس جگہ لکھا ہے - اور نام کتاب وصفحہ و مصنف و مطبع و فصل و باب کا بھی وہاں نشان دیا ہے - بغیر حوالہ کے کتب متقدمین و متاخرین سے کچھ نقل نہیں کیا - اور بعض مواضع میں اپنی طرف سے بھی کچھ بحث کی ہے - اور اس بحث میں بغور تعین سلف کی تتبع کی گئی ہے - گویا یہ کتاب تاریخ کی لُبِ لباب ایک سو کتب نے ہوئی ہے - اور دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے امید ہے کہ تاریخ صحیح لکھی گئی ہوگی - ولیکن بحکم الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کے اگر کسی جگہ خطا یا سہو ہو گیا ہو تو معاف فرما کر تصحیح کیجا دے - اور امید ہے کہ اگر کوئی غلطی ہو تو کتاب منقول عنہ کی غالباً غلطی ہوگی پر چونکہ زمانہ یعنے قرون کثیرہ کا گذر گیا ہے - اور ابتدائی روایات کا پتہ لگنا بسبب بعید ہونے عصر کے سخت مشکل ہے لہذا بندہ معذور ہے حتی الامکان تک صحیح روایت لکھی ہے +

اور علاوہ کتب کے نسب نامہ قلمی اعوان کے اس وقت ہمارے پاس پورے پچاس عدد زیر نظر ہیں - ولیکن نسب ناموں سے نقل بہت کم کیا گیا ہے - اور اعتبار اُن کا درجہ کتب کے نہیں رکھا گیا - اسی سبب سے یہ تاریخ سلف اعوان کی لکھی ہے - اور اس میں بجوالہ کتب کے قلم چلائی ہے - اور خلف اعوان کا احوال اس میں مرقوم نہیں کیا - انشاء اللہ تعالیٰ اسی طرح خلف اعوان کی تاریخ کتابوں سے مطابق کرکے پھر لکھنی پڑے گی - اب اس فصل کو ختم کرتا ہوں +

www.Awans.com.pk

فصل چہارم در ذکر دانستن سلسلہ نسب

اس فصل میں یہ ذکر ہوگا کہ سلسلہ نسب کا جاننا کیسا ہے شرع شریف میں سلسلہ نسب کا جاننا فرض ہے یا واجب ہے یا سنت ہے یا مستحب ہے یا مباح ہے یا گناہ ہے۔ پس چونکہ یہ کتاب تاریخ کی ہے اور اس میں سلسلہ نسب اعوان کی تشریح آئیگی۔ لہذا مناسب معلوم ہوا کہ پہلے اس سلسلہ نسب کا علم مرقوم کیا جائے اور یہ مسئلہ اصول اموات تاریخ سے ہوتا ہے۔ لہذا اس کا بیان بحوالہ قرآن مجید واحادیث وتفسیر وفقہ وتصوف کے لکھتا ہوں۔ وہو ہذا :۔

جاننا چاہئے کہ خالق مخلوقات جل جلالہٗ قرآن مجید کے سپارہ چھبیسویں[۲۶] پارہ چہارم۔ سورۃ الحجرات رکوع دوم میں فرماتا ہے۔ یَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا۔ الخ

ترجمہ اے لوگو تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تم کو ایک مرد سے اور عورت سے اور کیا ہے ہمنے تمکو کنبے اور قبیلے تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو انتہے۔ •

ھٰکذا من ترجمۃ القرآن حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی من عینہ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ فاروقی دھلی •

اور تحت آیۃ مذکور کے تفسیر محمدی پنجابی کی منزل ششم صفحہ ۲۶۳ مطبوعہ محمدی لاہور میں مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ لکھوکھی لاہوری یہ لائے میں بیت

اے لوکو اساں آدم حوا تھیں سبھ تسیں اوپلائے
تے کنبے قبیلے ہکدو جے دے سیان جہت بنائے

اور تفسیر حسینی فارسی جلد دوم من تصنیفات مولانا حسین واعظ کاشفی الہروی مطبوعہ نول کشور صفحہ ۳۴۲ میں ہے کہ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وگردانیدیم شمارا شعبہا یعنے جماعتہائے عظیم منسوب بہ اصل واحد وَقَبَائِلَ وقبیلہ ہائے منشعب بشعوب لِتَعَارَفُوا تا شناسید یک دیگر را وممتاز گردید بعضے از بعضے یعنی دو کس کہ بنام متحد باشند بقبیلہ تمیز شوید چنانچہ زید قریشی از زید تمیمی انتخاب

اہل انساب نے لفظ تعارف کا جو آیۃ شریف میں آیا ہے۔ اوس سے استدلال کیا ہے۔ کہ سلسلۂ نسب شعوب وقبایل کا تعارف کے لئے جاننا لازم ہے۔ جب تک سلسلۂ نسب وشعوب وقبایل کا نہ پہچانا جائے تب تک انتساب کرنا کسی سے نہ ہو سکے گا۔ پس لازم ہوا کہ سلسلۂ نسب شعوب وقبایل کا جاننا چاہئے۔ اس سے جاہل ہونا اور اس سے عدم واقفیت رکھنا اچھا نہیں اس مسئلہ میں سب بنی آدم برابر ہیں۔ خواہ قریشی۔ ہاشمی۔ سید۔ علوی۔ بنی اسرائیل۔ پٹھان مغل۔ اعوان۔ شیخ۔ وغیرہ ہو ویں کسی خاص قوم کا سلسلۂ نسب جاننا اس سے ثابت نہیں۔ یہ سب کو شامل ہے ؎

اور کتاب جامع الترمذی جلد دوم۔ مصنفہ حضرت امام ابی عیسےٰ محمد بن عیسےٰ بن سورۃ الترمذی صـ۱۹ مطبوعہ مجتبائی دہلی فی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی تعلیم النسب میں یہ حدیث بہ سند مروی ہے حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد اللہ ابن مبارک عن عبد الملک بن عیسےٰ الثقفی عن یزید مولی المُنْبَعِث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فی المال منسأۃ فی الاثر ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ ومعنے قولہ منسأۃ فی الاثر یعنے بہ الزیادۃ فی العمر ؎

اور یہ حدیث مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم باب البر والصلۃ فصل ثانی صـ۴۲۰ مطبوعہ مجتبائی دہلی میں حضرت شیخ ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب بھی لائے ہیں۔

اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ شریف جلد رابع مطبوعہ نول کشور صـ۲۲ میں لائے ہیں۔ تعلموا من انسابکم بیاموزید از نسبہائے خود ما تصلون بہ ارحامکم آن قدر کہ پیوند کنید بدان رحمہائے خود را یعنے آباء و اجداد و امہات وجدات و اولاد ایشان را از ذکور و اناث بشناسید و نامہائے ایشان یاد دارید تا ذوی الارحام را کہ با ایشان صلہ باید نمود بدانید کہ دانستن آں ضروری و نافع است فان صلۃ الرحم محبۃ فی

الاھل زیرانکہ پیوند کردن ونیکی نمودن برحم جائے وجود محبت وحمل دوستی است
در خویشان ومتعلقان ومحبۃ را بکسر جا خوانده اند بروزن خطۃ بکسر خاء مثراۃ
فے المال بفتح المیم وسکون مثلثہ از ثروت بمعنی کثرت مال یعنے صلہ رحم سبب
کثرت وبرکت ست در مال وسبب فراخی در رزق است منسأۃ فی الاثر بفتح
میم وسکون نون وفتح ہمزہ یعنے سبب تاخیر در اجل ودرازی عمر است انتہے +

اس حدیث شریف میں لفظ تعلم کے ساتھ اہل انساب نے یہ استدلال
کیا ہے کہ سلسلۂ نسب آباؤ اجداد واقارب کا جاننا اس سے لازم ہے اور یہ حدیث
نص جلی وحجت قوی برائے حفظ شجرۂ نسب کے دلالت رکھتی ہے اور اس سے
بھی سب بنی آدم کا مساوی ہونا ثابت ہے۔ کسی خاص قوم کو نہیں۔ پس سب کو
لازم ہے کہ سلسلۂ نسب کا جانیں +

اور کتب فقہ کے باب النکاح ذکر کفو میں آتا ہے کہ سلسلۂ نسب کا جاننا ضرور
چاہئے۔ اہل عرب میں اس کا اعتبار کیا جاتا ہے اور عجم والوں نے اپنے سلسلہ
انساب کو ضائع کر دیا ہے لہذا یہ مسئلہ عجم سے بالکل غیر معتبر ہوا۔ کما فی شرح الوقایہ
وغیرہ +

اور تصوف کی کتابوں میں شجرۂ پیران طریقت آتے ہیں۔ اور سب بزرگوں
کی نسب بیان کیجاتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تصوف کے نزدیک بھی آباؤ اجداد
واقارب کا سلسلۂ نسب یاد رکھنا ضروری ہے۔ کما ظہر من تذکرۃ الاولیاء
وغیرہ من عندہ +

اور کتب اسماء الرجال حدیث کے رواۃ کا یہ بہت ضروری مسئلہ ہے کہ
راوی حدیث کی نسب وقومیت ضبط کی جائے کما فی تقریب التہذیب و
الکمال وغیرہما +

اور کتب تواریخ بھی اس حفظ نسب میں مملو ہوتی ہیں۔ پس یہاں سے معلوم
ہوا کہ سلسلۂ نسب کا ذکر کرنا اور انکو جاننا حکم الٰہی وپیغمبر وفقہاء واولیاء وغیرہ
کا ہے۔ پس بہت افسوس ہے کہ بنی آدم کے اکثر اشخاص اس سے غافل ہیں
اور قوم میراثی جدی اہل نسب کا یہ کام جانتے ہیں۔ بھلا جو میراثی وغیرہ اہل علم

www.Awans.com.pk

نہ ہوگا۔ تو سلسلۂ نسب کس طرح صحیح روایت کریگا۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ خود نسب نامہ یاد کریں اور میراثی قوم کا علم نہ سمجھیں العلم افضل من الجہل اور اسی جہل کے باعث بنی آدم دروغ باتیں روایت کرتے ہیں اور آخر کو گنہگار ہوتے ہیں۔

فصل پنجم در ذکر شرافت نسبی وحسبی آخرت

اس فصل میں یہ لکھا جائیگا کہ نسب وحسب کے سلسلہ سے انسان آخرت کو شریف ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ امر بیان کرنا اصول تواریخ سے ہے۔ لہذا اس کا بیان آغاز ہوا و ہو ہذا:

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۝ پارہ (٢٦) پ۔ س حجرات ۔ رکوع دوم

ترجمہ۔ اے لوگو تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تمکو ایک مرد سے اور عورت سے اور کیا ہے ہم نے تمکو کنبے اور قبیلے ۔ تاکہ ایک دوسرے کو پہچانو تحقیق بہت بزرگ تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہے۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔ دیکھئے ترجمہ القرآن شاہ رفیع الدین محدث دہلوی صفحہ ٦٨٥ مطبوعہ فاروقی +

اور حضرت شاہ عبد القادر دہلوی موضح القرآن صفحہ ٦٨٥ میں فاروقی فرماتے ہیں اے آدمیوں ہمنے تم کو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور رکھیں تمہاری ذاتیں اور گوتیں تاکہ آپس میں پہچان ہو۔ مقرر عزت اللہ کے یہاں اوسی کو بڑی جسکو ادب بڑھا۔ اللہ سب جانتا ہے خبردار۔ یعنے بڑایاں ذات کی اور قوم کی جب میں صفت نیک چاہئے نری ذات کس کام کی۔ انتہٰے +

اور تفسیر محمدی منظوم پنجابی منزل ششم صفحہ ٢٦٣ لاہوری میں یہ ہے:-

اے لوکو اساں آدم حوا تھیں سب تسیں او پائے
نے کنب قبیلے ہک دوجے دے سیاتن جہت بنائے

www.Awans.com.pk

ہے ٹھیک زیادہ عزت دار تساڈا پاس خدا دے
جو بہتا او ستھیں ڈر دا بُریاں کماں تھیں ہے دور ادے
تحقیق اللہ ہے جانن والا رکھے خبر بندیاں دی
ایہ آیت بھی ثابت دے حق وچ معالم لیاندی
جاں اُس دی ماں نوں دا عیب کہیوس تا حضرت ایہ فرمایا
توں سجہ دیول ویکھ تا گورا سرخ سیاہ سبھ پایا
تانی کہیا تیں نہیں فضیلت مگر جو تقویٰ یوں دینوں
نہ دانا تقو ماں نال جنگی سمجھ ایہ بات یقینوں
جسدن مکہ فتح ہویا پیغمبر ایہ فرمایا
جو کبے تے چڑھ بانگ بلال گھر کا دے اوس گھوکایا
عتاب کہیا سبھ حمد خدا نوں جس ماریا پیو میرا
جو ایہ دن باپ نہ ڈٹھا نہیں جانس بڑا ودھیرا
حارث کہیا محمدؐ نوں اس کالے کا کم وچ پائیں
بانگا ہور نہ بیعد اسی ایں پاپاں وسم کہائیں
سہیل کہیا جو کم چاہے رب اوہ کم کون ہٹاوے
ابو سفیا کہیا میں کجھ نہ بولاں میں ڈر آوے
سٹ رب آسماناں والا دیوے خبر محمد تائیں
تا جبرائیل دتیاں ایہ خبراں بھیجیا اللہ سائیں
تا چارے نبی بولائے پچھیا سبھ ہوئے اقراری
تا ایہ آیت رب بھیجی ہٹکیا فخر انساب خواری
جو ہک آدم خاقیں وچ نسب برابر سارے
تے عزت ودہ پرہیزگاراں نوں رب نوں بہت پیارے
نہ چاہو ڈشینی کر نسب غنی نہ مالاں اولاداں
نہ کرو حقارت مسکیناں سبھ چھوڑو وطور فساداں۔
بزرگی دنیا دولت سدی ابن عباس بتاوے

www.Awans.com.pk

بزرگی روز قیامت تقوے متقی رب نوں بھاوے

ابن عمر تھیں بااسناد جو پیغمبر فرمایا
ہے شکر خدا دا جس توں ساں تھیں جاہلیت فخر گوایا
جو پیو دادیاں دی شیخی کردے اوہ گل رب ونجائی
سب لوگ دو قسم جو نیک تقی رب دیسی تنہاں وڈیائی
یا فاجر بدبخت برے رب تنہاں خوار کر لیسی
پھر ایہ آیت نبی سنائی نیک خبیر جو ہیسی
بخاری راہوں بااسناد جو آکھیا ابوہریرے
کسے کیتا سوال نبی نوں سب لوکاں تھیں اکرم کہڑے
نبی کہیا جس تقوے ودہ اوہ اکرم پاس اللہ دے
سائل کہیا نہ ایہ پچھاں پھر آکھیا خاص اللہ دے
جو سب تھیں اکرم یوسف جو خود نبی تے نبیاں جایا
نبی اوس پیو دادا پڑ دادا رب خلیل بنایا۔
سائل کہیا نہ پچھیم فرمایا نبی ربانے
توں کھاں عرب تھیں پچھیں آہو آکھیا مردانے
نبی کہیا جو جاہلیت وچ بہتر لوک تداں ہاں
وچ اسلام بھی اوہی بہتر علم جے ملے تناں ہاں
مسلم راہوں بااسناد بھی ابوہریرہ لیایا
نہ صورتاں مال تساں رب ویکھی پیغمبر فرمایا
او نظر کرے دل دلاں تساڈیاں ہور تساں اعمالاں
ایہ وچ معالم لکھیا پکڑو بھائیو نیک خصالاں

اور اس آیۃ شریفہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فخر کرنا حسب ونسب پر نہ چاہئے۔ اگرچہ اس کے آباد اجداد اکرم بھی ہوں۔ آخرت میں صرف تقوے کام آئے گا۔ اور گھمنڈ حسب ونسب کا کچھ وہاں فائدہ نہ دیگا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ المؤمنون۔ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَا اَنْسَابَ

بینھم یومئذ ولا یتسآءلون اور معرفت انساب سے صرف صلہ رحم مطلوب ہے یہ کہیں ثابت نہیں کہ بنی اسرائیل۔ قریشی و مغل۔ ہاشمی و سید و الاعوان وغیرہ دوسروں کو حقیر جانیں۔ کیونکہ یوم القیامت منتفع بالنسب ہونا بادلۂ شرعیہ ثابت نہیں ہوا۔ وعن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لینتھین اقوام یفتخرون بآبآئھم الذین ماتوا انما ھم فحم جھنم او لیکونن اھون علی اللہ من الجعل الذی یدھدہ الخرء بانفہ ان اللہ اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالاباء انما ھو مؤمن تقی و فاجر شقی الناس بنو آدم و آدم خلق من التراب رواہ الترمذی۔ ترجمہ روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ چاہئے باز رہیں لوگ جو فخر کرتے ہیں اپنے موئے ہوئے باپ دادے پر مقرر وہ کوئلے جہنم کے ہیں۔ البتہ ذلیل زیادہ اللہ پر گوہ کے کیڑے سے جو کریدتا ہے گوہ کو اپنی ناک سے بیشک اللہ نے گیا تم سب سے تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا باپ دادوں پر مقرر نشان ہے کہ مومن متقی اور فاجر اور بدبخت سب لوگ آدم کے بیٹے ہیں اور آدم پیدا ہوئے مٹی سے۔ انتہیٰ +

یہاں سے معلوم ہوا کہ فخر کرنا باپ دادے پر نشانی ہے جہنم کی اور فخر کرنے والا دیندار وں کے نزدیک ذلیل ہے۔ جیسا گوہ کا کیڑا۔ انتظام الفضا کا ہے ذرا انصاف کرو اس مسئلہ کو مولوی ظہور الحق عظیم آبادی نے ایک علیحدہ رسالہ کسب الانبیاء موسوم مطبوعہ نول کشور میں مفصل لکھا ہے۔ اور مولوی احمد الدین مناری کی کتاب خوان یغما منظوم پنجابی مطبوعہ محمدی لاہور کے صفحہ ۱۳ میں سے ٹھیک ہونا مطلب ثابت ہوتا ہے دیکھو:۔

کم کنجراں ڈومیاں گاون اشرافاں دا نامیں
بلکہ کنجر ان ناموں وچ دھردے قدم اگاہیں
قوموں کوئی شریف نہ ہوندا باجھوں سوہنیاں چالاں
کول تمارے وچہ اصیلاں ڈھیاں گاون والاں

www.Awans.com.pk

فرض کیتا کوئی ذات آوان یا مغل پٹھان سداوے
پھر شادی اندر بیٹی اپنی مرداں پیش پچاوے
شریف نہ اوس نوں آکھن عاقل بولن فخر جو پایا
وسب شریف سے دسے خفیف ایہ ذات تنہیں گو یا

اور صحیح مسلم میں یہ حدیث ابو مالک اشعری سے روایت ہے :- قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا تترکھن الفخر بالاحساب والطعن بالانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ ✦

ترجمہ - حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ چار خصلتیں میری اُمت میں زمانہ کفر کی رسمیں سے ہیں جنکو نہ چھوڑینگے - ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندان پر - دوسرا عیب لگانا لوگوں کی نسب میں - تیسرا مینہ کو چاہنا ستاروں سے یعنے نچھتروں کی تاثیر سے مینہ کو سمجھنا چوتھا نوحہ کرنا - ہکذا من ۳۲۷ ف فی الحقیقت کفر کی رسمیں اس اُمت میں جاری ہیں - تمام عوام اعتقاد نجوم اور نوحہ گری میں گرفتار ہیں - اور خاندان پر فخر کرنا اور غیروں کی نسب میں طعنہ کرنا - اکثر خواص میں بھی موجود ہے - اللہ پناہ میں رکھے اور اس مسئلہ کو نواب صدیق خان بھوپالی نے کتاب رد الفخر بشرف الحرفہ مطبوعہ مفید عام کانپور آگرہ وغیرہ میں مفصل لکھا ہے :-

اور قاضی فقیر اللہ پنجابی نے کتاب سوز شریف منظوم پنجابی مطبوعہ مطبع لاہور صفحہ ۲۳ ذکر اصیل و کمذات میں لکھا ہے :-

جھڑا جمیا وچ بہشتاں ساڈا اسنوں جانو	وچہ دوزخ دے جھڑا ہوسی اوہ کمذات سیانو
بے دوزخ دے نکلے جاوے سنجانا نہ ہوے	سنجانا بہشتاں جاکے نال خوشی دے جاوے
دنیا اندر فرعون کفار ساڈا اصیل کہایا	جاں فر دونیا دوزخ اندر کمذات بنایا
وچہ دنیا نمرود شداد سے فخر اصیلے کیتا	کینویں ہو دے وچہ قیامت تینوں کچھ چیتا
نال ملائکہ دنیا ماریں اصیل بنایا	دنیا دی وڈیائی کرکے قاروں بیکھ سایا
وچہ دنیا دے ساڈیاں ناں ہوں نبی کی آیا	وچہ دوزخ دے جیکر جا کے تندہ تور تپایا

www.Awans.com.pk

لنعان آ بیٹا نوح نبی دا سید زادہ خاصہ | بدعمل بھیں کا فر ضیا ہو توں بہت ہراسہ
یس من اھلک فرمایا اللہ نوح نبی نوں | بہتر تیرا کافر ہویا عیب یا میرے دینوں
اسدے سو تھیں لگے بیٹا او سدا کافر ہو کے | کجھ بچیا او ہیا ناہیں تو ڑے بہتا رویا
کے نوں کمذات کمینہ سمجھناں کم اچھیاں | نیک عمل بھیں سا دنیا وچ قربن دے جانے
حضرت دختر اپنی نائیں بیٹا ہے فرمایا | عمل کریں اے فاطمہ بیٹی وچ حدیثاں آیا
مت گمان کریں اے دختر میرا باپ پیغمبر | ڈوب مریں گی وچ ابیں گے نے ڈاہڈا اساں کمند
کول اللہ دے ساڈا جتھے عمل کماوے | توڑے عرف مصلی ہووے سو اللہ نوں بھاوے
اللہ کول اچے ساڈی نہیں تو قربتوں جنہیں | حضرت جسنوں بات نہ پچھے اسنوں کس نے پچھیں
خصم نہ پچھے بات کوئی تے دین ... | وچ دنیا دے وقت لنگھا کے آخر بہتا رویں
بھج گیا فرقرب او نہاں دا جو اصیل کہاندے | ذاتیں تے مان کرے اوچا ساڈا سیلانے
ذات اللہ دی سچی جانو باقی رہن والے | ذات تیرے نوں مٹی کھاسی فخروں پچھتانے
کھوٹا رو باوچ کو لالاں نال گھنگی برتاویں | وچہ بازار صرافاں والے بہتا ہی شرمندیں
جو ہیرا گڑ تا شاں مٹھا جانجاں ایجے نکوئی | جسویلے وچہ ظاہر ہووے تاں پچھو ... ہوئی
کی ہو یا جے دنیا اندر سید ساڈا بنیوں | بن عملاں تقصیر ... قیامت لما ناناں ...

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ فخر کرنے سے یہ مراد ہے کہ اپنے برابر عظمت کسی کی نہ جانیں۔ اور اپنے آپ کو سب سے عظیم جانے یہی عین کبر ہے۔ اور اسی تکبر و غفلت سے شیطان ملعون ہوا کہ اس نے دعوے اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ کیا تھا۔ اور سب کتب اسلامیہ میں یہ مسئلہ مسلم ہے کہ تکبر کرنا ایک گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ اس سے سب مسلمان کو بچا رکھے۔ اور حقیقت میں عند اللہ سب کا اعتبار ایمان و اسلام سے ہے۔ اور متقی اوسکے نزدیک شرافت کا درجہ پاتا ہے علاوہ حسب و نسب کا قریشی ہو یا ہاشمی اسرائیل وغیرہ۔ اور شعوب و قبائل محض اللہ تعالیٰ نے معرفت کے لئے فرمائیں ہیں۔ اور مطلب معرفت شعوب و قبائل سے ایک شخص کے وجود کا ہے یعنی محمد ہاشمی ہے یا محمد اسرائیلی ہے دوسرا مقصد رحم ہے جس سے سب کتب ...

انسان کی دو قسمیں ہیں ایک جسدی دوسری روحی ۔ جسدی سب اولاد آدم کو شامل ہے مومن ہو یا کافر اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پُتلا بنایا انسان کا ہاتھوں سے ۔ اور صورت رحم میں کھینچی ۔ اچھی شکل دی ۔ مزاج قریب باعتدال کیا ۔ سیدھا قد ۔ اور ہاتھوں سے پکڑنا ۔ اور راہ طرف معیشت کی چلنا اور ضرر سے بچنا ۔ اور انگلیوں سے کھانا اور زینت لباس پوشاک سے کرنا اور پہننا ۔ اور بولنا اور اشارت کرنا سکھایا اور طرح طرح کی صنعتیں اور کارگریاں بتائیں ۔

اور روحی کرامت دو قسم ہے ۔ عام ۔ اور خاص ۔ عام وہ ہے جس میں مومن اور کافر شریک ہیں جیسے روح پھونکنا ۔ اور صلب آدم سے نکالنا ۔ اور قول اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سننا اور بلیٰ جواب میں کہنا اور بندگی پر عہد باندھنا اور فطرت اسلام پر پیدا ہونا ۔ اور پیغمبر ان پر بھیجنا اور کتابیں ان کے واسطے اتارنا ۔

اور خاص وہ ہے کہ انبیاء و اولیاء اور مسلمان ساتھ اس کے مخصوص ہیں جیسے نبوت اور رسالت اور ولایت اور ہدایت اور ایمان اور اسلام اور احسان اور ارشاد اور اکمال اور اخلاق اور آداب اور سیر الی اللہ اور فی اللہ اور باللہ اور عروج مقامات قرب پر اور ترقی عالم ناسوت سے ساتھ جذبات لاہوت کے ۔ اور فنا از خود اور بقا بحق اور طے کرنا مقام الٰہیہ کہ جس کی حد اور نہایت نہیں ۔ انتہیٰ من غیرہ

اور لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کا مضمون آیت سیپارہ تیس پت سے اسی کے قریب ہے ۔ اور سیپارہ سیوم پ رکوع اول آیت تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ الخ سے فضیلت و شرف بعض کا بعض پر ثابت ہوتا ہے ۔

اور کتاب تاریخ لب لباب یعنے اسلام کی دسویں کتاب مؤلفہ مولوی محمد بخش لاہوری کے ذکر عہد ظہور اسلام صفحہ ۵ میں یہ ہے کہ دنیا میں کوئی بہتر اور بزرگ خاندان ابراہیمی سے نہیں ۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدم علیہ السلام کے سب قرنوں سے بہتر قرن وہ ہے جس میں میں نبی کیا گیا ہوں ۔ اور میں بہتر قبیلہ اور بہتر گھر میں پیدا کیا گیا ہوں ۔ اور سب سے بہتر بنایا گیا ہوں ۔

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور سب مخلوق سے بنی آدم کو بہتر

www.Awans.com.pk

اور اکتساب جملہ رزق کی ہیں دانے رزق پیدا کن بحکم شریعت کے مفہوم ہے کہ اکتساب عظمت وحقارت کیا ہے ۔

فصل ششم در ذکر شرف قبائل دنیا

تفسیر مجددی اردو مصنفہ حضرت شاہ رؤف احمد فاروقی مجددی نقشبندی
دہلوی کی جلد دوم سورۃ حجرات سیپارہ چھبیس (۲۶) پاو سوم تحت آیہ شعوبا وقبائل
لتعارفوا صفحہ ۲۹۰ مطبوعہ فتح الکریم ترجمہ حسینی میں یہ ہے کہ شعوب مشتمل ہے
قبائل کو جیسے خزیمہ شعب ہے مشتمل ہے کئی قبیلوں کو کہ ایک ان میں کنانہ ہے
اور قبائل مشتمل عمائر پر ہے ۔ جیسے قریش ایک عمارہ ہے کنانہ سے پھر عمائر
بطون کو شامل ہے جیسے قصی کہ ایک بطن ہے قریش سے پھر افخاذ ہے مشتمل بطون
جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہے قصی سے ۔ پھر عشائر ہے جیسے عباس ہاشم سے پھر
فصیلہ ہے جیسے بنی عباس ۔ غرض اصل طبقات نسب سے شعب ہے بفتح
شین ۔ اور آخر فصیلہ ہے ۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ شعوب قحطان سے ہے
اور قبائل عدنان سے ہے ۔ اور ایک قول یہ ہے کہ شعوب عجم سے ہے اور قبائل
عرب سے انتہی من عینہ ۔ قال اللہ تعالیٰ فی کلامہ المجید سیپارہ (۱۵)
سورۂ بنی اسرائیل ۔ پ ۱۵ رکوع ۷ ۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ
خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۔

ترجمہ اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو ۔ اور سواری دی انکو
جنگل اور دریا میں اور روزی دی ہم نے ستھری چیزوں سے اور ان کو اپنے بنائے
ہوئے بہت شخصوں پر فضیلت دی ۔ دیگر جانوروں کو سواری نہیں زمین پر نہ
دریا پر ۔ اور آدمی کو دی ہے ۔ اور ستھرے روزے یہ کہ بیجوں کو چھلکا دور کرنا
اور اناج کے بھوسے اور پیسنا اور پکا کر کھانا ۔ اسی کو سکھایا انتہی من موضح القرآن حضرت
شاہ عبد القادر دہلوی دہلوی ص ۳۵۴ ۔ مطبوعہ فاروقی دہلی ۔
اور تفسیر مجددی جلد اول ص ۲۰۶ مطبوعہ کریمی بمبئی میں ہے کہ کرامت

www.Awans.com.pk

چنایا اور بنی آدم سے عرب کو چُن لیا اور عرب سے قریش کو چُنا اور قریش سے بنی ہاشم کو چُنا۔ اور بنی ہاشم سے مجھکو چُن لیا ٭

اور حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ قریش اللہ کے سامنے ایک نور تھا اللہ کی تسبیح کہتا تھا۔ اور فرشتے بھی اس کی تسبیح کہتے تھے۔ دو ہزار برس کے پس اللہ نے آدم کو پیدا کر کے اس نور کو اوس کی پشت میں ڈالدیا پھر وہ نور پشت بپشت نوح کی پشت میں آیا۔ پھر ابراہیم میں پھر ہمیشہ کریم پشتوں میں چلا آیا جہاں تک کہ میں اپنے والدین سے پیدا ہوا۔ آدم سے لیکر میرے والدین تک اوس نسب میں کوئی بے نکاح ولد نہیں آیا یعنے ان میں کوئی ولد الزنا پیدا نہیں ہوا جیسے بعض عرب بلا نکاح عورت گھر میں رکھ لیتے تھے۔ انتہے من عینہ ٭

اور کتاب رسوم ہند اردو مطبوعہ مطبع عام لاہور باب پنجم ذکر اہل اسلام فصل سیوم ذاتہائے اہل اسلام صفحہ ۲۴۲ میں یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے نزدیک اہل عرب جو سام بن نوح ع کی اولاد ہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو حضرت اسمٰعیل ع بن ابراہیم ع کی نسل سے ہیں سب سے شریف اور بزرگ گنے جاتے ہیں۔ ان میں قبیلہ قریش شرافت کے لحاظ سے اور بھی فوقیت رکھتا ہے اسی قریش میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ اوس قبیلہ میں اسلام پہلے پہل جاری ہوا۔ اور شیخ کہلائے جسکے معنے بزرگ کے ہیں۔ پھر ان میں جو لوگ خاص پیغمبر ع کی بیٹی فاطمہ سے ہوئے وہ سید معروف ہوئے اور فاطمہ کے سوا اور بی بیوں کی اولاد علوی کہلائے۔ جو لوگ خلفاء ثلثہ کی اولاد میں صدیقی فاروقی و عثمانی شیخ مشہور ہوئے اور جو لوگ انصار کی اولاد ہیں انصاری کہلائے ٭

اور مسلمانوں میں پھر شریف قوم پٹھان ہے جو بنی اسرائیل سے ہیں اور تیسری قوم مسلمانوں میں پھر شریف مغل ہے یہ لوگ یافث بن نوح سے ہیں اگرچہ مسلمانوں میں قریش۔ سید۔ پٹھان۔ مغل۔ و شیخ شریف مشہور ہیں۔ مگر ہندوستان میں اور کوئی قوم شریف نہیں کہلاتی۔ اور شیخ نومسلم کی وجہ سے شریف کہلاتے ہیں نہ نسب کیطرف سے انتہے ملخصاً من عینہ ٭

چونکہ اعوان اپنے آپ کو حضرت علی بن ابی طالب سے منسوب کرتے ہیں۔ پس علوی ہاشمی ہوئے اور علوی مسلمانوں کے ہاں قوم شریف سے گنی جاتی ہے اور آجکل

www.Awans.com.pk

...نے اعوان علوی نسب سے خاص نہیں رہے ہیں۔ اور ان میں ہندی شمول ...ہو گیا ہے۔ اور خاص اعوان متمیز ہوتے ہیں خاص اوصاف عربی نسل کے رکھتے ہیں۔ مثلاً عنبور میں شیخی پسند کینہ ور وغیرہ اب تک ان میں قرآن علے العموم ٹھیٹ عربی لہجہ سے پڑھا جاتا ہے۔

فصل ہفتم در ذکر سلسلۂ انساب بنی آدم

اور اس فصل میں یہ ذکر ہو گا کہ سلسلۂ انساب بنی آدم کا صحیح ہوتا ہے یا نہیں۔ اور نسب نامہ مورخین و نساب کا صحیح سمجھا جاوے۔ یا عدم اعتبار میں رکھا جاوے۔
پس واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ اجل جلالہ قرآن مجید سپارہ تیرہویں پاؤ سوم میں فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ الخ

ترجمہ اور ان لوگوں کے جو پیچھے اُن کے ہیں۔ یعنے قوم نوح و عاد و ثمود کی۔ نہیں جانتا گنتی اُن کی بسبب کثرت کے مگر اللہ ۔

تبیان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت ایسی اُمتوں کو عرب و عجم میں ہلاک کیا ہے اور نشان اُن کا نہیں چھوڑا کہ سوا اللہ کے کوئی اُن سے آگاہ نہیں ۔

معالم میں ابن عباس سے نقل ہے کہ درمیان عدنان۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے تیس قرن گذرے ان کے لوگوں کی کسی کو سوا اللہ کے خبر نہیں۔ انتہے من تفسیر خیدری۔ اردو۔ مطبوعہ کریمی حیدر آبادی صفحہ ۴۳۲۔ جلد اول۔ سورۂ ابراہیم۔

اور حافظ محمد بن بارک اللہ نے تفسیر محمدی منظوم پنجابی۔ مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۱۳۶ منزل سیوم تحت آیت لَا يَعْلَمُهُمْ اللّٰهُ میں بیان تشریح کے ساتھ اس طرح مرقوم ہے جیسے

ے

جو نوح تے عاد ثموداں پچھے جاتے اوہناں نہ کوئی
عدد شمار تے صفت انساناں دی رب نوں معلوم ہوئی
ابن مسعود کہیا جو جھوٹھی نسب پچھان والے

کذب النسابون ایہ آیت پڑھ کے نالے
ابن عباس کہیا سنا ابراہیم آنے عدنانے
تر یہ قرن ایہں کوئی انسان نہ جانے باجھوں خالق دانے
جیہڑا دادا پڑدادا بابک آدم لگ پہچاوین
ایہ مالک ہے کرامت اینویں کرسی ہی بتاوین۔

از کتاب الفرع النامی من الاصل السامی فارسی مطبوعہ صدیقی کائن بھوپال کے دیباچہ صفحہ ۳ میں نواب صدیق حسن خان بھوپالی یہ لائے ہیں کہ نسل آدم ابوالبشر علیہ السلام در حقیقت آں اکرم الانام شجرہ ایست کہ بحکم خلق آفریدہ جو دست خالق آں را نشانیدہ و از حکم ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین بہ پیدہ و در حدائق وجعلناکم شعوبا وقبائل بالیدہ وبنص جلی وحجت قوی بر محافظت ایں شجرہ بلند و مراقبت ایں درخت برومند حدیث نبوی ست تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم خصوصاً شجرہ طیبہ بعض مصطفوی و فروغ شجرہ کہ بساتین مرتضوی کہ اگر نخلی ازاں شجرہ بدست برد حوادث روزگار و تغلب لیل و نہار آوارہ دشت غربت گردد و سرکن برکن گوئی و بیرون شود و دراں سرزمین چوں سبزہ بیگانہ نشو و نمائی ہمرساند و از دیدہ باغبان معرفت مستور ماند و دگر شاخے جدا گانہ پیوند آں شجرہ خود وا نماید دست گلچین بصیرت بنیروئے تیشہ تمیز از ہم جدا سازد۔

در صحیح از ابن عباس رضی اللہ عنہما مرویست کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انتسب الی غیر ابیہ او تولی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین بناء علی ذلک غایت شقاوت و نہایت جفا باشد کہ خود را در دیدہ عالم چنانکہ ہست نماید و چنانکہ نیست بنماید و بانتساب بسوئے غیر پدر و تولی بغیر موالی مستحق لعن و نفرین ہمگنان میگردد نعوذ باللہ منہا من جمیع ما کرہ اللہ و بجائے خود ثابت شدہ کہ نسب اولاد با آبا باشد نہ با امہات و از اینجا نوشتہ اند کہ اولاد شریفہ از غیر فاطمی شریف نیست چنانکہ ولد شریف از غیر فاطمیہ شریف ہست انتہی۔

اور اسی کتاب کے صفحہ میں آیا ہے کہ ہر چند منتہائے انساب بنی آدم

www.Awans.com.pk

تا آدم علیہ السلام است لیکن چون در صحت آن بنا بر بعد عہد و عدم اعتنائے ائمہ بحفظ آن کلام است بلکہ ادعائے آن خلاف نص قرآنیست چہ حق تعالیٰ فرمودہ فرمودہ والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ +

وابن مسعود رضی اللہ عنہ این آیت را مے خواند و مے گفت کذب النسابون۔

وعن عمرو بن میمون مثلہ و شخصے علی رضی اللہ عنہ را گفتہ بود کہ من نسب مردم را بیان مے کنم فرمود نمیتوانی گفت آرے جنیوانم فرمود حقتعالیٰ پیغمبرا بید وقرونا بین ذالک کثیرا گفت انا انسب ذلک الکثیر فرمود الا آیت قولہ تعالیٰ والذین من بعدھم لا یعلمھم الا اللہ۔ فسکت +

وعروہ ابن الزبیر گفتہ ما وجدنا احد ایعرف ما وراء معد بن عدنان وابن عباس گفتہ ما بین عدنان واسمٰعیل ثلاثون ابا و لا یعرفون وفقہائے اسلام را ہم درین مسئلہ خلاف است۔ چنانچہ در لقط العجلان ذکر کردہ ایم انتہیٰ۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۹ ذکر نسب سید المرسلین میں ہے کہ حافظ ابو الخطاب عمر بن حسن بن دحیہ کلبی گفتہ علماء اجماع کردہ اند و اجماع ایشان حجت است بر آنکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انتساب پیغمبر مود تا عدنان و تجاوز نکرد از آن انتہیٰ۔

وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا انتسب لم یجاوز فی انتسابہ معد بن عدنان ویقول کذب النسابون مرتین او ثلاثا اخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس مگر سہیلی گفتہ کہ اصح در این حدیث آنست کہ قول ابن مسعود است۔

وعمر بن خطاب گفتہ انما ینسب الی عدنان وفوق ذلک لا یدری ما ھو وکلام حافظ یعمری و ابن حجر عسقلانی و قسطلانی و غیرہم صریح است در آنکہ از عدنان تا اسمٰعیل واز ابراہیم تا آدم و از ابراہیم تا آدم خطا است و لفظ حضرت عسقلانی اینست الاختلاف فی ما بین عدنان و اسمٰعیل اختلافا کثیرا و من اسمٰعیل الی آدم متفق علی اکثرہ وفیہ خلف یسیر فی عدد الآباء ھو ثبت خلف ایضاً

فی ضبط بعض اسماء انتہی ۔

زرقانی در شرح مواہب لدنیہ بعد نقل این عبارت گفتہ و من خطہ نقلت وقد التزم فیہا الاقتصار علی الاصح فلا یصح زعم ان الخلاف ضعیف جل المرید بہ من نقلہ بحسب تجویز عقلی ۔

وابن عباس فرمودہ میان عدنان و اسمٰعیل سی پدراند کہ شناختہ نمیشوند و گویند ازسی نفر زیادہ و کم گفتہ اند ۔

و عروۃ بن الزبیر بن العوام گفتہ نیافتم کسے را کہ بشناسد بعد سعد بن عدنان ۔

زرقانی گوید و ہذا الاجمال فی وجدان غیرہ من یعرف ذلک ۔

و مروے مالک بن انس را از رسانیدن نسب خود تا آدم سوال کردیس مکروہ داشت آنرا گفتہ شد اگر تا اسمٰعیل رسانید این راہم مکروہ گرفت و بر سبیل انکار فرمود من اخبرہ بذلک و ہمچنیں در رفع نسب دیگر انبیاء علیہم السلام تا آدم از وے کراہت مروی ست ۔

قسطلانی گفتہ آنچہ بباب سے اعراض کردن از ما فوق عدنان است بنا بر تخلیط و تغیر الفاظ و صعوبت اسماء با قلت فائدہ ۔ انتہی من غنیہ ۔

کہ سلسلہ انساب بنی آدم کے بحکم قرآن و حدیث و صحابہ و ائمہ کے ہرگز صحیح نہیں بیان کیا جاتا ۔ پس یہ تاریخ یعنے سلسلہ نسب اعوان کا بھی اس سے مستثنیٰ نہ ہو ۔ اپنی تحقیق سے صحیح لکھا ہے ۔ اگر کسی سے اسکے علاوہ صحیح ہو سکے تو اسکو صحیح روایت کرے ۔ راقم کا یہ دعوٰے نہیں کہ اس کتاب میں جو کچھ مرقوم کیا گیا ہے وہی پختہ صحیح ہے ۔ ممکن ہے کہ عند اللہ خلاف واقع ہو گیا ہو بہر حال کتب تواریخ کی نقل سے اس میں لکھا ہے ۔ اور صحیح روایت کو اس میں درج کیا ۔

فصل ہشتم در ذکر اسماء و القاب و کنیت

مخفی نہ ہو کہ اس فصل میں ذکر اسماء و القاب و کنیت وغیرہ بنی آدم خصوصاً قوم اعوان کا ہوگا ۔ جاننا چاہیے کہ لفظ اسم بکسر الف مفتوح و سکون سین ...

ایک لفظ ہوتا ہے کہ معرفت کے لیے رکھا جاتا ہے اس سے کوئی چیز خالی نہیں ہر ایک شے کا ایک نام ضرور ہوتا ہے بنی آدم بھی اسم سے موسوم ہیں۔ اور یہ اسم پیدائشی وقت سے ہوتا ہے۔ اور لقب اُس کے بعد ہوتا ہے اور لقب لغتاً وہ نام ہوتا ہے جس میں مدح یا ذم ہو یہ نام مدح یا ذم کا پیدائش کے بعد لوگ رکھ دیتے ہیں۔ اور جب انسان بڑا ہوتا ہے تو اُس کی کنیت رکھی جاتی ہے لفظ کنیت بہ ضم کاف عربی و سکون نون و فتح یائے تحتانی و تائے فوقانی ساکن وہ نام ہوتا ہے کہ جسکے اول میں لفظ اَبْ بمعنے باپ بفتح یا بحرف رفع سے آئی الخ اسی طرح بجائے اب کے لفظ اُمّ بمعنے والدہ کے آئے یا ابن یا بنت ابتدا میں آئے جیسے ابوالحسن و ابی الخروا ہریرہ و امّ کلثوم و ابن حاجب و بنت الکرم ❊

قوم قریش بھی ان امور سے مستثنے نہیں ہوئی۔ ان کے اسم کے بعد القاب القاب و کنیت ہوئی۔ اور خصوصاً قبیلہ ہاشمی علوی میں یہ امر بہت پایا جاتا ہے اور دوسری اقوام میں بھی یہ بات موجود ہے قوم مغل یعنے ترک اپنے آپ کو مرزا کہلاتے ہیں۔ اور مرزا بکسر میم مخفف امیر زادہ کا ہے جس کا معنے شہزادہ و سردار زادہ ہے چونکہ یہ لوگ بادشاہان و سرداران ترکستان وغیرہ سے ہیں۔ لہذا مرزا کہلائے۔ اور بادشاہان دہلی اسلامیہ بابر و اکبر و شاہجہان و اورنگزیب وغیرہ اسی قوم سے ہیں۔ ❊

اور اہل عرب اپنے آپ کو شیخ کہتے ہیں۔ اور شیخ بکسر شین معجمہ و یم بالفتح معنے بزرگ و سردار قوم ہیں۔ چونکہ یہ لوگ مسلمانوں میں اول سے مسلمان ہوئے اسلام میں بزرگ مانے گئے۔ اور سردار قوم ہوئے اسلئے شیخ سے ملقب ہوئے۔ ان میں شیخ صدیقی و شیخ فاروقی و شیخ علوی وغیرہ بہت قبائل ہیں ❊

ملک افغانستان کے رہنے والوں یعنے پٹھانوں نے خان کہلایا لفظ خان ترکی ہے۔ اسکا معنے سردار ہے چونکہ افغان قوم کے سردار تھے لہذا خان کہلائے سلاطین افغانیہ کے حکومت ہندوستان پر بھی ہوئی ہے اور انا حقہ سردار آجتک اکثر مواضع میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے کہ میر کابل یہ لقب پہلے انکا تھا اب ہر ایک سردار اور امیر کا لقب خان ہو گیا ہے خصوصاً حضرت قطب شاہ

کے بعد قوم اعوان میں یہ لفظ مقرر ہو گیا۔ اور شیخ سے خان کہلائے حقیقت میں اون کا اصل لقب شیخ تھا جسکو انہوں نے بہت تھوڑا استعمال رکھا ہے۔ اور خان لقب پٹھان کا تھا۔ جو اعوان اکثر اس سے موسوم ہو گئے ہیں کہتے ہیں کہ یہی خان پٹھانوں کو کہتے تھے۔ اور خوشامد سے خان خانان لوگ اون کو کہنے لگے وہ لفظ بگڑتے بگڑتے پٹھان ہو گیا بعضے وجہ تسمیہ پٹھان کی اور وجہ سے بتلاتے ہیں جسکا مفصل احوال میں عاجز فقیر نورالدین سلیمانی عفرہ دی نے اپنی کتاب تاریخ سلیمانی میں لکھا ہے فلینظر الیہ ۔

اور بی فاطمہ لقب سید سے مشہور ہیں۔ کیونکہ وہ سید العالمین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیدۃ النساء بی بی فاطمہ کی اولاد سے ہیں۔ لہذا ملقب بہ سید یعنے سردار ہوئے۔ اور ملک مہتر راجہ دراول ورائے والقاب مروج چلے آتے ہیں۔ جنکا احوال کتب ہند یہ میں مرقوم ہے اور دوسری اقوام کی بھی اسی طرح القاب ہیں اون سے ایک جگہ ترک کرتا ہوں۔ اور القاب وکنیت اعوانیہ کی یہاں تشریح کرتا ہوں۔

کتاب تاریخ ہند اردو حصہ اول عہد سلطنت ہنود مطبوعہ مرتضوی دہلی مصنفہ محمد ذکاء اللہ دہلوی کے باب اول فصل دوم ذکر اقوام ہند صفحہ ۹ میں ہے کہ ہندوستان میں سب جگہ تھوڑے یا بہت ہندو یا مسلمان آباد ہیں۔ ان میں اصل مسلمان جو اور ملکوں سے یہاں آئے ہیں وہ ہیں جو سید ومغل وپٹھان وشیخ کہلاتے ہیں۔ اور اپنے ناموں کے ساتھ میرزا و میر وسید۔ وشیخ و پٹھان و خان لگاتے ہیں ایسے مسلمان اصلی باشندگان ہند سے نہیں۔ اور ایسے مسلمان اکثر شمالی ہند میں رہتے ہیں اب تک اون میں بعض گروہ ایسے نظر آتے ہیں کہ جنکے بشرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اون کا خمیر ہند کا نہیں وہ سب اردو زبان بولتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد کے علم کو عربی وفارسی زبان میں بڑے شوق سے سیکھتے ہیں پر اصل مسلمان کل مسلمانوں سے جو ہند میں آباد ہیں آدھے ہوں گے باقی آدھے ایسے ہیں جو ہندؤں سے مسلمان ہوئے مردم شماری سارے جہان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان

www.Awans.com.pk

میں چار کروڑ دس لاکھ کل مسلمان اصلی وغیرہ اصلی رہتا ہے۔

کتاب میزان ہاشمی وغیرہ سے یہ منقول ہے۔ ویکون فی زمن السلطان اسم ولقب وکنیۃ وتخلص فنھذہ المشھور والعون یعلے بن قاسم وعبد العلی وعبد الرحمن وابراھیم وقطب شاہ واولادہ ھکذا بگوڑا وکنڈان وکھوکھر وچوہان وکلکان وغیرھم۔

فصل نہم در ذکر اکتساب بنی آدم

اس فصل میں ذکر اکتساب عموماً بنی آدم کا کیا جائیگا۔ اور خصوصاً کسب قوم اعوان کا حال بھی اس میں مرقوم ہوگا۔ جاننا چاہئے کہ پیشہ وکسب کرنا طریقہ بادشاہان وپیغمبران واصحابان واولیاء اللہ وعلماء ائمہ دین کا ہے اور رزق حلال پیدا کرنا۔ اس سے مراد ہے نفوز کرنا۔ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے حرفہ یعنے کسب کیا۔ جب ان کی اولاد کثرت سے ہوئی تو ہر ایک نے پیشہ کیا۔ وہ آجتک سب کسب بنی آدم میں چلے آتے ہیں۔

کتاب زاد الاعوان بار سوم باب اکتساب صفحہ ۱۵ باب اوّل سے نقل ہے۔ کہ جب آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر آئے تو ان کے ساتھ سوزن و مطرقہ وسندان وکلبتان یعنے سینے تھے۔ حرفہ دستاربندی وحجامت بھی ان سے نکلا۔ اور سب سے پہلے کھیتی آدم نے کی ہے۔ اور انواع میوجات آدم نے لگائے حرفہ باغبانی یہاں سے ہے۔ سب سے پہلے مختلف کتابیں آدم علیہ السلام نے لکھیں اس سے کسب کتابت ثابت ہوا۔ سب سے پہلے ناؤ یعنے کشتی نوح علیہ السلام نے بنائی۔ قرآن مجید سیپارہ بارہویں یاؤ اول میں اصنع الفلک آیا ہے۔ اس سے درودگری اور بخاری ثابت ہوئی اور سب سے پہلے زرہ لوہے کی داؤد علیہ السلام نے بنائی۔ قرآن مجید میں والنالہ الحدید آیا ہے۔ اس سے کسب لوہاری ثابت ہوا۔ باقی اور دیوار کعبہ شریف کی ابراہیم واسمعیل علیہما السلام نے بنائی۔ یہاں سے کسب عمارت ثابت ہوا۔ باقی اکتساب

بھی اسی طرح انبیاء علیہ السلام سے ہیں۔ بس ان پیشہ کرنے والوں کو حقیر جاننا اور طعن کرنا حقیقت میں اسی پیشہ کے بانی نبی علیہ السلام صاحب کو حقیر و ذلیل جاننا۔ اور طعن کرنا ہے۔ اور نبی علیہ السلام پر طعن و حقارت کرنا کفر ہے۔ کتب فقہ حنفیہ میں ہے کہ کوئی کہے کہ فلاں درزی۔ یا موچی یا لوہار یا زمیندار وغیرہ حقیر ہے۔ تو اوس نے سب حقیر سمجھے۔ اور اُن میں انبیاء و اولیاء و علماء بھی ہیں پس بجاز ہو گیا دعوے تکبر کا ہے۔ اور تکبر سے شیطان ملعون ہُوا ہے کما فی ردالمحتار و بحر الرائق وغیرہ میں مفصل تحریر ہے۔ انتہے ملخصًا من غنیہ ✦

اور اس ذکر کو رسالہ کسب الانبیاء مطبوعہ نولکشور میں مفصل کہا ہے۔ اور اُسکے آخر یہ ہے :

خوشی اُس سے اے یار ہر [illegible] کہ دنیا کی خاطر سے دے دین کو
مناسب ہے کرنا شرافت کا کام کہ دنیا میں مشہور ہو نیک نام
رسولوں نے جو کچھ کہ ہے کر دکھایا [illegible] پا کرلو برائے خدا
اگر ساتھ حرفت کے ایمان ہے شرافت میں کچھ بھی نہ نقصان ہے

اور یاد رکھنا چاہئے کہ قوم اعوان کے لوگ اکثر پیشہ کھیتی کیا رہی کار رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو قوم اعوان کسب وار کاشتکار زمیندار مقرر کرتے ہیں۔ یہ کسب مستقل بعد عون قطب شاہ ان میں آیا ہے۔ جبکہ وہ علاقہ ہند میں آئے۔ اور قبل ازیں ہونا مستقل اس کسب کا ان میں ثابت نہیں ہُوا۔ ان کو اعوان زمیندار پیشہ کہکر پکارا جاتا ہے۔ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب انگریز نے زمیندار کے معنے کم درجہ کے جاٹ کتاب مردم شماری میں لکھا ہے۔ اس کا جواب مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی تاریخ علوی ضمیمہ اول صفحہ ۳۲ مطبوعہ لاہور میں یہ دیتے ہیں کہ زمیندار پنجابی زبان میں زراعت پیشہ لوگوں کو کہتے ہیں۔ اس کا معنے کم درجہ کے جاٹ نہیں پنجابی میں زمیندار کا لفظ کل زراعت پیشہ لوگوں کے لئے بولا جاتا ہے وہ راجپوت ہوں۔ یا جاٹ یا گوجر اور ڈوگر۔ جو زمین جوتے بوئے گا۔ وہ زمیندار کہلائیگا اور پنجاب کے نواحی میں ہر کسان کو جاٹ کہتے ہیں۔ پس بسبب زراعت پیشہ

www.Awans.com.pk

کے اعوان فہرست جاٹ میں لکھے گئے۔ انتہے سن عیسٰی مختصاً ۔

یوں تو زمیندار وہ ہے جس کے پاس زمین ہو۔ لیکن ایکٹ انتقال اراضی انگریزی کے جاری ہونے کے بعد جو یکم ماہ جون ۱۹۰۱ء عیسوی مطابق تیرہ صفر ۱۳۱۹ ہجری موافق ۱۹ بیس جیٹھ سمت ۱۹۵۸ بکرمی سے نفاذ پذیر ہوا۔ پنجاب میں ذیل کی قومیں زمیندار قرار دی گئی ہیں:۔

اول ضلع حصار میں زمیندار جاٹ۔ راجپوت۔ پٹھان۔ سید گوجر اہیر۔ مغل۔ ڈوگر۔ مالی۔ ارائیں ہیں۔ دوئم ضلع رہتک میں زمیندار جاٹ راجپوت پٹھان سید۔ گوجر۔ اہیر۔ بلوچ۔ رور۔ مغل مالی ہیں سوئم۔ ضلع گوڑگانوہ میں زمیندار میو۔ جاٹ۔ راجپوت۔ خان زادے پٹھان سید۔ گوجر۔ اہیر۔ بلوچ۔ مغل۔ مالی چہارم۔ ضلع دہلی کے زمیندار جاٹ راجپوت۔ تگا۔ سید۔ پٹھان۔ گوجر۔ اہیر۔ بلوچ۔ میو۔ مغل۔ رور مالی۔ سینی۔ ارائیں۔ پنجم۔ ضلع کرنال کے زمیندار یہ ہیں۔ جاٹ۔ راجپوت تگا۔ سید۔ پٹھان۔ گوجر۔ اہیر۔ میو۔ مغل۔ ڈوگر۔ رور۔ مالی۔ ارائیں کمبوہ۔ ششم۔ ضلع انبالہ میں یہ اقوام زمیندار مقرر ہوئے۔ جاٹ۔ راجپوت تگا۔ سید۔ اور ساتویں ضلع کانگڑہ میں یہ زمیندار ہیں۔ جاٹ۔ راجپوت۔ گیرتھ۔ ٹھاکر۔ راٹھی۔ گوجر۔ گدی۔ کانٹ۔ ڈاگی۔ کولی۔ اور آٹھویں۔ ضلع ہوشیارپور میں یہ گروہ زمیندار ہوئے۔ جاٹ۔ راجپوت۔ اعوان۔ پٹھان گوجر۔ ڈوگر۔ مغل۔ گیرتھ۔ کانٹ۔ سینی۔ ارائیں۔ اور نانویں ضلع جالندھر میں یہ طائفے زمیندار مقرر کئے گئے جاٹ۔ راجپوت۔ سید۔ پٹھان۔ اعوان گوجر۔ ڈوگر۔ سینی۔ ارائیں۔ کمبوہ اور دسویں۔ ضلع فیروزپور میں یہ زمیندار ہیں۔ مسلمان جاٹ۔ راجپوت۔ پٹھان۔ بودلا۔ گوجر۔ ڈوگر۔ مہتم ارائیں۔ سینی۔ کمبوہ۔ اور گیارھویں۔ ضلع ملتان میں یہ زمیندار تسلیم ہوئے جاٹ۔ راجپوت۔ بلوچ۔ کھرال۔ اعوان۔ مغل۔ سید۔ قریشی۔ پٹھان۔ کھوکھر۔ ارائیں۔ کمبوہ۔ اہیر۔ گوجر۔ رور۔ مہتم۔ اور بارھویں ضلع جھنگ میں یہ لوگ زمیندار مقرر ہوئے۔ جاٹ۔ راجپوت۔ پٹھان۔ بلوچ۔ سید۔ قریشی

www.Awans.com.pk

کوکرا۔ ککوکرا۔ اور تیرھویں۔ ضلع منٹگمری میں یہ زمیندار ہیں۔ جاٹ۔ راجپوت
پٹھان۔ ارائیں۔ کمبوہ۔ کھرال۔ نہم۔ سید۔ بلوچ۔ چودھویں۔
ضلع لاہور میں زمیندار آئے۔ جاٹ۔ راجپوت۔ پٹھان۔ سید۔ اعوان۔
کھرال۔ مغل۔ بانا مہتم ڈوگرہ۔ ارائیں۔ کمبوہ۔ اور پندرھویں۔
ضلع امرتسر میں زمیندار یہ گروہ مقرر ہوئے۔ جاٹ۔ راجپوت۔ سید پٹھان
گوجر ڈوگر مغل۔ ارائیں۔ کمبوہ۔ اور سولھویں۔ ضلع گورداسپور کے
یہ زمیندار ہوئے۔ جاٹ راجپوت۔ سید۔ پٹھان۔ گوجر۔ مغل۔ ڈوگر گکھڑ۔
ارائیں۔ کمبوہ [illegible]۔ باغبان۔ اور ستارھویں ضلع گجرات میں یہ زمیندار
ہیں۔ جاٹ گوجر۔ [illegible]۔ راجپوت۔ اعوان بلوچ۔ سید۔ پٹھان۔ ارائیں
اور اٹھارھویں۔ ضلع گوجرانوالہ میں یہ گروہ زمیندار آئے۔ جاٹ۔ راجپوت
بلوچ۔ اعوان۔ گوجر۔ پٹھان گکھڑ سید کمبوہ ارائیں، انیسویں
ضلع شاہپور میں یہ لوگ زمیندار گنے [illegible] شمار ہوئے۔ اعوان و جاٹ۔
راجپوت۔ کھوکھر۔ بلوچ۔ سید۔ [illegible]۔ پٹھان۔ مغل۔ مالی۔
ارائیں۔ لبیر۔ گوجر۔ کمبوہ۔ اور بیسویں۔ ضلع جہلم کے یہ زمیندار کہلائے
اعوان۔ جاٹ۔ راجپوت۔ کھوکھر۔ بلوچ۔ سید۔ [illegible]۔ سہر۔ گکھڑ۔
بھٹی۔ کہوٹ۔ کسار۔ پٹھان۔ ڈوگر۔ مالی۔ مالیر۔ اور اکیسویں۔ ضلع
راولپنڈی میں یہ لوگ زمیندار ہوئے۔ اعوان۔ راجپوت۔ سید۔ پٹھان۔
قریشی۔ کھٹڑ۔ جدھر۔ گکھڑ۔ دھونڈ۔ ستی۔ دھنیال۔ کھیتوال۔ مالیر۔
مغل۔ جاٹ۔ گوجر۔ بلوچ۔ اور بائیسویں ضلع بنوں میں زمیندار مقرر
ہوئے۔ پٹھان۔ مغل۔ بلوچ۔ جاٹ۔ اعوان۔ سید۔ قریشی۔ اور
تیئیسویں۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں گروہ زمیندار ہوئے۔ جاٹ۔ راجپوت
پٹھان۔ بلوچ۔ سید۔ اعوان۔ ارائیں۔ اور چوبیسویں ضلع ڈیرہ غازیخان
میں یہ لوگ ہیں۔ بلوچ۔ جاٹ۔ سید۔ پٹھان۔ مغل مجاور۔ راجپوت۔
ارائیں۔ ماچھی۔ قریش۔ اور پچیسویں۔ ضلع مظفرگڑھ کے یہ زمیندار ہیں
جاٹ۔ راجپوت۔ پٹھان۔ بلوچ۔ سید۔ قریشی۔ اب اس فہرست زمیندا

www.Awans.com.pk

کے رو سے معلوم ہوا کہ قوم اعوان ضلع شاہپور و لاہور - و ملتان - و جالندھر و جہلم - و گوجرات - و گوجرانوالہ - و راولپنڈی - و بنوں - و ڈیرہ اسمٰعیل خان میں زمیندار مقرر کئے گئے ہیں - اور دوسرے اضلاع پنجاب میں انکا زور نہیں لہذا اس فہرست کی ان ضلعوں کو شمار نہیں کیا گیا -

فصل دہم در ذکر سکونتِ اعوان

اور اس فصل میں مرقوم ہوگا کہ اعوان کے آباؤ اجداد کہاں کی سکونت رکھنے والے ہیں - اور کہاں تک آباد ہیں - یہ ذکر کتب تواریخ میزان ہاشمی وغیرہ سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم اصل عرب سے ہے - اور قریش کے ساتھ انکا سلسلۂ نسب ملتا ہے - پس یہ لوگ عربستان کے پہلے رہنے والے ہوئے - اور زمانہ جاہلیت میں قریش مکہ میں رہے - اور پھر عہد اسلامیہ میں مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں جا ٹکے اور پھر مدینہ سے بغداد کو آئے - اور بغداد سے ہرات کو آسکے - اور پھر بغداد گئے - اور دوسری مرتبہ بغداد سے پھر ہرات کو آئے - اور ہرات سے ملک ہند کو پہنچے - اور ہندوستان کے صوبۂ پنجاب شمالی ہند میں رہے - خصوصاً علاقہ کوہستان سلسلہ نمک میں اعوانوں کا آباد ہونا تواتر سے ثابت ہے - یہاں سے پھر اعوان ممالک غیر روس و شام وغیرہ کو پھیل گئے ہیں - اور تب سے اعوان آجتک پنجاب میں مقیم چلے آتے ہیں - اس جگہ تشریح اون کی یہ ہے کہ علوی اجداد ان کے مدینہ منورہ جنت البقیع میں کچھ مدفون ہیں - اور کچھ آباؤ اجداد ان کے بغداد میں مدفون ہوئے - حضرت عون قطب شاہ جیا علیہ و مورث بزرگ خاندان قطب شاہی اعوان کے بغداد میں مدفون ہیں +

کتاب تاریخ الخلفاء اردو مؤلفہ مولوی محمد مسیح الدین خان علوی مطبوعہ عیسکاجی نارائن - اور تاب آباد دکن کے ذکر خلیفہ منصور عباسی صفحہ ۲۲۳ میں ہے کہ وجہ تسمیہ بغداد کے روضۃ الصفا میں دو منقول ہیں - ایک یہ ہے کہ وہاں ایک باغ تھا جسکو باغ داد کہتے تھے - کثرت استعمال سے الف باغ کا گر گیا - اور دوسری

www.Awans.com.pk

وجہ یہ ہے کہ بغ بُت کا نام ہے جسکو وہاں کے مشرکین پرستش کرتے تھے اور داد فارسی میں عطا کو کہتے ہیں۔ تو لفظ اوسکے معنے ہوئے عطائے بغ۔ ہماری دانست میں اوّل وجہ سو جہ معلوم ہوتی ہے۔ انتہیٰ من عنبہ +

اور تواریخ سے مفہوم ہوتا ہے کہ ملک عراق عرب مغربی دنیا میں نجف و بصرہ و بغداد و کربلا و کوفہ و بابل و مدائن ہیں۔ وہاں نوشیروان عادل کی حکومت رہی ہے اور عہد رسالت سے آجتک وہ ملک اسلامیہ سلاطین کے قبضہ میں رہا۔ فی الحال یہ ملک خاندان عثمانی روم ترکی کے قلمرو میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور اولیاء اللہ و محدثین و علماء دین و ملوک و بادشاہان ہوئے ہیں خصوصاً حضرت سید عبد القادر جیلانی کا مقبرہ شریف وہاں سب سے مشہور ہے +

اور چونکہ عہد اسلامیہ میں بغداد دار الخلافہ خلفاء بنی اُمیہ و عباسیہ کا رہا ہے لہذا قوم عرب کا عراق عرب میں آباد ہونا ثابت ہوگیا خصوصاً علوی لوگ بغداد میں سکونت پزیر ہو گئے جیسا کہ نمونہ خروار تقریب التہذیب ابن حجر عسقلانی کے باب المیم مع الحاء صفحہ ۔۔۔ سے ظاہر ہے وہو ہذا :-

محمد بن علی بن حمزہ بن الحسن العلوی البغدادی صدوق من الثانیۃ عشر مات سنۃ ست وثمانون انتہیٰ +

جس زمانہ میں مسلمانوں کی سلطنت ایشیا و افریقہ کی بہت سے ملکوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ اور ایک ملک سے دوسرے ملک۔ اور ایک سلطنت سے دوسری سلطنت میں جانا۔ اور وطن تبدیل کرنا مسلمان ایسے ہی معمولی بات سمجھتے تھے جیسا ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں گھر بدل لیتے ہیں۔ اور غیر ملک اور سلطنت کے مسلمانوں کو اسلام کی روس تمام وسیع سلطنت میں ہر جگہ مقیم اور آباد ہونے کی آزادی تھی۔ اوس زمانہ میں علوی لوگ بغداد و سمرقند و پنجاب وغیرہ ممالک کو پھیل گئے +

کتاب فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ مصنفہ حضرت مولانا عبد الحی انصاری لکھنوی سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سید ابی شجاع محمد بن احمد بن حمزہ بن الحسین بن علی بن عبد اللہ بن الحسن بن علی بن عبد اللہ بن الحسن بن عباس بن علی بن ابی طالب

www.Awans.com.pk

رحمۃ اللہ علیہ سمرقند میں جاکر آباد ہوئے اور اُن کی اولاد سے مولانا اشرف بن ابوصلاح محمد الامام ابی شجاع موصوف سمرقند کے بڑے علماء سے ہوئے ہیں + اسی طرح عون قطب شاہ ہرات ملک خراسان میں آ گئے۔ اور پھر بغداد جاکر رہے۔ اور ان کی اولاد سے گورڑا گوہر علی عبداللہ ہرات میں آکر ٹھہر گیا۔ اور ہرات سے پھر پنجاب کو آئے۔ اور بزور بازو پنجاب کے قطعات پر قابض ہوگئے جنہیں یہ قوم بالفعل پائی جاتی ہے۔ غرضیکہ قوم اعوان چھٹی صدی ہجری کے مد میں پنجاب ہند میں آئے۔ اور کوہستان شمالی ہند جسکو کوہ نمک کہتے ہیں اور دریائے جہلم و سندھ کے درمیان میں مقیم ہوئے۔ غالباً مقام اوّل سکونت اعوانوں کا یہی ہے اور آجتک اس علاقہ سلسلۂ کوہستان نمک میں اعوان بستے ہیں۔ اور اسی علاقہ میں سون وتلہ گنگ وڈھنکوٹ وکورڑا وغیرہ مقام اعوان کے ہیں۔ اور تمام قطب شاہی عہ اصل میں سلسلۂ کوہ نمک کے رہنے والے ہیں۔ اور جہاں تک اُن کا بالفعل زور ہے حدود اُس کی یہ ہیں۔ چکوال تحصیل پنڈ دادنخان۔ دامن کوہ دریائے کوہ ضلع وجھنگ۔ وملتان۔ اور اُن میں سردار کالاباغ سب سے زیادہ سردار گنا جاتا ہے یہ ذکر اپنے اپنے موقعہ پر مفصل ذکر کیا جاوے گا +

فصل یازدہم در ذکر عادات و رسوم اعوان

اس فصل میں ذکر عادات و رسوم اعوان کا کیا جائے گا۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ مردم شماری ابٹسن صاحب اپنی کتاب مردم شماری میں لکھتے ہیں کہ اعوان لوگ کشادہ پیشانی وخوش خلق ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات احمقانہ درشتی کر بیٹھتے ہیں۔ کینہ توز بھی ہیں۔ اور قومی جھگڑوں کو مدتوں تک نہیں بھولتے۔ اور بدلہ لیکر چھوڑتے ہیں + ابتدا ان سے تفریق بالکل جداجدا ہیں۔ اور اپنے اپنے گروہ سے اتحاد اور امداد رکھتے ہیں۔ اعوان جٹوں سے قوی اور کھلے اعضاء کے ہوتے ہیں۔ مگر اکثر لمبے نہیں ہوتے زراعت میں جفاکش ہوتے ہیں۔ مگر جیالے اور سست [illegible] سے بڑکال بھی ہیں۔ یہ بالکل زندہ دل گروہ سے اتنے +

اور اُن کی رسومات سے یہ امر ہے کہ دودھ حیوانوں کا اعوان طبخ نہیں کرتے ہیں۔ اس کی وجہ میزان ہاشمی کی جو ہر پنجاہ و از دہ ہزار سے یہ منقول ہے کہ علی گوہر گورشاہ دختر رئیس پنجاب در نکاح کرد روزے شیر بموافق عادت سابقہ طلبید یکے از خسر اچہاں آنحضرت کہ از نام و نشان عقل خالی بود پیالہ مقبوضہ آنجناب را دست زد کہ تمام ملائی آن شیر بر ریش مبارک کہ بخضاب وسمہ سیاہ بود بر روے مبارک افتاد و آن دختر کہ بے عقل شیشہ در مقابلہ ایشان ظاہر گردانید پس آنجناب بغضب آمدہ حلف خوردند کہ باز شیر را طبخ نہ نمایند واللہ اعلم۔

و بعضے گفتہ اند کہ این عادت عدم طبخ در ایشان بدین سبب شدہ کہ آنجناب در چلہ بود و ترک جلالی و جمالی کردہ بود چون از چلہ فارغ گشتہ غلام را امر طبخ شیر کردند کہ ناگاہان شیر در وقت الطباخ سوختہ شد و چونکہ از حد گذشتہ بود شیر طلبیدند آن عند سوختگی بعرض رسانید و باز شیر گرفتہ طبخ کرد فرمودند کہ بیاد شیر را طبخ نباید نمود از ان روز این رسم در اولاد شان متمکن گشت۔

و بعضے گفتہ اند کہ آنجناب در اینجا رونق افروز شدند۔ مردمان آن دیار اعتقاد آن داشتند کہ اگر شیر طبخ نمودہ شود تا چہار پائی بہ بیمار شوند ... اکابر ما از شیر ناطبخ شدہ نہی کردہ اند یعنے پیشوایان ما کہ ہنود این شہر گرد ما بودند ما را چنین امر کردند کہ شیر بدون طبخ استعمال نباید نمود کہ شیر عدم مطبوخ غذاء حیوانات است یا اطفال کہ از اوامر و نواہی خبر مطلع اند پس مکلفان را ازان تعزیرے باید کہ از مشابہت آن برآیند یعنے طبخ نمائند پس انقیاد حکم پیشوایان ما منجملہ واجبات است و اگر نہ تصرف ایشان گرادتا اند مال مویشی ما ہلاک میشود۔

پس چون این جماعت اہل اسلام غربتا این دیار پنجاب ہند او فتادند و طریقہ الطباخ شیر در ایشان غیر مروج بود۔ بتصرف بعض شیاطین مال مویشی شان بہلاکت رسید۔ ایشان گمان بردند کہ شاید این مملکت را اتباع کردن اولی است آنجناب گوہر علی ابن قطب شاہ خبر شنیدہ حکم بر سر اجلاس چنین فرمود کہ ہر کہ شیر طبخ نماید و اعتقاد اہل این شہر و دیار گذارد مجاز و مستحق اشد الاخوی لعنی قول محبوب رب العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیث قال من تشبہ

www.Awans.com.pk

وما هو منهم رسمے دانند کہ بہ طبیخ شیر نذر اللہ تعالیٰ فرمود ونہ پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس چگونہ توابع ما ایں اعتقاد فاسد را در دل خود جاد بنماید پس توابع شاں چوں شیر غیر مطبوخ را استعمال کردند مواشی شاں ضررے طاری گشت۔ پس چوں مادہ گاؤ ضرر شدہ را نزد آنجناب آوردند الشیاں کفش خود گرفتہ آنرا نزد گاؤ بخیریت تمام برخاست تا کہ درہمہ حکم فرمود کہ مویشی یکے از شما بمرضے مبتلا شود کلام شریف لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خواندہ آں را نفاین زنی نمایند ہمچنیں کردند۔ واگر بیمار بودے صحت یافتے۔ واگر بجائے شیر از پستانش خون آمدے تا بایں رقیہ شیر شدے۔ پس دراں ایام برائے دفع ایں رسم شنیعہ ایں معاملہ را بکد تاکیدات مزیدات امر فرمود پس ازاں بعد ایں رسم جاری گشت +

پس حاصل آنکہ اگر بدون آں اعتقاد فاسد کسے شیر را طبخ نماید تا جائز و مباح و حلال ست واگر بداں اعتقاد طبخ نماید تا حرام ست۔ تا آنکہ اگر طبخ نمایند تا ضرر بمال شاں عاید شود کما ظن بعض الجہلۃ ہکذا ملخصاً من جلد ثانی من حبینہ مطبوعہ مصر ذکر گوڑا اعوان +

ان اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اعوان ہند میں جب آئے ہیں غیر قوم کے ملنے سے ان کی عادتیں اور معاشرت اور رسم بالکل تبدیل ہوئی پنجاب میں شروع ہوئیں۔ چونکہ اقوام راجپوت سے ناطہ و رشتہ ہونے لگ گیا تھا اس لئے ہندی رسم و رواج شادی و بیاہ وغیرہ میں دخیل ہو گیا۔ اور ان میں اور مسلم قوموں میں کوئی پہچانہ تمیز کا نہ رہا۔ آجکل ان کے عادات و اطوار عرب کے مقابل نہیں۔ سب ہندی کارخانہ ہے۔ لیکن تاہم بہت کچھ اپنی آبائی شریعت کا خیال اور جوش دل میں رکھتے ہیں۔ اور کلام اللہ شریف عربی بہت پڑھتے ہیں۔ جس کے سبب ان کا وطن اعوان کاری کہلاتا ہے۔ اور اعوان عام طور پر شادی اپنی لڑکیوں کی دوسری قوموں میں نہیں کرتے ہیں۔ لیکن جہاں موقع ملتا ہے۔ تو راجپوت وغیرہ اقوام سے ناطہ و رشتہ کر کے ملتے جلتے ہیں +

www.Awans.com.pk

فصل دوازدہم در ذکر مذہب اعوان

اور اس فصل میں یہ ذکر ہوگا کہ اعوان کس مذہب میں چلے آئے ہیں۔ اور کس کس مذہب کے پابند رہتے ہیں۔ پس جاننا چاہیئے کہ مذہب حنیف حضرت ابراہیم خلیل اللہ پیغمبر علیہ السلام کا منزل من عند اللہ صحائف آسمانی تھا۔ اور اس پر لوگ چلتے رہتے۔ اور حنیفی کہلاتے تھے۔ اسکے بعد توریت و زبور و انجیل وغیرہ صحف نازل ہوئے۔ انکا حکم بنی اسرائیل وغیرہ اقوام میں ہوا۔ اور قوم عرب پر زمانہ جاہلیت کا آگیا۔ تا آنکہ قریش کے قبیلہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر قرآن مجید منزل من عند اللہ شرف صدور لایا۔ اور عہد اسلامیہ وہاں سے محمدی شائع ہوا۔ سب سے پہلے مسلمان مکہ کے ہوئے۔ پھر مدینہ والے ہوئے۔ پھر اسلام عالم کی اطراف میں پھیل گیا۔ قبیلہ علوی بھی مذہب میں ہوئے۔ پھر جب علوی حجاز عرب سے عراق عرب کے دار الخلافہ بغداد کو آئے تو مذہب شیعہ امامیہ اختیار کر لیا حتیٰ کہ آباؤ اجداد عون قطب شاہ کے شیعہ امامیہ رہے۔ اور عہد ظہور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی محی الدین پیر بغدادی کا پہنچا۔ سب سے پہلے ان کے ہاتھ پر عون قطب شاہ جد اعلیٰ اعوان کی مشرف بمذہب اہل سنت و جماعت ہوئے۔ اور پھر سب اُن کی اولاد و احباب سُنی ہوئے۔ مثلاً قطب شاہ و گوہر و کلند ان وغیرہ حنبلی گروہ مذہب سُنی سے ہوئے۔ بعد اُس کے جب خراسان سے ہند کو پہنچے۔ قوم اعوان حنفی گروہ مذہب سُنی میں اکثر ہوئے۔ آجکل اعوان پنجاب ہند کے اکثر حنفی ہیں۔ کوئی حنبلی و شافعی و مالکی گروہ میں قلیل فرد دیکھا ہے۔ ان ایک گروہ اعوان کا عامل بالحدیث ہو کر اہل حدیث کہلاتے ہیں اور تھوڑے شیعہ بھی ہیں۔ اور بعض کا مذہب لامذہبی بھی ہے۔ جیسا کہ یہ ذکر آئندہ ابواب میں مفصل مرقوم ہوگا +

یہ جامع اوراق فقیر نور الدین سلیمانی غفر وی کہتا ہے کہ بت پرستی آبائی سے کوئی قوم نہیں چھوٹ سکتی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آباء بُت پرست تھے۔ تو بنی قیدار یعنے قریش وغیرہ اہل عرب اور بنی اسرائیل کے آباؤ

www.Awans.com.pk

بھی بت پرست ہوئے۔ پس اس سے کنارہ کشی تو ہو نہیں سکتی۔ عہد اسلامیہ میں تھوڑی دیر میں سب لوگ مذہب اسلام میں آئے اور نو مسلم ہوئے۔ پس اس طور سے سب مسلمان قریشی۔ اعوان اور پٹھان وغیرہ شیخ ہوئے۔ پس بہت افسوس ہے کہ لفظ شیخ سے مسلمان کنارہ کشی کرتے ہیں اس کا معنے بزرگ ہے۔ بیچارے اُسے متبرک نہیں جانتے ہیں۔ اس طور سے بیشک اعوان بھی شیخ ہیں۔ اور اہل عرب اپنے آپکو شیخ کہلاتے چلے آتے ہیں۔ قوم اعوان کے آدمی اپنے پاک مذہب اسلام میں ہمیشہ پابند رہے ہیں۔ اگرچہ ہند میں آنے سے ان میں رسوم و رواج ہندی دخیل ہو گیا ہے تاہم بہت کچھ اپنی آبائی شریعت کا خیال اور جوش رکھتے ہیں۔ اور اپنی اولاد کو سب سے پہلے قرآن مجید پڑھاتے ہیں اور پھر عربی و فارسی سکھلاتے ہیں۔ بیشک مذہب اہل سنت والجماعۃ کا گروہ مذہب اسلامیہ میں موافق عقائد و اعمال سلف کے ہے۔ اس میں سے پھسلنا نہ چاہئے۔ اس زمانہ حال کے اکثر انگریزی تعلیم یافتہ مسلمان سلف کے عقائد و اعمال کے کچھ پابند نہیں رہے۔ اور تمام دن رات دُنیا کی ترقی اور حرص و ہوا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ آخرت کی ذرا فکر نہیں۔ صوم و صلوٰۃ کے آشنا نہیں۔ انکا کام ان کی خیر نہیں آئے گا۔ اور آخرت کو بغیر افسوس کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ یا الٰہی سب مسلمانوں کو ہدایت کر۔ آمین +

فصل سیزدہم در ذکر کفو و ناطہ اعوان

اور اس فصل میں یہ ذکر ہوگا۔ کہ اعوان کا کفو و ناطہ یعنی رشتہ داری کس طرح ہوتا ہے اور اب کس طرح ہے۔ پس مخفی نہ ہو کہ علوی لوگوں کو رشتہ اکثر علویوں میں رہا ہے۔ اور بعض اوقات سب قریش کے قبائل سے رشتہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس فقیر نورالدین سلیمانی غفرذی نے کتب تواریخ سے دیکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جد اعلیٰ و مورث و بزرگ قطب شاہی اعوان کی مدت عمر میں نو زنان عقد نکاح میں آئیں۔ اوّل حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم ان کے شکم سے امام حسن رضی و حسین رضی ہوئے اولاد ان کی سید کہلائی - اور جب وہ فات پاگئیں تو ان کے بعد دوسری زوجہ ام البنین بنت حزم بن خالد بن ربیعہ کلابیہ ہوئی یہ قبیلہ بنی کلاب قریش سے تھی - اعوان اسی سے ہیں سب اولاد علی کی بغیر فاطمہ کے علوی کہلاتی ہے - اور تیسری زوجہ اسما بنت عمیس الخثعمیہ تھی یہ قبیلہ خثعم قریش سے ہے - اور چہارم ام حبیبہ بنت ربیعہ القرشیہ یہ قبیلہ ہاشمی سے نہیں تھی اور پنجم امامہ بنت ابی العاص بن ربیع القرشیہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی ہاشمی نہیں تھی - ششم خولہ بنت جعفر بن قیس حنیفہ یہ قوم حنفیہ یا سندی کی تھی - ہفتم محیاۃ بنت امراء القیس کلابی یہ بھی ہاشمی نہیں ہشتم لیلیٰ بنت مسعود - نہم ام سعید بنت عروہ یہ بھی ہاشمی نہیں تھیں - ان میں ایک بی بی فاطمہ ہاشمی ہے - اور دوسری سب ازواج علی رضی کے اور قبائل قریش وغیرہ سے تھیں ◆

اور عبید اللہ بن عباس بن علی رضی کی والدہ سکینہ بنت عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب تھی - یہ دو طرف سے ہاشمی تھے - اور حسن بن عبید اللہ کی والدہ مریم بنت علی بن عبید اللہ بن جعفر طیار تھی - یہ بھی والدین سے ہاشمی تھی - اور حمزہ بن علی علوی کی والدہ رقیہ بنت جعفر بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی ہے یہ بھی والدین سے ہاشمی ہیں - ولیکن علویوں کا سیدات سے ناطہ رشتہ کرنا یہاں سے ثابت ہوا -

اور جعفر بن حمزہ علوی کی والدہ ام کلثوم بنت حسن بن حسین بن علی بن الحسین بن علی تھی - یہ بھی والدین سے ہاشمی تھی - وَفِیْهِ دَلِیْلٌ اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ عَارًا عندھم ان تتزوج فاطمیہ من لایکون فاطمیاً الا انه فذکر الاغانی وھو ایضاً من الامامیة روی عن زبیر ابن بکار قال حدثنی مصعب قال تزوجت سکینة بنت الحسین عدة ازواج - اولھم عبد اللہ بن الحسن رض وھو ابن عمھا - وثانیھم مصعب بن زبیر بن العوام الاسدی زوجھا به اخوھا علی بن الحسین - وثالثھم عبد اللہ بن عثمان الحزامی - ورابعھم زید بن عمرو بن عثمان بن عفان و

فامہم اصبغ بن عبد العزیز بن عبد الملک بن مروان وقیل غیر ذلک فلم یکن احدہما بل ہاشمیا ٭ وروی ابن عمہا عبد اللہ بن الحسن لغیرہا من قریش فقد تبین من ھذالک عدم العار بتزوج الہاشمی بفاطمیۃ عن لایکون ہاشمیا فما شاع فی بلادنا من انہ لایزوج سید من علوی وغیرہ من القریش فہو مما تشاع فی الہند ولعل ذلک من عہد تیمور فانہ کان یحب السادات ویفضلہم علی غیرھم حتی ارتکز فی انفسہم انہ لاکفو لھم الا منہم والحق ان القریش بعضہم کفوا لبعضہم کذا فی شفاء الصدور ومیزان وغیرہ ٭

اسی طرح علویوں کا رشتہ وناطہ قبیلہ جعفری وسادات حسنی وسادات حسینی ونوفلی وفاروقی وصدیقی سے رہا کیونکہ یہ سب قریش ہیں۔ اور عورت بزرگ عون قطب شاہ اعوان کی والدہ قبیلہ عباس بن عبد المطلب ہاشمی قریشی سے تھی جب یہ علوی عرب سے ہند کو آئے تو بسبب نہ ملنے قریشی عورت کے قوم تو مسلم راجپوت ہند وغیرہ۔ سے ناطہ ورشتہ کرنے لگے۔ اور ان میں ایسے ملگئے کہ رسوم وعادات سب ان کی ہندی ہو گئی۔ یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ کفو قریش کی سب قریش جب تک ہم کو کفو وناطہ ملے تو کفو میں کرنا چاہئے۔ اور جب کفو سے دور ہو جاویں تو سب مسلمان کفو ہیں کسی سے رشتہ وناطہ کر لینا چاہئے۔ ملک عرب میں کفو مسئلہ نسب کچھ اعتبار کیا جاتا ہے۔ اور عجم کے ممالک میں کفوی نسب کا چنداں اعتبار نہیں رہا گیا۔ ملک عجم میں اسلام وحریۃ وحرفہ ودیانت کا اعتبار کیا گیا ہے یہ مسئلہ نسب فقہ کی کتاب باب النکاح مسئلہ کفو میں لکھا ہوا ہے اور عند اللہ وعند الشرع عالم دیانت دار کا کفو جاہل بیدین نہیں ہوتا۔ اور عالم عجمی عورت عربی جاہل کو کفو ہے۔ کیونکہ شرف علم کا شرف نسب سے زیادہ ہے کما فی فتح القدیر وبحر وبزازیہ وغیرہما

فصل چہاردہم در ذکر فقرائے اہل تصوف اعوان

اس فصل میں ذکر فقرائے اہل تصوف اعوان کا ہوگا ملاحظہ اس طرح کا فرمائیں

www.Awans.com.pk

ہاشمی و قطبی وغیرہ کے ہے۔ کہ حکم بیعت لینے کا بمعراج حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا۔ اُن کے ہاتھ پر سب صحابہ کرام نے بیعت کی۔ لیکن عشرہ مبشرہ خلافت سے مشرف و مجاز ہوئے۔ اُن میں خلفاء اربعہ بھی تھے۔ جناب علی المرتضیٰ کے قطب تھے۔ اُن سے اکثر سلاسل اہلِ تصوف کا انتساب ہوتا ہے آپ کے خلیفہ و جانشین برحق امام حسنؓ و حسینؓ وغیرہ تابعین تھے۔ آپ کے بیٹے حضرت عباس نے امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور علم بردار لشکر کے ہو کر جنگ کربلا میں شہید ہوئے۔ اور عبید اللہ بن عباس نے تین حضرات کی خدمت سے استفادہ طریقت کا کیا۔ اُن سے امام قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ و سید حسن مثنیٰ بن الحسن رضی اللہ عنہ و امام زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور حسن بن عبید اللہ کا انتساب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ غرضیکہ سب علوی خاندانوں کے بعد دیگر حضرات ائمہ اہل بیت دوازدہ امام کی خدمت سے تصوف حاصل کیا اور سب ائمہ اہل بیت اثنا عشریہ سے سالک ہوئے۔ تا آنکہ طریقہ قادریہ کا ظہور سے جلوہ گر ہوا حضرت غوث قطب الاقطاب جد اعلیٰ و مرشد بزرگ اعوان کے طریقہ قادریہ میں داخل ہوا اور آخر قطب بابا عبد اللہ گیلانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہوئے۔ اور اُن کے حکم سے ہندوستان اور پنجاب کی حدود میں سلسلہ شریفہ قادریہ جاری فرمایا خصوصاً کوہستان نمک پنجاب کے سلسلہ میں قیام فرمایا۔ بہت سے اہل ہند مشرف بہ بیعت ہوئے۔ اور دین اسلام میں مزین ہوئے۔ لہٰذا آپ کا لقب قطب شاہ مشہور ہوا۔ آپ پیر جیلانی نے ملک ہند کے قطب ولی اللہ ہو کر آئے تھے۔ پھر اسی طرح حضرت عبد اللہ گوہر علی و محمد کندلان پیر جیلانی سے بیعت کر کے خلیفہ اُن کے ہوئے۔ پھر اُنکی سب اولاد و اقارب و اقارب و احباب سلسلہ قادریہ میں داخل ہوئے۔ یہی سبب ہے کہ ملک ہند میں اکثر قادری سلوک میں ہوتے آئے ہیں۔ قوم اعوان میں سب سے اہل سلوک قادریہ حضرت سلطان باہو قادری رحمۃ اللہ مشہور آفاق ہوئے ہیں۔ یہ حضرت باہو گروہ والوال اعوان گورڑا سے ہیں۔ اور اصل وطن ان کا قصبہ انگہ واقع سون سکیسر سلسلہ کوہستان نمک کا تھا۔ یہ بڑے بزرگ ولی اللہ قوم اعوان میں اور سلسلہ قادری میں صاحب سلسلہ ہوئے ہیں۔

اور حضرت حافظ رحمۃ اللہ قادری بھی مشہور ولی اللہ قوم اعوان سے ہیں۔ ان کا مزار شریف علاقہ کوہستان شمالی سون سکیسر نمک پنجاب میں ہے +

اور حضرت سلطان ابراہیم ساڑھی والا بھی اعوان سے ہیں۔ روضہ شریف قصبہ انب واقع کوہستان مغربی سلسلہ نمک کی ہے +

اور حافظ محمد عظیم ولی پٹ اویسی بھی مشہور اہل اللہ سے ہیں۔ یہ حضرت اصل کے قصبہ عفرہ علاقہ سون سکیسر کے رہنے والے تھے۔ مزار آپ کا بیرون قصبہ مل واقعہ کوہستان مغربی نمک کے ہے +

اور بارھدرا اعوانوں سے بڑے ولی اللہ حضرت شاہ شبیر محمد قادری رح مشہور ہیں۔ آپ کا مزار گھر یار علاقہ لودھیانہ پنجاب میں ہے۔ اور بارہ اعوانوں سے شاہ یعقوب ولنصیر الدین بھی مشہور ولی اللہ گذرے ہیں اور ان کے علاوہ اور ولی اللہ بھی قوم اعوان سے ہوئے۔ جنکا ذکر کرنا موجب تطویل کتاب کا ہوگا لہٰذا وہ توقف میں رکھکر یہ ارقام کرتا ہوں کہ ہمیشہ اور ابتدا سے اعوان اخذ بیعت اہل اللہ سے مشرف ہوتے آئے ہیں اور آجکل بھی وہ طریقہ رکھتے ہیں آجکل سلسلہ نقشبندی۔ اور چشتی۔ و سہروردی وغیرہ سلاسل صوفیہ میں بھی بیعت کرتے ہیں۔ +

یہ عاجز فقیر نور الدین سیلمانی غفرلہٗ مولف کتابہذا کہتا ہے۔ کہ اس عاجز کے علاوہ ماجدہ حضرت خواجہ حاجی نور محمد سلیمانی نقشبندی مجددی غفرلہٗ اجرائے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اہل بلید بیٹھے ہیں۔ آپ کی خدمت میں بہت اعوان دست بیعت رکھتے ہیں اور مقاصد دارین کو پہنچتے ہیں خدائے تعالیٰ ذات برکات حضرت ممدوح کی مجھ پر اور اعوانوں پر خصوصاً اور عوام اہل اسلام پر عموماً سلامت باکرامت پائیدار فرماوے۔ آمین +

فصل پانزدہم در ذکر انتساب والدین

اس فصل میں یہ بحث ہے۔ کہ باب نسب میں انتساب باپ کی طرف سے

www.Awans.com.pk

ہوتا ہے۔ یا والدہ کیطرف سے ہوتا ہے۔ پس جاننا چاہیے۔ کہ مولانا عبدالحئی لکھنوی کتاب مجموعۃ الفتاوی جلد دوم صفحہ ۲۳ مطبوعہ شوکت الاسلام لکھنؤ میں یہ استفتاء کا جواب فرماتے ہیں کہ باب نسب میں اصل یہ ہے کہ انتساب باپ کی طرف سے ہوتا ہے نہ کہ ماں کی طرف سے۔ پس جس کی والدہ سید کی بیٹی ہو۔ اور باپ اوسکا سادات سے نہ ہو۔ اوسکو اگرچہ من وجہ شرافت حاصل ہو گی اور بہ نسبت ان لوگوں کے جن کے والدین غیر سادات ہوں کسی قدر فوقیت ہوگی مگر وہ شخص اپنے کو سید نہیں کہہ سکتا۔ اور نہ اپنے حسنی حسینی لکھ سکتا ہے۔ اگر سید کہلائے تو غیر قبیلہ میں داخل ہونا اور اپنے آبائی سلسلہ کو ترک کرنا سخت گناہ ہے ۔

بعض روایات میں ایسے شخص پر جو اپنے سلسلہ پدری کی طرف انتساب ترک کر کے دوسرے فرقہ میں داخل ہو لعنت وارد ہوئی۔ اور بعض میں فقط کفر کا اطلاق آگیا ہے۔ یعنی کفر عملی کے تفصیل اس کی کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر لابن حجر المکی وغیرہ میں موجود ہے ۔

اور شرح غرر میں ہے:۔ الولد یتبع الاب فی النسب لانہ للتعریف والام لا تشتھر ویتبع خیرھما فی الدین رعایۃ لجانب الولد اور بحر الرائق میں شرح قول صاحب کے (الولد یتبع الام فی الملک والحریۃ والرق والتدبیر والاستیلاء والکتابۃ) مرقوم ہے۔ قید بالتبعیۃ فیما ذکر لان عن النسب فانہ للاب لان النسب للتعریف وحال الرجال مکشوف دون النساء حتی لو تزوج ھاشمی امۃ انسان فانت بولد فھو ھاشمی تبعا لابیہ رقیقا تبعا لامہ کما فی فتح القدیر وھذا احتراز عن الدین فانہ یتبع خیرا لابوین دینا لانہ انظر لہ۔ اور طحطاوی حاشیہ در مختار میں ہے۔ قولہ ولا فی نسب ای ولا یتبع امہ فی نسب ھذا نص صریح فی ان الشریفۃ لیس بشریف وان کان لہ شرف حموی ۔

اور ابن عابدین شامی رد المختار میں لکھتے ہیں:۔ من کان لہ ولد امہا علویۃ وابوہ عجمی یکون العجمی کفوا لھا وان کان لھا شرف لان

النسب للآباء ولذا اجاز دفع الزکوٰۃ الیها ۔ ٭

اور ہدایہ میں ہے: ۔ لو اوصے لاھل نسبه او لجنسه فالنسب عبارة عمن ینسب الیه والنسب یکون من جهة الآباء وجنسه اهل بیت ابیه دون امه لان الانسان یتجنس بابیه انتهی من غنیہ

اب فقیر نورالدین سلیمانی غفرلہ کہتا ہے کہ اعوان علوی کا رشتہ سادات وصدیقی و فاروقی وعباسی وراجپوت وغیرہ قبائل سے ہوا ہے اگرچہ لوگ والدہ غیر اعوان علوی سے ہوئے ہیں۔ مگر انتساب ان کا باپ کی طرف سے علوی مقرر کیا گیا۔ اور والدہ کی طرف سے من وجہ انسان کسی قدر فوقیت۔ اور عدم فوقیت بھی رکھتا ہے۔ لیکن تاہم نسب نامہ اعوان کا پدری نسب سے مقرر کیا گیا ہے اور مع ہذا نسب نامہ مادری بھی لکھا گیا۔ خصائل وعادات وحلیہ میں گاہے تاثیر باپ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور گاہے مادر سے ہوتی ہے اور گاہے تاثیر والدین کی ولد میں ظہور ہوتی ہے۔ پس آجکل کے اعوان عرب سے کچھ خصائل و عادات وحلیہ نہیں رکھتے ہیں بسبب ہندی کار خانہ ان میں دخیل ہو گیا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ انتساب مادری انکا آخر اہل ہند سے ہو گیا۔ اور صحبت سب اہل ہند سے ہو گئی۔ پس بسبب رشتہ وصحبت اہل ہند کے اعوانوں کی عادتیں وخصلتیں وصورت وشکل اہل ہند سے ملگئیں اب کوئی پیمانہ تمیز کا ان میں اور ہندیوں میں نہیں رہا۔ ہاں سلسلہ نسب پدری اعوان کا علوی عربی مشہور چلا آتا ہے۔ اور اسی نسب نامہ پر اس اعتبار کو مقرر رکھا گیا کہ اعوان علوی عربی قوم سے ہیں ٭

فصل شانزدہم در ذکر زکوٰۃ بنی ہاشم

اس فصل میں یہ ذکر مرقوم کیا جائیگا۔ کہ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینے کا کیا حکم ہے خصوصاً قوم اعوان کو زکوٰۃ اور نذر و صدقہ فطر وعشر وکفارت وصدقہ نفل دینا لینا کس طرح ہے۔ پس جاننا چاہیے کہ اعوان اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ

www.Awans.com.pk

بتاتے ہیں۔ اور کتب تواریخ سے بھی قطب شاہ جد اعلےٰ اعوان کا علوی نسب سے ہونا مروی ہوا ہے۔ پس یہ قوم بنی ہاشم سے ہوئی۔ اور ہاشمیوں کو زکوٰۃ و نذر و صدقہ فطر و عشر و کفارت لینا اور ان کو دینا حرام ہے۔ اس مسئلہ کو بحوالہ حدیث و فقہ کے تسطیر کرتا ہوں۔ کتاب ہدایہ جلد اول صفحہ باب الزکوٰۃ فصل مصارف الزکوٰۃ میں ہے :۔ ولا تدفع الی بنی ھاشم لقولہ علیہ السلام یا بنی ھاشم ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم غسالۃ الناس واوساخہم وعوضکم منہا بخمس الخمیس بخلاف التطوع لان المال ھٰھنا کالماء یتدنس باسقاط الفرض اما التطوع بمنزلۃ التبرد بالماء وھم آل علی وآل جعفر وآل عباس وآل عقیل وآل الحارث بن عبد المطلب وموالیہم واما ھؤلاء فلانہم ینسبون الی ھاشم بن عبد المناف ونسبۃ القبیلۃ الیہ انتھٰی من عینیہ ؎

یہاں سے معلوم ہوا کہ آل علیؑ کو زکوٰۃ وغیرہ صدقات فرضی و واجبی حرام ہیں۔ اور آل علی سے دو اقوام منسوب ہیں۔ ایک سیدات جس میں سید بخاری وبیرو وغیرہ حسنی و حسینی شامل ہیں۔ سید کو صدقات فرضی و واجبی حرام ہیں ؎

دوسرے علوی جس سے قطب شاہی اعوان وغیرہ قبائل ہیں۔ سب گروہ ہائے اعوان قطب شاہی علوی کو صدقات فرضی و واجبی لینے حرام ہیں انہی میں کھوکھر و چوہان و گلشاہی و گوہری وغیرہ طائفہ اعوانیہ پائے جاتے ہیں ؎

اور آل جعفر میں جعفری قریشی ہیں۔ اور آل عقیل میں عقیلی قریشی ہیں۔ اور آل حارث میں حارثی قریشی ہیں۔ ان سب کا وہی حکم ہے۔ اور آل عباس سے بھی عباسی بھی یہی حکم رکھتے ہیں ؎

اور ابولہب کی اولاد اس حکم سے مستثنےٰ کی جاتی ہے۔ لقولہ علیہ السلام لاقرابۃ بینی و بین ابی لھب۔ ولیکن ظاہر حکم بنی ہاشم کا عام ہے۔ بنی لہب بھی اُس میں سے پائے جاتے ہیں ؎

اور قوم بلوچ اپنے آپ کو حضرت امیر حمزہ بن عبد المطلب ہاشمی سے بتاتے

ہیں۔ اور حمزہ کی اولاد سے ہونا اونکا اپنا دعویٰ ہے۔ تو وہ بھی صدقات
فرضی و واجبی سے محروم ہوتے۔ ولیکن اہل تواریخ کا اکثر یہ قول ہے کہ یہ بنی
ہاشمی نہیں۔ اور نہ امیر حمزہ کی اولاد ہیں بلکہ سندھی و بلوچ ہیں دو قوم
ہند اولاد سیام نام شخص سے ہے۔ جس کے نام سے ملک سندھ آباد ہے
اور سیام بیٹا عامر بن کوش بن حام بن نوح علیہ السلام سے تھا یہ ہر دو
اقوام اہل ہند سے ہوئے کما ذکرنے [illegible] جلد اول المجرس خاندان عام
صدالہ۔ مصنفہ مرزا [illegible] کاظم برلاس مرادآبادی۔ مطبوعہ [illegible] مرادآباد میں
اور اسکی عبارت باب [illegible] ذکر سندھ میں مرقوم ہے۔

اور ذکر زکوٰۃ بنی ہاشم کا سب کتب فقہ باب مصرف میں مفصل مرقوم ہے
اور مسئلہ خمس بنی ہاشم کو سب فقہا نے کتاب السیر باب الخمس و الغنیمۃ میں لکھے
ہیں ناظرین اُن سے مطالعہ فرماویں۔ اور روایت ابو عصمہ کی جواز میں جو مروی
ہے وہ خلاف اہل متون دقہا دیے گئے ہے کیونکہ ظاہر روایت میں شک
نہیں ہوتا۔ اور خلاف اسکے روایت معتبر نہیں مانی جاتی۔ تمام علماء [illegible] وغیرہ
فتوے عدم جواز زکوٰۃ بنی ہاشم کا دیتے آتے ہیں۔ اور در [illegible] کسی ضعف
ہے۔ اور حرمت اسکی کسی زمانہ سے مقید نہیں وجہ اسکی دو شکل میں
اول یہ کہ صدقات وسخ یعنی میل۔ دوم تقرر خمس الخمس اس زمانہ میں اگرچہ بنی ہاشمی
کو خمس الخمس نہیں ملتا ہے۔ اور یہ دوسری وجہ اب موجود نہیں۔ ولیکن تاہم
وجہ اول وسخ کی موجود ہے اور وسخ کھانا اہل شرف کا کام نہیں۔ پس ضرور حکم
حرمت کا باقی رہیگا۔ اہل سادات و علوی و اعوان و عباسی و عقیل و جعفری جو ہاشمی
ہاشمی قریش کو فرضی و واجبی صدقات دینے لینے جائز نہیں۔ اگرچہ مفلس بھی ہو ویں
ہاں صدقہ نفلی ایک بنی ہاشم کو جائز ہے چونکہ سلسلہ نسب کا باپ کی طرف سے
منسوب کیا جاتا ہے۔ لہذا بنی ہاشم کو یہ حکم ہوا۔ کہ اگر کسی کی والدہ قبیلہ ہاشمی سے ہے
اور باپ ہاشمی ہو تو اسکو بنی ہاشم قرار نہیں دیا جائیگا۔ اسکو [illegible] صدقہ [illegible] جائز ہے
غرضیکہ شرع نے صدقات کو وسخ فرمایا۔ اور ہاشمی کو شریف فرمایا ہے۔ پس وسخ کھانا
اہل شرف کا کام نہیں۔ اور دوا و تعویذات کلام سے کچھ حاصل کرنا وہ حکم اُجرت

www.Awans.com.pk

میں جو نسب ہے وہ صدقہ نہیں ہوتا۔ کما فی الاحادیث والفقہ +

فصل بست و ہشتم در ذکر عمل کلام اعوان

جاننا چاہیے کہ کتاب بحر بن ہاشمی کی جو ضلع پنجاہ دوازدہ ہزار سے منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ گوہر علی ابن قطب شاہ رحمۃ اللہ چون در پنجاب رونق افروز شدند تو بعد ایشان شیر را طلب کردند۔ واہل شہر را طمع نمودہ استعمال مے نمودند۔ پس مو شے ایشان را ضرر سے تصرف بعض شیاطین شدہ۔ نزد جناب آوردند۔ ایشان کفش خود را گرفتہ زدند و گاو بحرمت تمام برداشت۔ تا کہ زدند بحکم فرمود کہ چوں مو شہ یکے از شمار سے مبتلا شود کلام شریف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خواندہ آن را علیین زنی نماید۔ پس ہمچنین کردند۔ ہر کہ بیمار بودے صحت یافتے۔ دیگر بجا یکے شیر از پستانش خون آمدے تا باین رقیہ شیر شدے انتہیٰ +

اب فقیر نور الدین سلیمانی عفی عنہ کہتا ہے کہ عمل کلام کا برحق ہے۔ اور اسکی تاثیر ہوتی ہے۔ ہمارے زمانہ میں اکثر انگریزی تعلیم یافتہ وغیرہ لوگ عمل کلام سے شبہ کرتے ہیں۔ وہ بے علم ہیں۔ ان کو اس سے کچھ مس نہیں ہوتی ہے وہ انکار یا شبہ کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے سپارہ انیسویں پاؤ رابع۔ سورہ نمل۔ رکوع دوم ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام و بلقیس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ فرماتا ہے :۔

قال یا ایھا الملاء ایکم یاتینی بعرشھا قبل ان یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی علیہ لقوی امین قال الذی عندہ علم من الکتب انا اتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک فلما راٰہ مستقرا عندہ الخ +

مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی ترجمہ قرآن زیر آیۃ مذکورہ راوی ہیں کہ علم کتاب یعنے اللہ کے اسماء ہیں۔ اور کلام کی تاثیر دالا آصف بن برخیا سلیمان علیہ السلام کا وزیر تھا۔ انتہیٰ +

اور حدیث شریف میں آیا ہے :۔ رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فی الرقیۃ رواہ صاحب الحصن بحثاً فی کتاب الطب ۔
اسماء الٰہی و آیات قرآنی و کلام نبوی سے کلام پڑھنا اور تعویز گنڈہ ان سے کرنا سلف سے منقول چلا آتا ہے۔ اور وہ رقیہ جس میں مضمون شرک کا ہو وہ کرنا جائز نہیں۔ اور کلام کا پڑھ کر پھونکنا یہ عمل سب طریق سے بہتر ہے۔ اور غالباً لکھے ہوئے تعویذ گنڈہ کا احتمال بے ادبی کا ہوتا ہے۔ اور کلام کا استعمال الا ضرورت کے وقت مسنون ہے۔ اور ہر وقت اس کا کرنا باطل ہے۔ شریعت محمدی میں ہر وقت تعویذ گنڈہ استعمال کرنا لغو ہے۔ ہاں ضرورت کے وقت مسنون ہے۔ اور جو کچھ عمل کلام و طب دوائیہ سے مال لیا جاتا ہے وہ حکم اجرت کے ہوتا ہے۔ نہ بمنزلہ صدقات کے۔ جیسا کہ یہ حدیث شریف اجرت رقیہ پر دلالت کرتی ہے۔ عن ابی سعید الخدری قال بعثنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثلاثین راکباً فی سریۃ فنزلنا بقوم فسألناهم ان یقرونا فابوا فلدغ سیدھم فاتونا فقالوا فیکم احد یرقی من العقرب فقلت نعم ولکن لا ارقیہ حتی تعطونا غنماً قالوا فانا نعطیکم ثلاثین شاۃ فقبلناها فقرأت علیہ الحمد سبع مرات فبرء و قبضت الغنم فعرض فی انفسنا منها شئ فقلنا لا تعجلوا حتی نأتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما قدمنا ذکرت لہ الذی صنعت فقال وما علمت انها رقیۃ اقسموها واضربوا لی معکم لها رواہ ابن ماجہ وغیرہ ۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمل کلام کا کرنا جائز ہے اور کلام کی تاثیر سے امراض دفع ہو جاتی ہیں۔ اور اس پر اجرت لینا جائز ہے اور وہ مال حکم اجرت میں داخل ہے نہ صدقات میں۔ اور تعلیم قرآن و فقہ و اذان و نماز و حج و جنازہ وغیرہ عبادات سے مختلف ہے۔ سلف کے نزدیک جائز نہیں۔ اور متاخرین بلخ وغیرہ کے نزدیک جواز کا فتوے دیا گیا ہے ۔

پس ان عبارات سے گوہر علی اعوان کا عمل کلام کرنا شرع میں ثابت و محقق و ماموربہ نکلا۔ جو لوگ اس عمل پر شبہ کرتے ہیں وہ بے علم ثابت ہوئے معلوم ہوا کہ منکران کلام شریف کے حکم اللہ دینی سے جاہل ہیں خدا کی کلام و رسول

www.Awans.com.pk

سے سلف بھی منقول کرتے آئے ہیں کہ رقیہ کرنا برحق ہے۔ اور تاثیر رقیہ کی ضرور ہوتی ہے۔

کتاب افضل المقال مطبوعہ انوری پریس لکھنؤ میں حکیم محمد فضل اللہ صدیقی لکھنوی لائے ہیں کہ اطبا رجال دو قسم کے ہیں۔ ایک روحانی۔ دوسرے جسمانی۔ طبیب جسمانی حکما یونانی و بیدک دانایان ہند یا نو چینک سرجن ڈاکٹر ہو چینک سرجن ڈاکٹر یونانی معالج و دیسی معالج ہیں یہ لوگ ادویات سے دوا کرتے ہیں اور روحانی طبیب بھی چار قسم کے ہیں۔ بعضے وہ ہیں کہ دعائے ماثور یا منتر وغیرہ سے علاج کرتے ہیں۔ اور بعضے مرض بیمار کو اپنے اوپر بذریعہ جذب کے کھینچ لیتے ہیں۔ اور بعضے لوگ پُر اثر چیزیں کاغذ میں لکھ کر بالخاصہ مرض دفع کرتے ہیں۔ اور بعضے سکون روحی کا عمل کرتے ہیں۔

فصل ہشتدہم در ذکر جنگ ہائے اعوان

کتاب میزان ہاشمی و میزان قطبی و خلاصۃ الانساب وغیرہ سے یہ منقول ہے کہ مورث علی علویوں کے حضرت علی المرتضٰے رض بڑے پہلوان تھے۔ اور عہد اسلامیہ میں ہمیشہ کفار کے ساتھ جہاد فرماتے رہے۔ اون کے جنگ سب کتب عربی فارسی و پنجابی وغیرہ میں مفصل مرقوم ہیں۔ ان کے بعد اُن کے بیٹے عباس علمبردار لشکر امام حسین علیہ السلام کے ہو کر جنگ کربلا میں شہید ہوئے اسی طرح اُن کے بھائی امام محمد حنفیہ و عمر اطرف وغیرہ بھی مجاہد رہے ہیں اور جد اعلیٰ اعوان کے حضرت عون قطب شاہ رح بھی مجاہد ہوئے ہیں۔ یہ حضرت باقاعدہ ایک لشکر کشی کی صورت سے براستہ ہرات کے بغداد سے ہند کو آئے۔ اور پنجاب کے اہل ہنود سے بہت جہاد کیا۔ اور ہزارہا ہندوؤں کو مشرف باسلام کیا اور عبداللہ گورڑا و محمد کندلان و کھوکھر و چوہان و کلگان وغیرہ فرزندان عون کے سب مجاہد تھے سب نے پنجاب میں اہل ہنود کے ساتھ جہاد کیا۔ اور ہزارہا لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔ ان میں سے گورڑا کا سلسلہ کوہستان نمک کی شرک خوشاب تک

پر جہاد کرنا مشغلہ تاریخی آج تک بنا بر گو رہا چلا آتا ہے ۔

اور کھوکھر کا مقام گڑانہ درمیان دریائے جہلم و چناب کے راجہ ہیں۔ کھوکھر سے جنگ کرنا مشہور ہے۔ رانی بھرتھ نامہ اودھی جنگ میں کھوکھر سے پکڑی گئی تھی۔ غرضیکہ اعوانوں کا مجاہد ہونا قدیم سے چلا آتا ہے۔ بلکہ یہ کام آج سے بہت اچھے خوشنما ۔

مسٹر رابسن صاحب نے کتاب مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء میں یہ لکھا ہے کہ اعوان اگرچہ اپنا چال چلن دانشمندی کی بنا پر اور کفایت اور حساب دانی پر رکھتے ہیں مگر اکثر اوقات نہایت [illegible] ہو کر نہایت احمقانہ درشتی کر بیٹھتے ہیں۔ کینہ توز بھی ہیں۔ اور قومی جھگڑوں کو مدتوں تک نہیں بھولتے۔ اور بدلہ لیکر چھوڑتے ہیں۔ حسب وقت ناحق کسی کی گرفتاری کا حکم ہو تو وہ فساد اور قتل تک نہیں رکتے۔ ان خاصیتوں کی وجہ سے ان کے فرقے بالکل جدا جدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک گروہ کا ایک سردار ہوتا ہے۔ گو جدا جدا فریق میں کچھ رابطہ اتحاد نہیں ہوتا مگر انہیں شک نہیں کہ اپنے اپنے گروہ والوں سے ہر ایک توقع اور امداد کی امید رکھتا ہے پیچھے تو ہر ایک کے رفیق کی اولاد اسی میں رہتی تھی۔ اور اسی کے معاون اور مددگار ہوتے تھے جبکہ انکے باپ دادا۔ مگر آجکل کے نوجوان اپنی پارٹی کو چھوڑ کر دوسری میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور اس امر کی کچھ پرواہ نہیں کرتے کہ وہ ہمارے باپ دادا کے دشمن تھے۔ مگر اس سے سخت ناراضگی پھیلتی ہے چنانچہ اسی بات پر باپ بیٹے کو عاق کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ بہادر۔ پرجوش قوم ہیں مگر پرلے درجے کے کاہل اور سست ہیں۔ غیر معمولی طور پر جھگڑالو اور بے ہنگام ہیں جس کی وجہ سے مدت ہائے مدید تک فسادوں کو زندہ رکھتے ہیں جس میں ہمیشہ کسی نہ کسی فساد میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور ان کے معمولی جھگڑوں سے بڑی لڑائیوں کی نوبت پہنچتی ہے۔ جس سے اکثر سروں کا پھٹنا کوئی عجیب امر نہیں مذکورہ حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آجکل یہ قابل تعریف نہیں ۔

اور جغرافیہ ضلع شاہ پور مرتبہ لالہ جیا رام مطبوعہ مفید عام لاہور میں ہے کہ اعوان بڑے بہادر ہیں۔ تیجہ عوان سے ان کے بڑے معرکے رہے۔ ان کے مزاج میں لڑاکا پن بہت ہے۔ مدتوں تک کینہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح لڑائے لوگوں سے بھی آج

www.Awans.com.pk

بڑے بڑے معرکے ہوئے ہیں۔ اور پہاڑی کل علاقہ جو عون کا تھا۔ آدان لوگوں نے
زور پکڑ کر انہیں زیر کیا۔ اور ان کا علاقہ چھین لیا۔ آجکل کل پہاڑ کا علاقہ جو ضلع شاہپور
میں ہے انہیں آدان کا ہے ۔

فصل نوزدہم در ذکر نشہ اعوان

اس فصل میں یہ ذکر مرقوم ہوگا کہ اعوان نشہ رکھتے آئے یا نہیں۔ اور نشہ لینا شرع میں جائز ہے یا نہیں۔ پس جاننا چاہئے۔ کہ کتاب میزان ہاشمی کی جو ہر نجاہ دو وازدہ ہزار سے ملخصاً یوں منقول ہے۔ کہ حضرت عبداللہ گوہر علی ابن قطب شاہ رحمۃ اللہ قبل در مذہب اہابیہ شیعہ بود۔ از وعظ و صحبت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی در مذہب اہل سنت والجماعت آمد۔ و او عادت افیون خوردن داشت بود شیخ عبدالقادر پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ البشان را از اکل افیون امتناع فرمود او عذرے نمود کہ ترکش از جملہ محالات عادیہ ہست۔ زیرا کہ ترکش بیر ساند صاحب عادت را بسوے موت لانہ خرق لاغشیہ خروقاً لا یسدھا غیرہ علی ما لا یخفی۔ پس آنجناب پیر جیلانی رحمۃ اللہ فرمود یجب علیک الله یرحم فی تنقیصہ شیئاً فشیئاً حتی یزول نوع العلۃ بہ من غیرہ ان تشعر لان الفقہاء قد صرحوا بان صاحب العادۃ ان علم الهلاك بعدم الاكل قطعاً حل له بل وجب لاضطراره الی ابقاء روحه کالمیتۃ للمضطر فان ترك ذلك فهو فاسق آثم ۔ پس گوہر علی عبداللہ ازین تقریر آن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خوشدل شدہ گفت :- الحمد للہ علی نعماء الشاملۃ و آلاء الکاملۃ ۔ و شروع نمود تنقیص خوراک معتادہ را و سے گذرانید روز و شب در تنقیص او و کوشش تمام ماند تا کہ بیمن و توجہ آنجناب پیر غوث جیلانی رحمۃ اللہ در اندک مدت ترک کرد اکل افیون را و چون نشہ افیون را تمام ترک داد بمرتبہ قطب عالم رسید و از اولیاء اللہ شد ۔ و علوم بہیہ گشت ۔ تا بحد اہل و عیال خویش در یمن آمد ۔ انتہی من عنبر ملخصاً مطبوعہ مصر ۔

نشہ افیون کا اعوان آزماتے نہ تھا۔ جب اُنہوں نے ترک کیا تو ولی اللہ قطب عالم
ہوگئے۔ پس یہاں سے ثابت ہوا کہ ہر شے نشہ دار استعمال کرنا جائز نہیں۔ اور
اس خبیث عادت کو درجہ بدرجہ تخفیف سے چھوڑ دینا لازم ہے۔ آجکل کے اعوان افیون
کے اور شراب و پوست و بھنگ و چرس کے عادی قلیل فرد ہیں۔ انشاء اللہ ان کو ان
سے بچا دے۔ اور کچھ از نوین عہدی کی بدعت نشہ تمباکو کے اعوان بہت سخت
عادی ہو گئے ہیں۔ اور مال اسراف تمباکو پر کرتے ہیں۔ اللہ اس سے بھی پناہ میں
رکھے ؂

کتاب درالثمین سے حضرت عتبی الامین۔ مطبوعہ احمدی دہلی۔ حضرت شاہ ولی اللہ
مفسر و محدث و فقیہ و عارف دہلوی فرماتے ہیں اخبرنی سیدی الوالد قال
کان رجلا من اصحابنا لا یعید التنباک ولکنہ کان قد جاء القدرۃ لا
متباک فرأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم او الیقظۃ لا یدری
ای ذلک کان مقبلا الیہ ثم اعرض و خرج من ذلک المکان قال
فشدد فشددت الیہ و قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذنبی
فقال فی بیتک القدرۃ و نحن نکرھہا ایضا اخبرنی سیدی الوالد
قال کان رجلان من الصالحین احدھما عالم عابد والآخر عابد لیس
بعالم فرایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ساعۃ واحدۃ علی صورۃ
واحدۃ کانہ اذن للعابد ان یدخل فی مسجدہ ولم یاذن للعالم
فسأل العابد بعض القوم عن ذلک فقال ھو یبیع التنباک والنبی صلی
اللہ علیہ وسلم یکرھہ فلما کان الغد دخل علی العالم فوجدہ
یبکی لما رای لیلۃ فاخبرہ عن السبب فتاب عن ساعتہ ثم رأیا
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اللیلۃ الآتیۃ علی صورۃ
واحدۃ کانہ اذن للعالم و قربہ منہ۔ انتہی من عین صف ؂

یہاں سے معلوم ہوا کہ تمباکو کا استعمال کرنا۔ حقہ وغیرہ سے معیوب ہے۔
اور اس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نفرت ہے۔ پس بہت سخت افسوس ہے
کہ حضرت علماء و فقرا وغیرہ یہ استعمال کرتے ہیں؂ —

جس بہتے ہوئے عالم فاضل ہویا فضل الٰہی
ہک علم نے عمل کرن اک بھرن تنب اکو جائی
تنب کو دالا وانگ تھیہ ادھی راتیں اٹھے
جو بدبخت لوں ظالم کردے دو جہانیں ستھے
جاہلاں لوں کی دوس دیواں جدعلماں ڈاہے تھن
بعد نماز وظیفہ دے قتال دلی جتھے ردلن
بھٹھ اونہاں دا علم ہے جس پڑھ کے عمل نہ کیتا
بدبخت سنے اسرار وہ گردن لاہو جیتا

یہ تمام اعوانوں اور سب مسلمانوں کو لازم ہے کہ شراب و افیون و بھنگ و تمباکو و پوست و چرس وغیرہ اشیاء بدعت نشہ دار سے پرہیز کیا کریں۔ مولانا شمس الدین کا یہ قول ہے:۔

جس عاشق ہوں بس اپنی خدا کا — کہ خلاف نبی کا ہے دشمن خدا کا

ماخوذ از کتاب اتحاد شریعت مطبوعہ نارائن دہلی

فصل بستم در ذکر علم شریف اعوان

اصحاب سنجیدہ مستعان اوراق ہذا کی خدمت والا میں عرض ہے کہ اس فصل میں ذکر علم شریف اعوان کا ہے۔ پس جاننا چاہیے کہ علم سیکھنا تمام امور سے افضل و اشرف و ضروری ہے۔ اسی علم کی دولت سے آدم علیہ السلام نے سب ملائکہ پر شرف فرمایا ہے۔ جیسا کہ ذکر آیۃ قرآنی وعلّم آدم الاسماء کلّھا سے مفہوم ہوتا ہے۔ اور حکم نبوی صلے اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ وارد ہے۔ اس علم شریف سے متقدمین علوی پورا حصہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت علیؓ و عباسؓ و عبیدؓ و حسنؓ و حمزہ وغیرہ علوی سب اہل علم تھے۔ اور پہلے علوی مذہب میں کتب اہل سنت والجماعت پڑھتے تھے۔ اور پھر کتب مذہب شیعہ امامیہ پڑھنے لگے۔

www.Awans.com.pk

اور ہر زمانہ میں ہر ایک معتقد مانا جاتا تھا۔ اور اکثر کتب انکی تالیف سے نشر و شیوع میں تصنیف ہوئی ہیں لیکن عہد قادریہ میں بغداد سے پیر جیلانی رحمۃ اللہ کا جلوہ گر ہونا تھا کہ یہ لوگ پیر کا وعظ سنکر اہل سنت و جماعت ہوئے۔ اس روز سے پھر کتب سنی کی پڑھنے لگے۔ اور آخر زمانہ میں اگر دن بدن ان میں علم کا تنزل شروع ہوا۔ اور علم کہیں تھوڑا اعوانوں میں رہ گیا۔ آخر اعوان آخر اس شرف علم سے محروم ہو گئے۔ اور زمانہ جہل کا ان پر چھا گیا ہے بسبب جہل کے سب شرافت کے دعووں سے محروم ہو گئے۔ آج کل ان میں چند افراد ذی علم دیکھے جاتے ہیں خصوصاً اعوانوں میں بڑے ذی علم و صاحب ریاست **حکیم غلام نبی** زبدۃ الحکماء الاہوری ہو چکے ہیں۔ انہوں نے حکمت یونانی و ڈاکٹری وغیرہ علوم پڑھ کر بہت سی کتب تصنیف فرمائی ہیں (اور بعد از ان فخر قوم اعوان مجسم لیاقت دار و شجاعت و سخاوت شعار وامیر نامدار زبدۃ الحکماء ڈاکٹر غلام نبی الاہوری کے فرزند رشید **حکیم حاذق مظفر حسین صاحب** ہیں) ان کو جو کچھ شرف حاصل ہوا ہے۔ وہ سب بدولت علم شریف کے ہے۔ پس تمام اعوان اور سب مسلمانوں کو ادھر توجہ ضرور کرنی چاہئے۔ اور علم دینی و دنیاوی دو نو قسم کا حاصل کیا کریں صرف دنیاوی علم پڑھنا۔ محض تعلیم انگریزی یافتہ ہونا اہل اسلام کو مضر ہے۔ چاہئے کہ لیتے والدار یا رسمی علوم سے بھری ہوئی نہ ہو دیں۔ ان میں دین کی کتابوں کا بھی ہونا چاہئے۔ بلکہ دو نو علوم دین و دنیا سے بہرہ ور ہونا چاہئے۔

کچھ دین کی کتابیں بھی اسلامیہ مدرسہ سے تعلیم پانا چاہئے۔ تاکہ حکم الٰہی دنیوی و سلف کے عقائد و اعمال خبردار ہو جاویں۔ اور پھر ادائے حقوق اللہ و حقوق الرسول و استاذ و عباد اللہ سے دریغ نہ کریں گے۔ اس صورت سے اہل علم دین کے ہو دیں گے اور علم دنیاوی سے دنیا کا روزگار تلاش کر کے حاصل کریں گے۔ یا اللہ سب مسلمانوں کو جہل و تعصب سے بچا۔ اور دین و دنیا میں کامیاب فرما۔ اور یہ کتاب تاریخ اعوان جناب حکیم صاحب موصوف کے حکم سے لکھی جاتی ہے۔ آپ علم کے بڑے قدردان ہیں خرچ اس کتاب کا سب اپنے ذمہ لیا ہے۔ قوم اعوان کو ان کا ممنون احسان ہونا چاہئے جن کی

نوٹ۔ حکیم صاحب مرحوم کے دو صاحبزادے میاں حکیم مظفر حسین اسد علی فضل ہیں۔

ذاتِ سے اعوان کا نسب نامہ و تواریخ از سر نو ملک ہندوستان میں روح پھونک کر تازہ
دیا گیا ہے - راقم ہذا کا حوصلہ اس تاریخ کی تالیف کرنے کو آپ نے بڑھایا ہے -
اللہ اُن کو جوارِ رحمت میں جگہ دے - اور اُن کے اخلاف مفتخر قوم بنا دے -
تحقیق - اب اس باب اول کو یہاں ختم کیا جاتا ہے - و آخر کلامنا الحمد
لله رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین +

باب دوم

در اقوال سلسلہ نسب اعوان

ناظرین کی خدمت میں واضح ہو کہ اس باب میں یہ تحقیقات کی گئی کہ حضرت
قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے باپ واجداد کے کیا نام تھے - اور کس قوم سے تھے
اور کہاں انہوں نے نشو و نما پائی اور کہاں تک سلسلہ نسب ان کا چلتا ہے +

فصل اول سلسلہ نسب اعوانوں کا کیا ہے

بر ارباب بصیرت و اصحاب فطنت ہویدا باد کہ سلسلہ نسب حضرت
قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا بالاتفاق مؤرخین و نسابین ایک طرح سے ذکر نہیں
کرتے ہیں اور اس میں اختلاف بعید واقع ہے - اور اسی طرح امور نوادری بھی
الگ ذکر کرتے ہیں - اور اُن میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے - اس عاجز فقیر
نور الدین سلیمانی عفی عنہ کی یہ تحقیق ثابت ہوئی کہ بعض مورخین و نسابین نے
تحقیقات کا کام نہیں تحریر فرمایا - جو کچھ پہنچا وہی مقرر کر لیا - اور صحیح و غلط میں
میزان تحقیق کا قائم نہ کیا - پس بسبب غفلت کے اصل امر سے دور ہو گئے - اور
جو کچھ مقرر کیا وہ غلط مقرر ہوا +
اور بعض مورخین و نسابین نے تحقیقات ہر چند کی اُن کو صحیح احوال نہ پہنچا

www.Awans.com.pk

آخر جو کچھ پہنچگیا وہی مقرر کیا - اور نہ ہوتے سے اسی کا ہونا بہتر تصور کیا بس
بسبب معذوری عدم توجہ کے اصل امر سے آگاہ نہوئے اور جو کچھ تصور
کیا وہ صحیح نہ ہونے پایا ۔

بعض مورخین و نسابین نے حقیقت میں روایت کو تراش کر کچھ قرار دیا اور سلسلۂ نسب
اور تاریخ کو جو دل میں آیا منشا بنا کر اظہار کیا اور جو کچھ ہو سکا تیار کر کے کچھ نہ کچھ بیان رواج دیدیا بس سبب
تراشے جانے اور بنائے جانے اور جمع کر لینے کے یہ نتیجہ ہوا کہ اکثر ناواقفین راہ راست سے دور ہو گئے ۔

اور بعض مورخین و نسابین کو صحیح روایت بھی پہنچ گئی اور اصل امر بھی معلوم ہو گیا ہر چند یہ فریق
نظر آئے اور انکا سب احوال لکھنا مناسب جانا لہذا یہ علیحدہ علیحدہ فصلوں میں ارقام کیا گیا ہے
یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ انساب بنی آدم میں بہت اختلاف ہے اور جس قدر اہل عرب نے اس باب
میں کوشش کی ہے ظاہرا اور کسی نے حتیٰ کہ ایرانی عراقی وغیرہ نے نہیں کی بلکہ حفظ نسب اہل عرب کا علم
تکوین سے عرب کا مرتبہ عالی ہے جیسا کہ مولانا ابوالفضل عباس نے اپنی کتاب تاریخ ترک الغفلی کے باب اول میں مطبوعہ آگرہ
میں تحریر فرمایا اور یہ بات بھی یاد رکھنے کی قابل ہے کہ نسب نامہ عدنان سے بعد عدنان کے ہر چند صحیح مقرر کئے گئے ہیں
پھر بھی ان کی صحت میں کلام ہے کیونکہ نص قرآنی میں حکم حق تعالیٰ فرماتا ہے والذین من بعدھم
لا یعلمھم الا اللہ پارہ (۱۳) پاؤ (۳) - حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اس آیۃ مذکور کو پڑھتے - اور فرماتے تھے کہ کذب النسابون یعنی انساب
بنی آدم کا بیان کرنا اور پھر صحیح ہونے اوس نسب نامہ کا دعوے کرنا خلاف نص
قرآنی و کلام نبوی و اقوال اصحابی ہے - نیز آیۃ قرونا بین ذالک کثیرا کا گذر جانا
مصداق انا وجدنا احد اًیعرف ما وراءہ کا ہوتا ہے اور آباء لا یعرفون
فقہائے اسلام کا مسئلہ چلا آتا ہے - جیسا کہ اس مسئلہ کو نواب صدیق خان
بھوپالی نے کتاب الفرع النامی من الاصل السامی کے دیباچہ میں مطبوعہ صدیقی
کائن بھوپال میں ارقام فرمایا - اور کتاب لقطۃ العجلان میں بھی اس مسئلہ کو نواب
صاحب موصوف نے ذکر فرمایا ہے - اس عاجز نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی حتی
الامکان پوری تحقیقات سے کام لیکر آخر صحیح روایت پر اختتام کیا ہے - ممکن ہے کہ کسی
بھائی کی تحقیق بعید سے زیادہ ہو - کیونکہ نص قرآنی میں اللہ جل جلالہ فرماتا ہے
وفوق کل ذی علم علیم ط سپارہ (۱۳) پ۱ - اس عاجز کو جو روایات -

سلسلہ نسب حضرت قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ پہنچے ہیں وہ تقریباً پنجاہ روایات شمار میں آئی ہیں۔ اول ان کا بیان بہ سقم بھر تردید لکھوں گا۔ اور بعد اسکے جو روایات راقم کی تحقیقات سے پایہ صحت و اعتبار کو پہنچیں وہ درج کرونگا۔ اب اس فصل کو ختم کرتا ہوں۔ اور فصل دوم شروع کر کے امور تنقیح طلب کی فصل لکھوں گا ہوں ؛

فصل دوم اعوانوں کا قوم قبطی سے ہونا

کتاب تاریخ افغانی کے باب دہم ذکر قوم قبطی میں آیا ہے کہ بلک فرعون شاہ مصر قوم قبط سے تھا اور اسکی اولاد سے اعوان ہیں واقعی یہ قوم اولاد سلاطین اولوالعزم عالی خاندان سے ہے۔ آثار شجاعت و سخاوت و ریاست و نشان کارزار اور استقامت ان کے چہرے سے عیاں ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دریائے نیل میں غرق کیا بہت قبطی دین موسوی میں آئے۔ اور اس روز سے یہ جماعت کثیر شرف بدین پیغمبری ہوئے۔ آخر وہ لوگ دنیا میں متفرق ہو گئے۔ اور ہندوستان پہنچکر اعوان کہلائے۔ اور زراعت کر کے مالک اسپ و گوسفند و مال و اسباب ہوئے۔ انتہے ؛

منشی سعادت خان کی تاریخ فارسی خصائل السعادت نام فصل مصائب بنی اسرائیل صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ میں یوں مرقوم ہے کہ در تکملۃ الاطائف و تاج القصص چنین ایراد مے نمایند کہ فرعون در آغاز ایام در بلخ توطن داشت ناگاہ شدت قحط چنان مستولی شدہ کہ برخے ہلاک شدند واکثرے فرار را برقرار ترجیح دادند۔ فرعون بنواح خراسان رفت و بولایت توشیح ہرات گذر کرد و آنجا ہامان خبازی مے کرد فرعون برائے خریدن نان بدکان ہامان رفت۔ ہامان از علم کہانت و نجوم کتب متقدمین دریافتہ بود کہ شخصے بچنین شکل و شمائل در مصر حکومت بادشاہی خواہد کرد و ہامان وزیر وے باشد۔ مترصد وقت بود کہ کے بیاید۔ چون نظر ہامان بر فرعون افتاد صورت اورا بہانگر در قوت متخیلہ وے مصور گشتہ بود موافق یافت پرسید کہ از کجا مے آئی و بکجا خواہی رفت۔ فرعون

www.Awans.com.pk

گفت کہ از بلخ مے آیم و بمصر خواہم رفت ظن او مبدل بہ یقین شد پس بہ تجنید برو
جملہ علاماتش را بعلم کہانت دریافتہ بود راست و درست یافتہ بہ رفاقتش در
مصر شتافت ہر گاہ داخل مصر شد۔ فرعون خروار فالیز یعنے خربزہ بقیمت داد و
ہامان را بہر فروخت در بازار فرستاد۔ چون ہامان انبار خربزہ در بازار برد خریداران
ہمہ با دست بدست بردند۔ قیمت را بفردا موعود ساختند تا آنکہ ہامان کیسہ تہی
و دل پر درد باز آمد و امر وقوعے را بفرعون باز گرد۔ روز دوم فرعون فالیز بدست
آوردہ خود در بازار مصر رفت ہموں آش در کاسہ دیدے بنیل مرام باز پس گردید۔
گفت کہ این شہر نا پرسان است با این مردم طریق دیگر باید نمود۔ الغرض انبار
خربزہ را بدست یکے از ملازمان پادشاہے بعوض دو سلاح یکے برائے خود و
دیگر برائے ہامان بفروخت۔ و از انجا پگاہ بر آمد بگورستان قیام نمود ہر
جنازہ کہ بگورستان مے آمد از و یک درم مے گرفت تا مدتے بریں وتیرہ گذر کرد۔ و
مال و اسباب فراہم نمودہ از سلاح و غلام آراستہ شدہ بملازمت پادشاہ
شتافت۔ و پادشاہ باعزاز و اکرام در خدمت خود جا داد۔ ملک مصر چون فرعون را
در انتظام امور سلطنت ید طولے دید۔ امور مملکت باو تفویض نمود۔ در اندک از منہ
از کفایت شعاری او خزینہ جمع شد شاہ مصر فرعون را بلقب قطب الدولہ ملقب
ساخت۔ ہر گاہ مراتب او روز متصاعد گشت قدر و منزلت او بیشتر شد پادشاہ
باعزاز تمام نام او را فرعون نہاد۔ انتہے عبارتہ من علیہ ٭

اور اسی تاریخ خصائل السعادت مذکور کے صفحہ ۱۲۳ ذکر موسے علیہ السلام
میں یہ عبارت ہے فرعون از جملہ عمالق شام بود و نام فرعون ولید بن مصعب
طہیر بن رہیم بن آدم بن ہزیم بن مصعب بن حام بن نوح علیہ السلام بود و کنیت
فرعون ابو مرہ بود و فرعون را چہار صد سال ملک بود کہ بادشاہی میکرد ٭

اور تفسیر سورہ یوسف المسمی بہ بقر قمر مصنفہ مولانا معین الدین واعظ رحمۃ اللہ
کے خاتمہ صفحہ ۲۲۳ تحت تفسیر آیۃ انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ میں یہ فارسی
عبارت ہے۔ جبارے و ستمگارے و ظالم و قہارے از نتائج اسباط عمالقہ قطب
بن عمالک بمصر مستولی شود الی آخرہ ٭

www.Awans.com.pk

بعض مورخ اور نسّاب عبارات مذکورہ سے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ فرعون موسےٰ کی اولاد سے قوم اعوان ہے۔ اور قطب اُسی کا لقب تھا۔ اور شاہ سے مراد بادشاہی ہے۔ پس یہ معنے ہوئے۔ کہ فرعون جسکا لقب قطب ہے اور شاہ مصر تھا۔ اس کی اولاد سے وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو قطب شاہی بتاتے ہیں۔ حقیقت میں وہ اعوان قوم ہے +

اب یہ عاجز فقیر نور الدین سلیمانی کہتا ہے کہ یہ سلسلہ نسب صحیح نہیں۔ اور حقیقت میں یہ انتساب تراشا ہوا۔ اور بنایا ہوا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ فرعون اوس کو کہتے ہیں جو مصر کا بادشاہ ہو۔ اور وہ فرعون جو موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ اوسکا نام ولید۔ اور بعض قطب اور بعض لاطیس۔ اور بعض مصعب اور بعض اور ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اس کی ایک لڑکی تھی جس کا قصہ اکثر کتب اہل سیر لائے ہیں۔ اور کوئی اوسکا فرزند نہ تھا۔ جب اُس کی اولاد نہیں تو اعوان بھی اسکی نسب سے نہیں ہیں۔ اور غیر اقوام کے لوگ یہ نسب نامہ اعوانوں کا یاد کرتے ہیں۔ اصل اعوان کا کوئی فرد اس نسب نامہ کا قائل نہیں۔ پس معلوم ہوتا ہے۔ کہ روایت تراشی ہوئی ہے۔ اور جو لوگ اعوانوں کا فرعون قطب شاہ مصر سے نسب بتاتے ہیں ان سے سوال ہوتا ہے کہ زمانہ فرعون کا بہت دور ہے۔ آجتک غلبہ زمین پر اُس کی نسب کا کسی وجہ سے نہیں پایا جاتا۔ اور اعوان تھوڑے بہ نسبت اور اقوام متقدمین کے کس وجہ سے ہیں۔ اور سلسلہ نسب قطب شاہ میں تھوڑے نام کس وجہ سے آتے ہیں۔ زمانہ بعید تک بہت اسماء آباؤ و اجداد کے چاہئے تھے جواب اس سوال کا اور کچھ نہ آیا۔ کہ زمین اور زمین والے لوگ اوس کثیر گروہ کو نگل گئے۔ اور ظاہر ہے کہ اعوان اگر فرعون کی اولاد سے ہوتے تو ضرور معروف ہوتے۔ اہل عرب و عجم کے محقق مورخ یہی لکھتے ہیں کہ فرعون کا بیٹا کوئی نہ تھا۔ پس اوسکی نسب سے بھی کوئی نہ ہوا۔ پس اعوان بھی فرعونی نسب سے نہیں۔ اور اگر یہ بات کہی جاوے کہ فرعون کی دختر سے ہیں تو وہ بھی امر پایہ صحت کو نہیں پہنچا جس کی تصدیق یہاں کیجاوے +

اور تاریخ لب لباب یعنے اسلام کی دسویں کتاب اردو مطبوعہ محمدی

www.Awans.com.pk

لاہور ذکر ملوک مصر صفحہ ۱۵۰ میں مولوی رحیم بخش لاہوری لکھتے ہیں :- کہ فرعون ثالث
تخت مصر پر بیٹھا۔ اُس نے بت پرستی کو ترقی دی۔ اور تکبر اور تجبر اختیار کیا۔ لوگوں
کو حکم کیا کہ مجلس دربار میں تعظیم کے لئے سب کھڑے رہا کریں۔ بنی اسرائیل کو غلام
بنا لیا۔ کہتے ہیں۔ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کا دعوے اس نے کیا تھا۔ موسے علیہ السلام
کے مقابلہ میں یہی فرعون تھا۔ اہل انساب اس کا نام ولید بن مصعب بتاتے ہیں۔
پست قد۔ دراز ریش۔ بائیں آنکھ چھوٹی تھی۔ پاؤں سے لنگڑا تھا۔ بڑی عمر والا تھا
تین قرن اسکے سامنے گذرے۔ چار سو برس حاکم رہا۔ اس عرصہ میں کبھی بیمار نہ ہوا۔
اور ساری عمر اسکی چھ سو (۶۰۰) برس کی ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسکو چالیس برس
وعظ کیا۔ اور معجزات دکھائے مگر ایمان نہ لایا۔ آخر مع لشکر کے دریا میں ڈوب گیا
اس کا قصہ قرآن شریف میں کئی جگہ آیا ہے ؎ انتہٰی۔

فصل سوم اعوانوں کا قوم جاٹ سے ہونا۔

اہل بصیرت کی خدمت میں عرض ہے کہ مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی تاریخ
علوی کے ضمیمہ اول صفحہ ۳۲ مطبوعہ زبدۃ المطابع لاہور میں لکھتے ہیں کہ مورخ انگریز
صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر مردم شماری لکھتے ہیں کہ اعوان قوم جاٹ سے ہیں
اور ہندو نسب ہے سلسلہ نسب ان کا بتایا گیا ہے۔ اور یہ ذکر ضمیمہ دوم صفحہ [illegible]
میں بھی موجود ہے۔ اور تیسرے ضمیمہ صفحہ [illegible] میں بھی آیا ہے۔ انتہٰی۔
راقم اوراق ہذا فقیر نور الدین سیالی غفروی لکھتا ہے کہ جاٹ ہندو لوگوں سے
ایک قوم ہے۔ اسکا سلسلہ نسب مرزا محمد کاظم برلاس مرادآبادی نے تاریخ الہند کے
جلد اول البحر من نام پیج ذکر خاندان حام بن نوح علیہ السلام کے چوتھا بیٹا نام کسلوحی
تھا۔ جو اکثر فلسطین یعنے شام کے ملک میں آباد ہوا۔ اس فلسطین کے ایک بیٹا
جسکا نام جاٹ تھا پیدا ہوا جس سے قوم جاٹ مشہور ہوئی ؎ انتہٰی۔
اور کتاب لغات اُردو مصنفہ لالہ کشن صاحب و منشی امیر چند لاہوری۔
مطبوعہ مفید عام لاہور کے باب الجیم عربی صفحہ ۱۱۳ میں آیا ہے کہ جاٹ لفظ ہندی ہے

اور یہ ایک ہندو قوم کا نام ہے۔ جسکا پیشہ کاشتکاری وغیرہ ہے۔ اور شودروں کی ایک ذات بھی ہے۔ انتہے

اور مولوی حیدر علی لودھیانوی تاریخ علوی کے ضمیمہ اول صفحہ ۳۲ میں صاحب انگریز سپرنٹنڈنٹ مردم شماری کو جواب دیتے ہیں کہ جاٹ فارسی لفظ ہے سنسکرت نہیں۔ اور اس کے معنے کم درجے کے نہیں۔ اگر کسب زراعت کے سبب سے جاٹ اعوانوں کو کہا جائے تو درست ہے۔ نسب کے سبب سے جاٹ ہندو نہیں۔ اور اسی کے صفحہ ۳۴ میں جواب دیتے ہیں کہ اعوان اگر نسب کے جاٹ ہوتے۔ تو مسلمان جاٹ کہلاتے جیسے ہندو جاٹ قوم اپنے کو ہندو جاٹ کہتے ہیں اور عادات و اطوار اور شکل صورت میں ان سے مشابہ ہوتے۔ پس ان کو جاٹ ہندو بنانے کی کوشش کرنی بے فائدہ ہے۔ انتہے ملخصاً مع اصلحہ

اب راقم حروف ہذا یوں کہتا ہے۔ کہ اعوانوں کا کوئی فرد قائل نہیں کہ ہم نسب جاٹ ہندو سے ہیں۔ ہاں کسب زراعت کرنے والے کو اہل ہند جاٹ بولتے ہیں خواہ زراعت کنندہ سید۔ افغان۔ قریشی۔ راجپوت وغیرہ اقوام سے ہو۔ اور نسب جاٹ ہندو کی سے اعوانوں کا ہونا غیر اقوام کا دعوے ہے۔ ہرچند تفحص کتب انساب و اسماء الرجال و تواریخ و قصص میں کی گئی۔ اعوانوں کا جاٹ ہندو سے ہونا ثابت نہیں ہوا۔ جس کی یہاں تصدیق کی جائے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت تراشی ہوئی ہے۔ اور اس قوم پر حملہ بیفائدہ کیا گیا ہے۔ جو پایہ اثبات کو آخر تک نہ پہنچا۔ صاحب بہادر مردم شماری کے سپرنٹنڈنٹ نے بڑا زور دیا ہے کہ اعوانوں کو ہندو جاٹ مقرر نسب سے کریں۔ اسکے جواب میں صرف یہ لفظ کافی ہے کہ ہندو جاٹ کے نسب سے اعوانوں کا مقرر کرنا کتب سابقہ متقدمین و متاخرین سے ہرگز کسی روایت میں نہیں پایا جاتا۔ اور موجودہ وقت میں ایک فرد کا دعوے اجابت کو نہیں پہنچتا ہے۔ پس صاف دعوے یہ ہے کہ اعوان حقیقت میں ہندو جاٹ کے نسب سے نہیں ملتے ہیں۔ اور نہ اُن کا اپنا دعوے ہے۔ اور ناحق کسی کو دوسری نسب سے بنانا بڑا گناہ ہے

www.Awans.com.pk

فصل چہارم اعوانوں کا قوم راجپوت سے ہونا

مورخان حال کی روایت سے یوں معلوم ہُوا ہے جس کو تاریخ علوی کے ضمیموں میں درج کیا گیا ہے۔ اُن میں مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی لکھتے ہیں کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مردم شماری نے جنرل کننگھم مورخ انگریزی کا قول لکھتے ہیں کہ اعوان درحقیقت راجپوت ہی ہیں جو سکندر اعظم کے عہد سے مدتوں پیشتر ان قطعات میں آباد ہوئے تھے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ہمکو اسکی تردید کی ضرورت نہ رہی۔ کیونکہ صاحب بہادر خود جنرل صاحب کے خلاف لکھتے ہیں کہ راجپوت جو سورج بنسی معزز خاندان سے ہوتے ہیں۔ کسی حالت میں اپنے خاندان کی شرافت نہیں بھولتے۔ پھر ان کو کیا پڑی تھی کہ یہ راجپوت نہ کہلاتے۔ مگر میں بغیر ظاہر کئے نہیں رہ سکتا۔ کہ راجپوت لوگ باوجود اِس کے کہ یہ قوم راجپوت نہیں کہلاتی۔ ان کو عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اور جہاں موقع ملتا ہے تو ان سے ناطہ رشتہ کر کے ملتے اور برتتے ہیں۔ چنانچہ اسکی نظیر لدھیانہ میں موجود ہے یعنے موضع جمال پورے جو لدھیانہ کی مشرق جانب چار میل کے فاصلہ پر ایک مشہور بستی اعوانوں کی ہے یہاں کے چند اعوان پٹیالہ میں نوکر ہونے کے سبب قصبہ منصور پور عرف چھپیاں والا میں آباد ہو گئے۔ اور قوم سے دور ہونے کے سبب وہ وہاں کے راجپوتوں سے ناطہ کرنے لگے۔ اُدھر کے راجپوتوں سے جو جو معزز خاندان چلے آتے ہیں وہ سب ان سے ناطہ رشتہ رکھتے ہیں یعنے اُن کی بیٹیاں ان کے ہاں آتی جاتی ہیں۔ الیٰ آخرہ انتہے ؁

راقم کہتا ہے کہ جنرل کننگھم صاحب انگریز مورخ کا قول بالکل معتبر نہیں۔ کیونکہ اس کی شہادت تواریخ سے رتی بھر بھی نہیں ملتی۔ راجپوت اسواسطے اعوانوں کو نہیں کہہ سکتے کہ جو لوگ خاص سورج بنسی خاندان سے ہوتے ہیں وہ کبھی اپنی ابتدا کو نہیں چھپاتے اسیطرح اس کے متعلقین اگو ہوں نے ابتک نہیں چھپایا۔ پس اگر یہ لوگ خاص راجپوت نسل سے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اب

اپنے نامی خاندان سے کنارہ کشی اختیار کریں - اور اپنی اصلیت کو ظاہر کریں۔

اور تاریخ اقوام الہند اُردو مرتبہ منشی کشوری لال کائستھ الہ آبادی فصل دوم درباب قوم چھتری وکھتری کے صفحہ ۲۲ میں یہ عبارت ہے کہ راجپوت میں بہت فریق ہیں - اصل ان کی چھتری سے ہے - اکثر اولاد حرم سے جو چھتریاں کے پیٹ سے ہوئے وہ ملقب راجپوت وٹھاکر مشہور ہوئے - چھتریاں کے سوا راجپوت نہیں ہیں۔ یہ رسم قبیح اس فرقہ میں رائج ہے - کہ دختر کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالتے ہیں - اب بخوف سرکار انگریزی کچھ انسداد ہے - انتہے +

اور پھر اسی کتاب کے فصل پنجم در ذکر فرقہ کہ خارج چار برن سے ہیں صفحہ ۵۲ میں آیا ہے کہ راجپوت نطفہ قوم شریف چھتری اور بطن قوم آپ شودر یعنے خارج چار برن سے جوڑا کا پیدا ہوا - اور اسکی اولاد ملقب راجپوت مشہور ہوئی - کام اُن کا سپاہگری اور ہتھیار باندھنا - اور نوکری کرنا ہے - انتہے +

تاریخ الاعوان مطبوعہ شمس الہند لاہور کی فصل دوازدہم ذکر بہادر علی محمد طبع صفحہ ۱۹۰ میں یہ عاجز فقیر نورالدین سلیمانی جعفری لکھ چکا ہے کہ کتب تواریخ ہند قدیم وحال سے یہ متفق علیہ بات ثابت ہوتی ہے - کہ لڑنے میں راجپوت بہادر ہوتے ہیں - اور ہند کی سلطنت میں یہ راجہ رہے ہیں - اور اب کچھ مسلمان ہیں اور کچھ ہندو ہیں - ہندی مسلمانان اس نسب راجپوت سے اکثر ملے ہوئے ہیں - ہاں بعض لوگ دونو باپ وماں کی طرف سے راجپوت ہیں - اور بعض ایک طرف سے ہیں - انتہے +

عہد انگریزی میں قوم راجپوت سے ملک ہند میں یہ رئیس تاریخ نادر اُردو میں درج ہیں - راجہ بانسدہ ملک سورت گجرات - راجہ بانسواڑہ ملک راجپوتانہ - راجہ بھاؤنگر واقعہ کاٹھیاوار گجرات - راجہ بوندی واقعہ راجپوتانہ - راجہ جھالاواڑ واقعہ راجپوتانہ - راجہ چیتور واقعہ راجپوتانہ - راجہ جیسلمیر واقعہ راجپوتانہ - راجہ چنبہ واقعہ پنجاب - راجہ دہرم پور ملک سورت - راجہ سکیت ملک پنجاب - راجہ کالاہانڈی واقعہ ممالک متوسط - راجہ کچھ ملک گجرات - راجہ کشمیر وجموں

www.Awans.com.pk

ملک پنجاب ۔ راجہ کھملور واقعہ پنجاب ۔ راجہ لونا واڑہ ملک گجرات ۔ راجہ لیمڑی ملک کاٹھیاوار ۔ راجہ موردی واقعہ گجرات ۔ اگر یہ اعوان راجپوت ہوتے تو ریاست سے محروم نہ ہوتے اور اپنے اصل کو نہ چھپاتے ۔ فاتح کے راجپوت مسلمان کہلاتے ۔ اب قول فیصل یہ ہے کہ آباؤ اجداد اعوان کے راجپوت نسل سے ثابت نہیں ہوئے ۔ اور نہ کبھی اعوان کا ان سے دعوٰے ہے ۔

فصل پنجم اعوانوں کا قوم یونانیوں سے ہونا

تاریخ علوی کے ضمیمہ میں مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی رقمطراز ہیں کہ کتاب مردم شماری مؤلفہ ڈاکس صاحب و ۱۸۸۱ء میں لکھی گئی ہے اس میں یوں تحریر ہے کہ مسٹر ارتھر برینڈرتھ کا قول ہے ۔ کہ اعوان یونانیوں کی اولاد سے ہیں ۔ مگر مسٹر لیپل گرفن کہتا ہے کہ اصل یونانیوں کو کیا پڑی تھی کہ وہ پنجاب میں رہیں ۔ اور اس لئے انہوں نے یہاں بود و باش کرنے سے صاف انکار کر دیا ہوگا ۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ صاحب بہادر نے اعوانوں کو یوروپین بنانے کے لئے اپنے بے بنیاد خیال سے انہیں یونانیوں کی نسل سے جو سکندر اعظم کے ہمراہی تھے ٹھہرایا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحب بہادر نے محبت اور ہمدردی کے سبب اپنے بھائی بند بنانے کی کوشش کی ہے ۔ اگر اس کی کچھ اصل ہوتی تو ضرور حوالہ دیتے کہ فلاں یونانی مؤرخ یوں لکھتا ہے ۔ لیکن دروغ کو فروغ کہاں ۔ اس دعوے کی تردید خود ایک فاضل تجربہ کار انگریز مؤرخ مسٹر گریفن صاحب بہادر اپنی کتاب تاریخ پنجاب میں لکھتے ہیں ۔ کہ اصل یونانیوں کو کیا پڑی تھی کہ وہ اپنا ملک چھوڑ کر دنیا کے اس دور و دراز گوشہ میں آکر بستے ۔ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سکندر کو یہ اطمینان کب نصیب ہوا ۔ کہ وہ اپنی قوم سے یہاں آباد ہونے کی بنیاد ڈالتا اس کی حکومت کو یہاں برسوں کیا مہینوں کی بھی نوبت نہیں پہونچی تھی ۔ کہ اس کی سپاہ نے ستلج کے پار اترنے سے انحراف کر دیا ۔ جس کے سبب اس نے

یہاں سے جلد لوٹ جانے کا ارادہ مصمم کر کے فی الفور کوچ کیا۔ جو شخص
ندھی کیطرح آئے۔ اور بگولے کیطرح جلد جائے۔ اوس کو بغیر کسی سند پہلے مورخ
کے یہ کہنا کہ وہ اپنی قوم کو یہاں آباد کر گیا ہے۔ ز الفضول تاریخ نویسی سے بعید ہے
منتخب العبارتہٗ +

اور مرزا محمد کاظم برلاس مراد آبادی تاریخ الہند کے جلد اول بجلوس ذکر خلفان
افث بیٹے نوح کے صفحہ ۱۵ میں یہ عبارت لائے ہیں کہ حضرت یافث بن نوح
علیہ السلام کا چوتھا بیٹا یونان نام تھا جس کے چار بیٹے تھے۔ ایک انیشیا جس کا
بیگا کر کے ملک امریکہ میں اب تک ایک شہر مملکت پیرو میں موجود ہے۔ قوم
ل جو امریکہ کے ایک قدیم قوم کا نام ہے۔ اس کا قول ہے کہ ہم مشرق سے
ئے ہیں۔ دوسرا پسر یونان کا سیس پیدا ہوا۔ اس کی اولاد ممالک جزائر
رقی جاپان قیان میں تا ہند پھیلی ہوئی ہے۔ اور تمام جزائر شرقی کے غیر آریہ
وحشی لوگ اسی کی نسل سے ہیں۔ اور اہل جاوا بھی اسی کی اولاد ہیں۔ تیسرا
سر یونان کے دوان نام ہوا۔ جو جد اہل یونان و یورپ کہلایا۔ پانچواں پسر
نان کا توبل نام ہوا۔ جس کی اولاد اہل تبت ہیں۔ اور انہیں اہل تبت سے
عض فرقے کوہ ہمالیہ کے نشیب و فراز طے کرتے ہوئے شمال ہند میں پھیل کر
بیا۔ اور حویلا نام ابنائے حام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے تا بنگالہ کی
رف سے سمندر کے کنارہ آباد ہو کر غیر آریہ کہلائے۔ اور انہیں کے فرقے بڑھتے
تھے مدراس اور مغربی گھاٹ نشیب و فراز میں آباد ہوتے ہوئے ہند کے
بعض پہاڑوں اور میدانوں میں پھیل گئے۔ انتہی من عینہ +

اور مولوی رحیم بخش لاہوری تاریخ لب لباب یعنی اسلام کی دسویں کتاب
ملوک یونان صفحہ ۱۵ مطبوعہ محمدی لاہور میں لکھتے ہیں کہ یونان نوح علیہ السلام
پوتا تھا۔ یعنی یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام۔ یہ ملوک اور حکما یونان
کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ لوگ عقل میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ تمام
وم منطق۔ طبعی۔ الٰہی۔ ریاضی۔ انہی سے لئے گئے ہیں۔ ان کے ملوک کا کتب خانہ
ریں میں تھا۔ خلیفہ مامون عباسی نے منگا کر اس کا عربی میں ترجمہ کرایا۔

www.Awans.com.pk

وہی تراجم اب تک لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں ان علوم کے عالم کو فیلسوف کہتے کہتے ہیں جس کا معنے دوست حکمت ہے۔ ان کی سلطنت قدیم اور اعلےٰ درجہ کی سلطنت تھی یہاں تک کہ روم اُسپر غالب ہوگئی۔ ان کا پہلا بادشاہ نام فیلقوس بن مصر بن ہرمز بن ہردس بن سفنودش بن رومی بن لنطی بن یونان بن یافث بن نوح علیہ السلام ہے۔ دارالسلطنت ان کا شہر مقدونیہ تھا۔ اس نے سات برس حکومت کی پھر اسکا بیٹا اسکندر بادشاہ ہوا۔ اس سے پہلے ملوک یونان ملوک فارس کے مطیع تھے۔ ہر سال خراج بھیجتے تھے۔ جب اسکندر مالک ہوا بدستور سابق دارا بادشاہ ابن داراب ملک فارس نے اس سے بھی خراج طلب کیا۔ اسکندر نے کہا کہ وہ مرغی جو انڈے دیتی تھی میں نے اسکو ذبح کر ڈالا ہے۔ اور یہ کہکر شام پر چڑھائی کی۔ دارا مارا گیا۔ اور اسکندر تمام فارس کا بادشاہ ہوگیا۔ اور دارا کی لڑکی سے بیاہ کر لیا۔ وہاں سے ہند کی طرف آیا۔ یہاں کے ملوک کو پامال کیا۔ اس کا معلم ارسطاطالیس حکیم تھا۔ اسکندر کے بعد اس کا بیٹا عاید ہوگیا۔ اسکندر کا ملک ملوک طوائف اور ملوک یونان میں بٹ گیا۔ انتھےٰ +

اور لب لباب کے ذکر ملوک ہند صفحہ ۱۲ میں ہے۔ کہ راجہ فور ہند کا بادشاہ ہوگیا۔ تخت گاہ اسکا قنوج تھا۔ یہ ایک سو چالیس برس رہا پھر سکندر ہند میں آیا۔ اُس نے اِسکو شکست دی اور قتل کر کے قنوج پر قبضہ کر کے واپس چلا گیا۔ انتھےٰ +

اور اسی کتاب کے ملوک ہند کے نقشہ جدول صفحہ ۱۲ میں ہے کہ راجہ مہی ملک معصر سکندر رومی فرمانروائے دہلی کا تھا۔ اور راقم حروف نہانے اکثر ذکر ملوک یونان کا تاریخ زاد الاعوان میں رقم کر دیا ہے۔ ناظرین اُس کا مطالعہ کریں اس جگہ مکرر یہ بات ذکر کر دیتا ہوں کہ اعوان کا ہند میں آباد ہونا کتب تواریخ سے ثابت نہیں پہنچا۔ یہ صرف وہم اور گپ ہے کہ اعوان یونانی سکندر کے ہمراہیوں سے بقیہ قوم ہے۔ ہرگز یہ امر صحیح نہیں +

اور تاریخ ہندوستان اردو حصہ اول عہد سلطنت ہنود کے فصل نہم صفحہ ۱۲

مطبوعہ مرتضوی دہلی میں منشی محمد ذکاء اللہ الہ آبادی ذکر حملہ سکندری کا ہند میں ہونا سب لکھا ہے۔ اُس میں کہیں یہ نہ لکھا۔ کہ اعوان اس کے ہمراہیوں میں سے ہیں۔ اور یہ واقعہ ۳۲۷ تین سو ستائیس عیسوی سے پیشتر گذرا ہے +

و کتاب آئینہ سکندری اردو کے ذکر ہجوم ہندوستان سکندری مطبوعہ رفاہ عام التعلیم گوجرانوالہ میں منشی محبوب عالم گوجرانوالی نے حملہ سکندری مفصل لکھا ہے۔ اس میں بھی اعوان کا اُن سے ہونا ذکر نہیں لایا۔ اور سکندر نامہ منظوم فارسی کے حصہ بری و حصہ بحری مطبوعہ ملک ہند میں مولانا نظام الدین گنجوی نے بھی اعوانوں کا اُن سے ہونا نہیں لکھا۔ اور شرح بسیط سکندر نامہ محمد گھلوی میں بھی یہ امر کہیں ذکر نہیں ہوا ہے +

اور رسالہ فرق بین الاسکندرین فارسی مطبوعہ محمدی لاہور میں فقیر اللہ لاہوری یہ بیان لائے ہیں کہ سکندر نام دو بادشاہ اولوالعزم ہوئے ہیں۔ پہلا ذوالقرنین سکندر رومی ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ اور دوسرا سکندر یونانی ہے جس کا مذہب اسلام نہیں تھا۔ مشرک بت پرست تھا یہی سکندر ہے۔ جس کا حملہ ہند پر ہوا ہے۔ انتہی +

اور گلزار سکندری منظوم پنجابی میں مولوی محمد مسلم گڑھی مطبوعہ محمدی لاہور میں سکندر کے حملہ ہند میں یہ تذکرہ مرقوم نہیں پایا کہ اعوان سکندر کے ہمراہیوں سے ہیں +

اور تاریخ ہند اردو مرتبہ یوسف خان پولرنی مطبوعہ لاہور میں اعوانوں کا ہمراہ سکندر کے آنا کہیں تحریر نہیں۔ اور مختصر تاریخ ہند شرح اردو مطبوعہ مفید عام لاہور کے ذکر حملہ یونانیوں میں اعوانوں کا ہونا کسی جگہ نقش نہیں ہوا جب مورخین اس کے ذکر سے ساکت ہیں تو لامحالہ اعوان یونانی نہیں +

فصل ششم اعوانوں کا قوم ایرانیوں سے ہونا

اعوانوں کا قوم ایرانیوں سے ہونا اور دارا شاہ کے ہمراہیوں سے ان کا جو

لوگ ذکر بتاتے ہیں۔ جواب اس کا تھوڑے الفاظ میں مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی نے تاریخ علوی کے ضمیمہ اول ص۲۵ میں یہ دیا ہے کہ اعوان ایرانیوں سے نہیں ہیں۔ ایران سے جس قدر لوگ اس زمانہ میں یا بعد میں آئے وہ سب مرزا کہلاتے ہیں۔ اگر یہ بھی اُن سے ہوتے تو کیوں مرزا کے خطاب کو ہاتھ سے جانے دیتے۔ انتھےٰ +

اور تاریخ ہندوستان اُردو کے حصہ اول عہد سلطنت ہنود ذکر فصل نہم ص۴۲ مطبوعہ مرتضوی دہلی میں دارا شاہ کا ایرانیوں کے ساتھ ہند پر حملہ کرنا مفصل لکھا ہے۔ اور کہیں بھی ذکر کہیں نہیں آیا۔ کہ اعوان ایرانیوں سے دارا شاہ کے وقت یہاں رہ گئے ہیں۔ اور یہ دارا ہمعصر بودھ کا تھا کہ جس نے مذہب بودھ ہند میں قائم کیا ہے۔ دارا نے پانچ سو اٹھاراں عیسوی ۳۶۰ پیشتر مسیح علیہ السلام سے یہ حملہ ہند پر کیا ہے۔ اور سکندر کی لڑائی اسی کی ساتھ ہوئی +

اور تاریخ ہند یوسف خان پولیٹکل مطبوعہ لاہور کے چند مقاموں میں ذکر حملہ دارا کا ہوا ہے۔ لیکن اعوانوں کا اُس وقت سے ہند میں رہ جانا کچھ ذکر نہیں آیا +

اور تاریخ اُردو شیر برج مطبوعہ مفید عام لاہور کے فصل پنجم میں یہ حملہ ایرانیوں کا ہند پر لکھا گیا ہے۔ اور اعوان کا ذکر نام و نشان تک بھی اس میں نہیں آیا +

اور کتاب شاہنامہ منظوم فارسی فردوسی طوسی مطبوعہ نول کشور میں بھی یہ ذکر اعوان کا دارا کے احوال میں کچھ مرقوم نہیں +

اور نسب نامہ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مطبوعہ نولکشور کے ص۲۶ ذکر اولاد سام میں سلسلہ نسب دارا کا یوں مرقوم ہے۔ کہ دارا شاہ فارس یعنے ایران بن داراب بن بہمن بن اسفندیار بن گشتاسپ بن کے لہراسپ بن بہمن بن کیقباد بن داراب بن طہماسپ یعنے طہمورث بن ہوشنگ بن سیامک بن کیومرث جد بادشاہان عجم بن سام بن نوح علیہ السلام۔ انتھےٰ +

اور غیاث اللغات مصنفہ مولانا غیاث الدین رامپوری کے باب الالف مع الیا ص۵۵ میں آیا ہے۔ ایران بالکسر ملکیت مشہور کہ مابین جیحون و فرات واقع است

www.Awans.com.pk

وآں عراق وخراسان وطبرستان وفارس وسیدان ونہاوند وآذربائیجان وکرمان وغیرہا ست۔ از رشیدی وشرفنامہ وبرہان ودر رسالہ تاریخ مسطور ست کہ ایران منسوب بایرک آنرا ایرج ہم گویند واین نام پسر فریدون است انتہٰی ❖

اور سلسلہ نسب ایرج کا یہ ہے کہ ایرج بانی ایران بن فریدون بن آبتین بن جمشید بن طہمورث بن ہوشنگ بن سیامک بن کیومرث بن سام بن نوح علیہ السلام ❖

المجمد دارا شاہ ایرانیوں کا لشکر لے کر سندھ پر بے شک حملہ آور ہوا ہے۔ اور اعوانوں کا اُن سے ہونا اہل تاریخ نشان تک نہیں لائے پس یہ قوم اُن سے نہیں ہے۔ اور نہ اعوانوں کو یہ دعوے ہے۔ ❖

فصل ہفتم اعوانوں کا قوم ترک سے ہونا

جو لوگ اعوانوں کا قوم ترک سے ہونا بتاتے ہیں اسکا جواب مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی تاریخ علوی کے ضمیمہ اول صفحہ مطبوعہ زبدۃ المطابع لاہور میں یہ دیتے ہیں۔ کہ اعوان ترک اس لئے نہیں کہ سلطنت خاندان تیموریہ میں ممکن نہ تھا۔ کہ وہ ایسے بڑے فخر کو جو قومی حکومت سے میسر تھا۔ جانے دیتے ❖

اور مرزا محمد کاظم برلاس مراد آبادی تاریخ الہند کے جلد اول الجوس مطبوعہ الہند پریس مراد آباد صفحہ میں لائے ہیں کہ کتاب روضۃ الصفا میں لکھا ہے۔ کہ یافث بن نوح علیہ السلام کے گیارہ بیٹے تھے۔ ان میں سے نامور ترک تھا۔ ترک پسر یافث سب سے بڑا تھا۔ دلیر۔ مردانہ۔ فرزانہ ہنرمند۔ ان سب صفات کے ساتھ موصوف تھا۔ شمال و شرق کی حدود میں سیر کرتا ہوا ایک مقام پر کہ اسکو سیلوک کہتے ہیں پہنچکر چوب وگیاہ سے مکان بنائے۔ اور دریا کے کنارے پر قیام کیا۔ اور پوست گوسفند و دیگر حیوانات سے قبا وغیرہ سینا ایجاد کیا۔ ترک بڑا عادل اور اس زمانہ کا فاضل اور رعایا پرور بادشاہ ہوا ہے ترک کے کئے

www.Awans.com.pk

بیٹے تھے۔ ان میں سے ایک روز ایک بیٹا فودک نام شکار میں اس کے ہمراہ تھا۔ ایک مقام پر شکار کیا۔ اور کباب بنانے لگے۔ وہ کباب فودک کے ہاتھ سے ایک زمین شور پر گر پڑا۔ فودک نے کباب اوٹھا کر کھائے تو نمک کا مزہ اُس میں پایا لذیذ سمجھ کر ترک کو کھلائے تو وہ خوش ہوا۔ اس وقت سے طعام میں آمیزش نمک برائے لذت قرار پائی انتہے ۔

اور نسب نامہ رسول مقبول در بیانہ مرتبہ ملک قطب الدین لاہوری اُن کے مطبوعہ لاہور مصطفائی کے ذکر اولاد یافث بن نوح علیہ السلام صفحہ ۱۲ میں ہے کہ یافث کے فرزندوں سے ترک ہے۔ اور قوم ترک اُسی کی اولاد سے ہیں۔ فقط انتہے ۔

اور لغات اُردو مرتبہ لالہ کشن داس امیر چند لاہوری کے مطبوعہ مفید عام لاہور باب التا صفحہ ۹۵ میں ہے کہ ترک لفظ فارسی ہے اور یہ نام یافث ابن نوح علیہ السلام کے بیٹے کا ہے جس سے ترکوں کا سلسلہ چلا ترکون کو مغل بھی کہتے ہیں اور باشندگان ملک ترکستان کو بھی ترک کہا جاتا ہے۔ انتہے ۔

اور لغات اُردو کے باب المیم صفحہ ۳۰ میں ہے۔ مغل اور مغول دونوں لفظ ترکی زبان کے ہیں۔ اور یہ تاتاریوں کی ایک قوم ہے انتہے

اور بستان حضرت ابو اللیث سمرقندی مطبوعہ مصر میں ہے **التُرک مِن اولاد یافث** اور نسب نامہ کلان مصنف حضرت ضیاء اللہ فخری قادری مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۱ میں یافث کا بیٹا ترک لکھا ہے۔ اور اعوان کے ذکر سے بالکل سکوت ہے اور نسب نامہ خورد مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۱ ذکر خاتمہ میں ہے کہ مغل خان نام بن النجہ خان کتوکب خان بن ویب باقوی بن النجہ خان بن ترک خان بن یافث بن نوح علیہ السلام ہے۔ پس یہاں سے معلوم ہوا کہ ترکوں سے مغل ہیں۔ اور جد اعلیٰ ان کا مغل نام بولا جاتا تھا۔ اور تاریخ سلیمانی میں یہ فقیر نور الدین سلیمانی غفرلہ تحریر کر چکا ہے۔ کہ بادشاہان مغلیہ اور امیر تیمور اور چنگیز خان وغیرہ اسی نسل سے ہیں۔ اب یہاں یہ کہتا ہوں کہ اگر اعوان نسل سے ہوتے تو ضرور فخر قومی ترک کا کرتے کیونکہ ترکوں سے مغل ہیں

www.Awans.com.pk

اور مغلوں سے تاتاری بادشاہان اولوالعزم ہوئے چنگیز خان و امیر تیمور کے
ایام ضروریہ دعوے ترک ہونے کا کرتے۔ اور پھر تیموری نسل سے بابر شاہ و
ہمایون و اکبر و شاہجہان و اورنگ زیب عالمگیر وغیرہ بادشاہان دہلی ہوئے
کسی نے اعوانوں سے ترک ہونے کا نام بھی نہ لیا۔ اور کسی شخص غیر اقوام
سے ترک ہونا ان کا بھی اظہار نہ کیا۔ تو ضرور صحیح یہی امر دل میں جاگزین ہوتا
ہے کہ اعوان ترکوں سے نہیں ہیں۔ اور کتاب رسوم ہند اردو مطبوعہ مفید
عام لاہور مرتبہ [illegible] مدارس انگریزی کے باب پنجم ذکر اہل اسلام فصل سوم
ذاتہائے اہل اسلام صفحہ ۲۷ میں صحیح سا ہے کہ تیسری مسلمانوں میں شریف
قوم مغل ہیں۔ ایک شخص [illegible] چھٹی پشت یافث بن نوح علیہ السلام کے
ہوا۔ اوس کی اولاد مغل کہلائی مذہب اسلام ان میں کئی سو برس بعد حضرت
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جاری ہوا۔ انتہے ؛

اور یہ ذکر لفظ مغلوں ترک کا راقم حروف ہذا نے تاریخ زاد الاعوان باب
اول فصل دہم ذکر ذاتہائے کے صفحہ ۳۲ مطبوعہ شمس الہند لاہور میں کیا ہے۔
فلینظر الیہ ؛

اور یہ ترک اکثر اقالیم زمین پر بادشاہ ہوئے ہیں۔ بلکہ قبائل ان میں سے مرتبہ
امارت کو پہنچے خصوصاً خاندان عثمانیہ جو آج تک روم میں بادشاہ چلا آتا ہے۔ سو
بھی ترک قبیلہ سے ہے۔ اگر اعوان ان سے ہوتے تو بلحاظ گمنام نہ ہوتے۔ اور
غیاث اللغات کے باب التاء مع الراء میں ترک بالضم نام قومے منسوب بہ ترک
کہ مردے بود از فرزندان نوح علیہ السلام۔ لکھ کر آگے سکوت کیا ہے بہر حال
اہل لغت و قصص و انساب اعوان کو ترک سے نہیں لاتے ہیں۔ لاجرم یہ
اس نسب سے نہیں ہوئے جائیں گے ؛

فصل ہشتم اعوانوں کا قوم افغان سے ہونا

بعد مرتب مستحضران اوراق ہذا منکشف ہو کہ اعوانوں کا قوم افغان سے

www.Awans.com.pk

ہونے کا جملہ جو زبان زد بعض نسابین کے ہوا ہے۔ اُس کا جواب مولوی حیدر علی اعوان لدھیانوی تاریخ علوی کے ضمیمہ اول صفحہ ۱۲۲ مطبوعہ لاہور میں یہ دیتے ہیں۔ کہ اعوان افغان نہیں۔ کیونکہ جو افغان ہند میں آئے۔ وہ افغان آجتک کہلاتے ہیں۔ اور یہ افغان جو تھکہ عزت گنے جاتے ہیں بلکہ یہاں کے لوگ خوشامد سے اُن کو خان خانان کے لقب سے پکارتے ہیں جو بگڑتے بگڑتے پٹھان ہو گیا اگر یہ افغان ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ اپنے اس معزز لقب کو کھو دیتے۔ انتہے ✦

اب یہاں مناسب ہے کہ کچھ تشریح قوم افغان کی کیجاوے۔ لہذا مختصراً وہ یہ ہے کہ غیاث اللغات کے باب الالف مع الفا و صفحہ ۔۔ نولکشور میں ہے افغان بالفتح نام قومیست معروف افاغنہ بفتح اول و عین معجمہ مکسور دلو جمع افغان۔ انتہے ✦

اور مولانا عبد الرحیم کی کشف اللغات جو معتبر اور مستند اول العیار کی کتاب ہے۔ اور سب اہل لغت اُس سے سند لیتے ہیں۔ اس کے باب الالف مع النون جلد اول صفحہ ۹۲ مطبوعہ ثمر ہند لکھنؤ میں آیا ہے۔ افغان بالفتح اصلیت مشہور از نسل حضرت اسحاق پیغمبر علیہ السلام اور منتخب اللغات کے باب الالف مع الہاء صفحہ ۱۹ مطبوعہ نولکشور میں ہے۔ افاغنہ بالفتح جمع افغان کہ قومے اند ✦

اور منشی سعادت خان لکھنوی کی تاریخ افغان خصائل السعادت فارسی مطبوعہ نولکشور میں اس قوم کا سلسلہ نسب بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے۔ جس کا مختصر یہ ہے کہ افاغنہ اکثر اولاد نام افغنہ بن ارمیا بن ملک طالوت بن قیس بن عتبہ بن عیص بن روئیل بن یہودا بن یعقوب اسرائیل اللہ بن حضرت اسحاق نبی اللہ بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ بن آزر بن ناخور بن ارغو بن فالغ بن ارغ بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ہیں۔ اسی نسل سے حضرت قیس عبد الرشید صحابی ہوئے۔ اکثر افاغنہ اسی صحابی کی اولاد سے ہیں۔ اور بعض افغانان کا سلسلہ النسب اس سے نہیں۔ وہ سلاطین غور

www.Awans.com.pk

ہیں جو کہ سلسلہ ان کا ضحاک شاہ کو پہنچتا ہے - اور ضحاک بقول صحیح قوم عمالیق سے تھا - سلسلہ نسب ضحاک کا یہ ہے کہ ضحاک تازی بن علوان بن علیدہ بن عوج بن عملیق بن لاوذ بن سام بن نوح علیہ السلام - اور بعض افغان کا سلسلہ نسب ان دو انساب سے نہیں ملتا ہے - اصل سے وہ سلیمانی نسب سمجھے ہیں - اور سلسلہ نسب ان کا حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام بن داؤد خلیفۃ اللہ بن ایشا بن عویذ بن سلمون بن نخسون بن عمیناداب بن ذرم بن حضروم بن فارض بن یہود بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہے - اور مؤلف ہذا الحروف فقیر نورالدین عنفروی کا سلسلہ نسب سلیمانی یہاں ملتا ہے جس کا ذکر تاریخ سلیمانی و الفضاح الجدیہ و نور الاسلام و زاد الاعوان وغیرہ اپنی مؤلفہ کتابوں میں لکھا ہے - اور بعض افغان ان تینوں انساب کے ساتھ نسب نہیں رکھتے ہیں بلکہ بنی ہاشم سادات سے ہیں - اور سید طاہر شاہ تاران سے ملتے ہیں سلسلہ نسب یہ ہے کہ سید طاہر الملقب بہ تاران بن سید تاج الدین بن سید علاؤ الدین بن سید قطب الدین بن سید داؤد بن سید کبیر بن سید شمس الدین بن سید احمد بن سید علی رفاعی بن سید حسن بن سید جرار بن سید علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین بن امام حسین شہید بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہم ۔

بعض افغان خالدی کہلاتے ہیں جن کا سلسلہ نسب حضرت خالد بن ولید صحابی رضی اللہ عنہ سیف اللہ کو پہنچتا ہے - اور بعض گروہ افغانوں کے ان کے علاوہ اقوام سے بھی ہیں چنانچہ صولت افغانی و حیات افغانی و تزک افغانی و مخزن افغانی وغیرہ سے ظاہر ہے - الحمد افغانستان کے رہنے والوں کو افغان بولا جاتا ہے - اور پٹھان اور پشتون بھی افغانستانیوں کو لوگ کہتے ہیں - نسب کا وہ کوئی کیوں نہ ہو جئے - ۔

اور رسوم مہند کے ذکر اہل اسلام میں افغان کا احوال جو یہ عاجز اپنی تاریخ زاد الاعوان باب اول میں لکھ چکا ہے - وہ اس جگہ دیکھیں - اور لغات اردو کے باب الالف صفحہ میں ہے کہ افغان لفظ فارسی ہے یہ کابل کے

www.Awans.com.pk

پٹھان ہیں۔ اور افغانستان کا رہنے والا بھی افغان پٹھان بولا جاتا ہے (اشتباہ)
اور سلطان شہاب الدین غوری کے عہد سے سلطنت افغانیہ بابر شاہ
کے عہد تک دہلی میں رہی ہے۔ اگر اعوان افغان ہوتے تو ضرور اسوقت
ظاہر ہوتے۔ اور تواریخ ہند جو عہد افغانیہ سے بھری ہوئی ہے۔ کہیں اُن کا ذکر
اُن میں نہیں آیا۔ اور تاریخ نادر اردو سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آجکل عہد انگریزی
میں بھی یہ افغان ہند میں موجود ہیں نواب بالا سنور واقعہ ریگوا کانٹھ
بیگم بھوپال نائب مالوہ وسط ہند۔ نواب پالن پور۔ واقعہ بمبئی احاطہ ایر
۔ نواب ٹونک ملک راجپوتانہ۔ نواب جاورہ ملک
مالوہ۔ نواب رادھن پور ملک گجرات۔ نواب کوریالی واقعہ وسط ہند۔ نواب
کمبی واقعہ گجرات۔ نواب مالیر کوٹلہ ملک پنجاب۔ نواب ممدوٹ واقعہ پنجاب۔
نواب رامپور ملک محروسہ۔ نواب کدی واقعہ احاطہ بمبئی۔ نواب باونی احاطہ
بنگال وغیرہ۔ اگر اعوان افغانوں سے ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ افغان نہ کہلاتے
اور ریاست بہم پہنچا کر رئیس ہند نہ ہوتے۔ پس دربارہ نسب اعوانان معلوم
ہُوا کہ یہ لوگ قوم پٹھان سے نہیں ہیں +

فصل نہم اعوانوں کا حضرت امام محمد حنیفہ کی اولاد ہونا

برابر باب خیرت داصحاب فطنت میں ہو کر ایک بڑے طائفہ اعوان کا
بیہ دعوے چلا آتا ہے کہ قطب شاہ مورث بزرگ اعوان کا شجرہ نسب حضرت
امام محمد حنیفہ سے ملتا ہے۔ اور حنیفی علوی نسب سے ہیں۔ کتاب ہذا والاعوان
کے باب دوم میں محمد بن علی کا احوال مفصل اس عاجز نے لکھا ہے۔ اب اس
سے مختصر کچھ ضروری منقول ہوتا ہے کہ اسم مبارک آپ کا محمد بن علی بن ابیطالب
بن عبد المطلب بن ہاشم العلوی القرشی المدنی ہے۔ آپ کو محمد بن علی و محمد
بن الحنفیہ و محمد حنیف و امام حنیفہ و محمد اکبر بھی کہتے ہیں۔ پیدائش آپ کی مدینہ
میں ہوئی۔ اور وفات مدینہ سنہ ھ عبد ثمانین ہجری کے ہوئے۔ اور عمر اُن کی

خمس و ستون سال تھی۔ اور جنت البقیع مدینہ میں مدفون ہوئے۔ آپ طبقہ تابعین سے ہیں اور
والدہ آپ کی ام محمد بی بی خولہ بنت جعفر حنفیہ تھی۔ اور حنیفہ قوم سے تھی۔ اور قبیلہ بنو حنیفہ
ایک بنی بکر کے قبائل سے قبیلہ ہے۔ اور بنی بکر بنی وائل سے ہے اور بنی وائل بنی جدیلہ سے
ہیں۔ اور جدیلہ بنی نزار بن معد بن عدنان سے ہیں۔ اور بعض اقوال یہی ہے کہ ام محمد
خولہ بنی حنیفہ کی کنیزک تھی اصل اسکا سندھی تھا۔ سیاہ رنگ تھی اور جنگ یمامہ میں قید
اسلام میں آئی اور علی رضی اللہ عنہ سے اس کا عقد ہوا +

اور محمد بن علی کے فرزند صاحب تاریخ عرب کی رو سے دس ثابت ہوئے ہیں۔ نام انکے یہ ہیں:۔
حسن۔ عبد اللہ۔ ابو ہاشم جعفر اکبر۔ حمزہ۔ علی یہ چار ام ولد جات سے متولد ہوئے۔ اور جعفر اصغر۔
و عون یہ ام جعفر کے شکم سے پیدا ہوئے۔ اور قاسم و ابراہیم کی والدہ اور ہے جس کے نام
نام میں اختلاف ہے۔ منجملہ ان کے ابو ہاشم بلا عقب ہے۔ اور علی و حمزہ بھی لاولد ہیں
اور بعض روایات سے یہ اثبات ہوتا ہے کہ ابو ہاشم عبد اللہ مذکور کی کنیت ہے پس نو بھائی
ہوئے۔ اور عبد الرحمان کلاں و عبد الفتاح خورد پسران محمد بن علی کے مورخ نہیں لائے ہیں
اہل عرب ان کے ذکر سے ساکت ہیں۔ اور حسن بن محمد بن علی کا بیٹا محمد علی ہوا ہے۔ اور عمر
بن محمد بن علی بن ابی طالب مجہول الحال ہے۔ انتہی من علیہ مختصراً +

اب فقیر نور الدین سلیمانی خضروی کہتا ہے کہ روایات مختلف کا بیان اہل عرب کا داب ہے
اور پوشیدہ رکھنا دو امر پر محمول ہوتا ہے ایک قلت استعداد اور کم علمی دوسری رعایت
جانب داری اور یہ اہل کمال کا نقصان ہے۔ اور ایسا مورخ کے لئے عیب ہے۔ فلہذا یہ روایت
محمد بن علی کی نسل سے اعوان کا ہونا صحیح نہیں۔ اور اس میں سخت اختلاف اہل انساب میں پیدا
ہوا ہے۔ سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ آنا اعوان کا در درہ خیبر پشاور پر ان کا آباد ہونا اور
ملک سندھ سے ان کا آنا اور علی مسجد ان کا بنانا سب تواریخ عرب کے خلاف ہے +

بعض اعوان شجرہ نسب یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت قطب شاہ بن الف شاہ بن
امان شاہ بن داراب شاہ بن زمان شاہ بن محمود شاہ بن نوشاہ بن علی شاہ بن سکندر شاہ بن محمد حنیفہ بن حضرت
مرتضیٰ علی کو کوئی تاریخ عربی میں اسمٰعیل محمد حنیفہ کا بیٹا سکندر شاہ ہونا اہل عرب سے مروی نہیں ہوا اور دوسری اسماء الرجال کی
انکی روایت سے ثابت نہیں ہوئے۔ لہذا اس کی تصدیق یہاں نہیں کی گئی ہے +
اور بعض اعوانوں کا شجرہ نسب یہ ہے کہ میر قطب شاہ بن الف شاہ بن عون شاہ بن دارا شاہ بن محمود شاہ بن نواب شاہ بن

www.Awans.com.pk

عاق شاہ بن سکندر شاہ بن شاہ زبیر بن محمد حنیفہ بن علی علیہ السلام اس شاہ زبیر کا بیٹا ہونا محمد بن علی سے بروایت عرب صحیح نہیں ہوا پس یہ نسب نامہ اعتبار سے ساقط ہوا ۔ +

اور بعض نسب نامہ میں یہ نسب منقول ہے ۔ کہ قطب الدین لقبہ قطب شاہ کنیت ابو محمد جد اعلی اعوان ابن عقیل شاہ و نزد بعضے شاہ عقیل لقبہ نور الدین کنیت ابو محمد آیا شاہ بن شاہ حمید الدین لقبہ سیف الدین و بعضے حامد شاہ نیز گوئید کنیت الیشان ابو علی بن اسمٰعیل لقبہ نور الحسن کنیت ابو جعفر بن محمد جعفر صادق لقبہ شرف الدین کنیت ابو قاسم و ابو احمد بن قاسم علی لقبہ شاہ علی کنیت ابو عبد اللہ بن محمد عباس علی کنیت ابو اسماعیل بن علی العریضی لقبہ نور اللہ و کنیت ابو الحسن بن اشرف علی لقبہ برہان الدین کنیت ابو تراب بن محمد حمزہ لقبہ فیض اللہ کنیت ابو علی بن محمد زبیر قاسم لقبہ ہاشم حاسد اللہ کنیت ابوطالب و ابو حمزہ بن محمد لقبہ حنفیہ و محمد اکبر کنیت ابو زبیر قاسم بن علی لقبہ مرتضی کرم اللہ وجہہ و جعفر و عبد اللہ و ابراہیم و موسے و علی رضا وغیرہ ہمہ برادران محمد زبیر قاسم بن محمد بن محمد بن علی اند بحوالہ انساب جالندھری وغیرہ ۔

پس ہمیں محمد زبیر کا محمد حنفیہ کا بیٹا ہونا کسی معتبر تواریخ سے نہیں نظر آیا ۔ بلکہ اہل انساب ان کے ذکر سے کچھ ذکر امام محمد اکبر کے فرزندوں میں بالکل نہیں لائے ہیں ۔ اور باقی اسماء الرجال کا بھی کچھ تذکرہ نہیں آیا ۔ لہذا یہ نسب نامہ بھی اعتبار سے ساقط ہوا ہے ۔ اور اسکی تصدیق نہیں ہو سکتی ہے +

اور بعض اعوان یہ شجرہ لائے ہیں ۔ کہ ملک قطب حیدر شاہ جد اعوان بن الف شاہ بن حبیب شاہ بن امان شاہ بن زبیر شاہ بن طیب شاہ بن محمد شاہ بن عمر شاہ بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان بن محمد حنیفہ بن علی رضی اللہ تعالی عنہ ۔ اس میں جو ملک قطب حیدر شاہ آیا ہے یہ وہ ہے جسکا ذکر زاد الاعوان میں کیا گیا ہے ۔ یہ حضرت مسعود سالار غازی بن زبیر سالار علوی نائب سلطان محمود غزنوی کے ہمراہیوں سے ہے ۔ اس کی اولاد سے اعوان نہیں ہیں ۔ کما صرح فیہ اور سلسلہ نسب مذکور کا بھی گفتگو سے خالی نہیں

www.Awans.com.pk

اصل مطلب اختصار سے یہ ہے کہ اعوان اس سلسلہ سے نہیں ہیں ۔

بعض اعوان یہ شجرہ بیان کرتے ہیں کہ ملک احمد خان قطب شاہ بن الف شاہ بن حبیب شاہ بن زبیر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن اصف غازی بن بطل غازی بن سنان غازی بن محمد شاہ غازی بن شاہ علی اسد اللہ غازی - پس یہ شجرہ بھی صحیح نہیں - اور ملک احمد خان سلطان محمود غزنوی کے عہد ایک سردار قوم افغان سے ہوا ہے نہ علوی سے کما صرح فی زاد الاعوان فی ذکر الحنفیہ ۔

نیز بعض اعوان یوں نسب نامہ روایت کرتے ہیں کہ قطب شاہ بن عبدالرحمان بن عبدالملک بن مظفر شاہ بن سنور شاہ بن انور شاہ بن جلال الدین بن محمد علی بن عباس علی بن احمد علی بن امام حنیف بن حضرت علی علیہ السلام کما فی نسب نامہ اعوان گوجرانوالہ وغیرہ - اس میں محمد علی فرزند حنیف کا ہونا اور دوسرے سلسلہ اسماء الرجال کا ان سے ہونا مثبت معتبر کتابوں سے نہیں ہوا لہذا ساقط ہے - ۔

بعض اعوان کا شجرہ النسب اس طرح ہے - قطب شاہ بن بیان شاہ بن جلیل شاہ بن محمد شاہ بن داراب شاہ بن نواب شاہ بن کرتار شاہ بن فیروز شاہ بن وادن شاہ بن عطا شاہ بن احمد شاہ بن خطیب شاہ بن چنن شاہ بن محمد شاہ بن علی کرم اللہ وجہہ کذا فی نسب امرتسر وغیرہ - اس میں چنن شاہ بیٹا محمد حنیفہ کا ہونا کسی روایت عربی و فارسی و اردو وغیرہ میں مروی نہیں ہوا اور نہ یہ نام اہل عرب کے ہیں - جو اس شجرہ میں بے تک بتائے گئے ہیں - لہذا یہ اعتبار سے ساقط ہوا - ۔

اور بعض لوگ یہ نسب کا شجرہ بتاتے ہیں کہ میر قطب شاہ بن میر بیان شاہ بن میر جلیل شاہ بن میر محمد شاہ بن میر داراب شاہ بن میر عاق شاہ بن میر سکندر بن میر زبیر شاہ بن میر سرور شاہ بن میر محمد اکبر شاہ بن میر علی مرتضے شاہ کرم اللہ وجہہ - اس میں سرور شاہ بیٹا محمد حنیفہ کا ہونا مثبت نہیں - اور سلسلہ باقی اسماء الرجال کا بھی وہی ہے ۔

بعض اس نسب کو مقرر کرتے ہیں۔ کہ سید قطب عون بن شاہ بن
قاسم شاہ بن شاہ اسمٰعیل بن شاہ مظہر بن شاہ آدم بن عبدالشکور بن عبدالعلی
بن امام حنیف علیہ السلام یہ بھی ذہنی ہے۔

اور ایک روایت یہ ہے۔ کہ زبیر عبداللہ قطب شاہ بن عبدالرحمٰن بن
نور علی بن مقبل علی بن محمد نعیم بن شیخ سالم بن میمون بن شرف شاہ بن محمد حنیف
بن امام علی شیر خدا علیہ السلام۔ مگر یہ سلسلہ بھی تواریخ عرب سے نہیں
موجود ملتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی شجرہ نسب سینہ بسینہ میں زبانی لوگوں سے آتے ہیں
چونکہ کتابت تک وہ نہیں پہنچے تھے۔ لہذا یہاں ان سے بھی کتابت نہیں کی
ہے۔ اور جہاں تک اس عاجز کی تحقیقات ہے۔ اس میں اعوان امام محمد حنیف
ثابت نہیں ہوئے جسکی بیان تفصیل کی جاوے۔ اگرچہ اعوان کے کئی فرقے
اس بات کے قائل ہیں کہ ہم امام حنفیہ کے ہیں۔ ولیکن یہ مورخین سے تحریر میں
بدلائل کاملہ آجتک نہیں دیکھا گیا۔ زیادہ خامہ فرسائی قصہ گوئی عبث ہے۔

فصل دہم اعوانوں کا زبیر کی اولاد سے ہونا

بعض اہل انساب نے قطب شاہ کا زبیر کی اولاد سے لکھا ہے۔ یہ لوگ
سلسلہ نسب یوں روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب قطب شاہ بن الف خان بن
امان خان بن داراب خان بن زمان خان بن بجور خان بن نواب خان بن
سکندر خان بن شاہ زبیر بن حضرت علی شیر خدا علیہ السلام۔ اس میں حضرت
علی رضی اللہ کا فرزند شاہ زبیر ہونا صحت کو نہیں پہنچا ہے۔ اگرچہ تیس الواعظین
فارسی لاہور کے ذکر محرم میں زبیر علی اور جنگ نامہ منظوم پنجابی حامد شاعر مطبوعہ
لاہور کے جنگ امام حنیف میں زبیر ابن علی مندرج ہیں۔ کیونکہ حضرت ابوبکر سندھی
واعظ مصنف تیس الواعظین کے مطلب بالعموم اعوان الاشتہار [illegible]
سے معتبر ہونا اس کتاب کا نہیں رہ جاتا۔ اور دیوانہ شاعر پنجابی سے [illegible]

سخنان بیان کی ہیں۔ یہ بھی نزد مورخین پایہ صداقت کو نہیں پہنچتا۔ چنانچہ تردید اس دعوے کی یہ فقیر تاریخ زاد الاعوان کے باب دوم فصل نہم صفحہ ۹۳ مطبوعہ شمس الہند لاہور میں لکھ چکا ہے +

اب جاننا چاہیے کہ کسی کتاب معتبرہ محفوظہ نے زبیر نام حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرزند نہیں لکھا۔ پس اغیس الواعظین و جنگ نامہ حامد کے لکھے زبیر ابن علی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ موضوعی پسران علی رضی اللہ عنہ سے جتایا گیا ہے۔ پس جو لوگ سلسلہ نسب شاہ زبیر بن علی رضی اللہ عنہ سے ملاتے ہیں وہ ثبوت میں منقطع ہے۔ اور حکم مردود کا رکھتا ہے۔ اور وہ سلسلہ نسب مصنوعی و ناحق تصور کیا جاوے گا۔ غرضیکہ روایت ضعیف ہے۔ پایہ اثبات و اعتما کے نہیں +

اور بعض اہل نسب یوں بتاتے ہیں کہ نواب خان زبیر خان بن سکندر خان بن شاہ زبیر بن علی مرتضے کرم اللہ وجہہ ہیں یہ سلسلہ بھی واہی تباہی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ روایت نہ ضعیف ہی ہے۔ جسکا موضوع ہونا و نزاشا ہوا جاننا ماننا پڑتا ہے۔ اور حکم کذب الانساب کا ہے ان میں یہی جہلاء انساب بیدی اعوانوں کے ہوں گے۔ جن کو لوگ بیراثی کے نام سے پکارتے ہیں جب نسب نامہ بیراثی کا ایسا مرتب ہے تو تواریخی حالات اس کے بھی ویسے موضوع واہی تباہی ہیں۔ چنانچہ سلطان محمود کی اعانت کرنی۔ اور درہ خیبر پشاور پر حضرت علی رضہ کا جنگ کرنا وغیرہ +

اور حافظ ابرو کی تاریخ میں جو آیا ہے کہ قوم اعوان اولاد حضرت عباس علیہ السلام سے ہیں جو لوگوں میں مشہور ہے کہ شاہ زبیر کی اولاد ہیں۔ یہ غلط ہے۔ وہ لاولد فوت ہو گئے۔ انتہٰے +

اس میں آخری جملہ کہ زبیر لاولد فوت ہوئے۔ علماء اسماء الرجال کے خلاف ہے۔ اور ان کا قول یہ ہے۔ کہ جناب علی مرتضٰی رضہ کا زبیر نام کوئی فرزند مشہور نہیں ہوا۔ اور اٹھاراں فرزندان علی رضہ سے صرف پانچ کی اولاد ہوئی۔ دو اولاد سادات یعنے امام حسن دوم امام حسین۔ اور تین کی اولاد علوی وہ امام

حنیف۔ عباس علمدار اور عمر اطراف ہیں۔ یہ مضمون حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے ہر گز کسی مورخ نے زبیر کا صاحب اولاد ہونا نہیں لکھا۔ بلکہ یہ امر تو در کنار اس کے نام سے محققین بالکل ساکت ہیں۔ اب اس فصل کا یہاں اختتام کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کے بعد کچھ اور نہیں جس کی زیادہ بحث کی جائے ؎

فصل یازدہم اعوان کا حضرت عمرؓ و علیؓ کی اولاد ہونا

ارباب عنوان کی خدمت معظم میں یہ روایت بھی پیش کر ہی دیتا ہوں۔ کہ بعض اہل نسب اعوان کا سلسلہ نسب یہ گردانتے ہیں جو مندرج ذیل ہے ملک احمد خان قطب الدولہ بن قاسم خان بن اعمیر خان بن فائز خان بن ولداد خان بن عبدالرؤف خان۔ بن محمد خان بن حضرت عمر بن حضرت علی علیہ السلام۔ اس میں سوال کیا جاتا ہے کہ محمد بن عمر ابن علی کا بیٹا عبدالرؤف نام کسی جگہ معتبر تاریخ میں نہیں دیکھا گیا۔ اور اس کا عمر کا ذکر اس عاجز فقیر نور الدین سلیمانی عفروی نے تاریخ زاد الاعوان کے باب اول فصل ہشتم ...... میں کیا ہے یہاں حاجت تسطیر کی نہیں۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کتاب الفرع النامی من اصل السامی مطبوعہ صدیقی کا ٹن بھوپال کے ذکر علی علیہ السلام صفحہ ۹ میں ہے کہ در عمدۃ الطالب فی نسب آل ابیطالب گفتہ کہ اولاد علی بحسب اکثر روایات سی و شش نفر دہ ھیجدہ پسر و ہیجدہ دختر عقب او از پنج پسر باقی ماندہ حسنؑ و حسینؑ و محمد بن حنفیہ و عباس اللقب و عمر اطرف انتہا ؎

اور محمد بن عمر کا حال بحوالہ تقریب التہذیب کے زاد الاعوان میں لکھا گیا اور محمد مدنی کے عبداللہ و عبیداللہ دو فرزند ثابت ہوئے۔ اور وہ دونوں صاحب اولاد ہوئے۔ منتہیٰ ؎

ناظرین زاد الاعوان کے باب دوم فصل ہشتم کا مطالعہ فرما دیں۔ الجملہ سلسلہ مذکورہ الصدر میں جو ولداد خان و عبدالرؤف خان کو اولاد محمد بن عمر بن

www.awans.com.pk

علی سے بتایا گیا ہے۔ ہرگز تواریخ سے انکشاف نہیں ہوا۔ اور قطب الدین لقب بھی کتب تواریخ سے قطب شاہ ثابت نہیں ہوا۔ پس اعوان کو علوی نسب سے بنانا ایسا ہے جیسا کہ بکثرت روایات زبان زد عوام ہو جاتے ہیں علوی نسب میں بہت اشخاص اہل علم خصوصاً مقتدائے وقت گذرے ہیں اگر اعوان ان سے ہوتے تو کہیں تذکرہ ضرور آجاتا۔ غرضیکہ عون علی کی نسب سے رہ نہیں سکتے اور امیر اور فائز اور دلداد جو اسماء مذکور ہوئے ہیں یہ اسماء عربی نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ نسب نامہ کسی کا بنایا ہوا ہے ٭

فصل دوازدہم اعوانوں کا قطب شاہ ایبک سے ہونا

ہند کے بعض نسابوں نے یہ بتایا ہے کہ اعوان کا معنے مددگار ہے۔ انکے جد اعلیٰ قطب شاہ ایبک نے ہند پر حملے کئے۔ اور کفار کو مار کر سلطنت اسلام کی ہند میں جمائی۔ اور باب ایبک کا سلسلۂ نسب غزنویوں سے ملتا ہے اس مجملہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سلطان قطب الدین ایبک بانی سلطنت غلامان دہلی ہے۔ جسکو قطب شاہ جد اعلیٰ اعوان مقرر کیا۔ اور ایبک اس کا اپنا لقب ہے اور ایبک نام اس کے باپ کا بھی تھا۔ اور سلطان شہاب الدین غوری کا یہ غلام تھا اور نسب سے یہ فقیر آگاہ نہیں ہوا۔ کہ غوری ہے۔ یا نہیں۔ ہند کی سب تواریخ اس کے حالات سے بھری ہوئی ہیں۔ سب اس کو غزنویوں کا غلام لکھتے ہیں۔ اور نسب سے سب ساکت ہیں واللہ اعلم بالصواب اس نے ہند پر بڑے حملے کئے ہیں۔ اور کفار کو مار کر اسی نے سلطنت اسلام ہند میں مستقل قائم کی ہے۔ اور اس کا خاندان بلفظ غلامان مشہور ہے۔ ولیکن یہ بات محقق نہیں ہوئی کہ اعوان اسی کی اولاد سے ہیں ٭

تاریخ لب لباب کی سلاطین ہند اہل اسلام کے ذکر ۱۰۹ھ میں ہے کہ سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر نو حملے کئے۔ نویں حملہ میں ہندوستان کی حکومت پر کامل طور پر متصرف ہو گیا۔ اور اپنے ایک خاص

www.Awans.com.pk

مصاحب کو جس کا نام قطب الدین ایبک تھا اور اُسکا غلام تھا۔ ہندوستان میں اپنا نائب کر کے غزنی کو چلا گیا۔ قطب الدین نے بہ نسبت سابق اور زیادہ ملک بڑھایا۔ اور لاہور کے تخت پر بیٹھا۔ اور دہلی کو دار السلطنت قرار دیا۔ شہاب الدین نے ہندوستان پر پندرہ برس حکمرانی کی جب شہاب الدین غزنی میں جا کر سنہ ۶۰۳ ہجری میں فوت ہو گیا۔ تو قطب الدین ہندوستان کا مستقل بادشاہ بن گیا۔ اور چونکہ یہ غلام تھا۔ یہ خاندان غلامانی نام سے مشہور ہوا یہ شخص سخاوت اور فیاضی میں حاتم ثانی تھا۔ یہاں تک کہ لوگ اسے لکھ داتا کہتے تھے۔ اور سپہ گری میں بھی بے مثل آدمی تھا۔ سنہ ۶۰۷ ہجری میں لاہور میں گھوڑے سے گر کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا آرام شاہ تخت لاہور پر بیٹھ گیا۔ ایک سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد قطب الدین کا زر خرید غلام و داماد شمس الدین التمش نام آرام شاہ کو قتل کر کے خود تخت پر بیٹھ گیا۔ انتے +

اور تاریخ ہند اردو یوسف خان میں لکھا ہے کہ بوجہ انگوٹھا کٹ جانے اور بوجہ ایبک کا بیٹا ہونے کے قطب الدین کو ایبک کہا جاتا ہے۔ انتے +

۱ سب تواریخ سے یہ امر پایا جاتا ہے۔ کہ خاندان غلامانی کے بعد خلجی تغلق سادات۔ لودھی۔ مغل۔ سوری ہند میں ہوئے۔ اگر یہ اعوان اس خاندان غلامانی سے ہوتے۔ تو ضرور معروف ہوتے چونکہ اصلی اس کی بے بنیاد ہے لہذا ان سے مشتہر بھی نہ ہوئے۔ اور تواریخ ہند سے صرف آرام شاہ بیٹا قطب الدین کا ثابت ہوتا ہے۔ اور صرف ایک دختر قطب الدین کی ثابت ہوتی ہے۔ جو شمس الدین التمش غلام ترکی سے بیاہی گئی تھی۔ اور صاحب اولاد ہونا آرام شاہ کا بھی صحت کو نہیں پہنچا ہے جب اولاد اس کی نہ ہوئی تو اعوان اُن سے کس وجہ ہوئے۔ یہ دعوٰے گپ ہے کہ اعوان قطب الدین ایبک شاہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ زعم خلاف دعوٰے اعوانوں کے ہے۔ کہ آرام شاہ لاولد کی اولاد اعوان ہوویں۔ کما لا یخفٰے علی ماہر +

اب زیر بحث اس نسب کے اور مضمون لکھنا اس وقت زیادہ پڑتا جب اعوانوں کا اس غلامانی خاندان سے کچھ رشتہ ملتا لہذا انہیں سمجھ آتی

www.Awans.com.pk

سمتان بیان کی ہیں۔ یہ بھی نزد مؤرخین پایہ صداقت کو نہیں پہنچتا۔ چنانچہ
تردید اس دعوےٰ کی یہ فقیر تاریخ زاد الاعوان کے باب دوم فصل نہم صفحہ 93
مطبوعہ شمس الہند لاہور میں لکھ چکا ہے +

اب جاننا چاہیے کہ کسی کتاب معتبرہ محفوظ نے زبیر نام حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا فرزند نہیں لکھا۔ پس انیس الواعظین و جنگ نامہ حامد کے لکھے
زبیر ابن علی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ موضوعی پسران علی رضی اللہ عنہ سے جنایا گیا
ہے پس جو لوگ سلسلہ نسب شاہ زبیر بن علی رضی اللہ عنہ سے ملاتے ہیں
وہ ثبوت میں منقطع ہے۔ اور حکم مردود کا رکھتا ہے۔ اور وہ سلسلہ نسب
مصنوعی و ناحق تصور کیا جاوے گا۔ غرضیکہ روایت ضعیف ہے۔ پایہ اثبات
واعتما کے نہیں +

اور بعض اہل نسب یوں بتاتے ہیں کہ نواب خان زبیر خان بن سکندر خان
بن شاہ زبیر بن علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ ہیں۔ یہ سلسلہ بھی واہی تباہی ہے
یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ روایت نہایت ضعیف ہے۔ جسکا موضوع ہونا
اور تراشا ہوا جاننا ماننا پڑتا ہے۔ اور علم کذب النسابین میں یہی جہلاء انساب
جدی اعوانوں کے ہوں گے جن کو لوگ میراثی کے نام سے پکارتے ہیں جب
نسب نامہ میراثی کا ایسا مرتب ہے تو تواریخی حالات اس کے بھی ایسے موضوع
واہی تباہی ہیں۔ چنانچہ سلطان محمود کی اعانت کرنی۔ اور درۂ خیبر پشاور پر
حضرت علی رضہ کا جنگ کرنا وغیرہ +

اور حافظ ابرد کی تاریخ میں جو آیا ہے کہ قوم اعوان اولاد حضرت عباس
علیہ السلام سے ہیں۔ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ شاہ زبیر کی اولاد ہیں یہ غلط
ہے۔ وہ لاولد فوت ہوئے۔ انتہےٰ +

اس میں آخری جملہ کہ زبیر لاولد فوت ہوئے۔ علماء اسماء الرجال کے خلاف
ہے۔ اور ان کا قول یہ ہے۔ کہ جناب علی مرتضیٰ رضہ کا زبیر نام کوئی فرزند مشہور
نہیں ہوا۔ اور اٹھارہ فرزندان علی رضہ سے صرف پانچ کی اولاد ہوئی۔ دو
اولاد سادات یعنے امام حسن دوم امام حسین۔ اور تین کی اولاد علوی وہ امام

www.Awans.com.pk

حنیف۔ عباس علمدار اور عمر اطراف ہیں۔ یہ مضمون حد تواتر کو پہنچا ہوا ہے ہرگز کسی مؤرخ نے زبیر کا صاحب اولاد ہونا نہیں لکھا۔ بلکہ یہ امر تو در کنار اس کے نام سے محققین بالکل ساکت ہیں۔ اب اس فصل کا یہاں اختتام کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کے بعد کچھ اور نہیں جس کی زیادہ بحث کی جائے۔

فصل یازدہم اعوان کا حضرت عمرؓ و علیؓ کی اولاد ہونا

ارباب حقوان کی حدوث معظم میں یہ روایت بھی پیش کر ہی دیتا ہوں۔ کہ بعض اہل نسب اعوان کا سلسلہ نسب یہ گردانتے ہیں جو مندرج ذیل ہے ملک احمد خان قطب الدولہ بن قاسم خان بن اصیر خان بن فائز خان بن ولاد خان بن عبد الرؤف خان۔ بن محمد خان بن حضرت عمر بن حضرت علی علیہ السلام۔ اس میں سوال کیا جاتا ہے کہ محمد بن عمران علی کا بیٹا عبد الرؤف نام کسی جگہ معتبر تاریخ میں نہیں دیکھا گیا۔ اور اس کا عمر کا ذکر اس عاجز فقیر نور الدین سلیمانی عفروی نے تاریخ زاد الاعوان کے باب اول فصل ہشتم ...... میں کیا ہے۔ یہاں حاجت تسطیر کی نہیں۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کتاب الفرع النامی من اصل السامی مطبوعہ صدیقی کائن بھوپال کے ذکر علی علیہ السلام صفحہ میں ہے کہ در عمدۃ الطالب فی نسب آل ابیطالب گفتہ کہ اولاد علی بحسب اکثر روایات سی و شش نفر دہ هیجدہ پسر و ہیجدہ دختر و عقب او از پنج پسر باقی ماندہ حسنؓ و حسینؓ و محمد بن حنفیہ و عباس الاکبر و عمر اطرف انتہیٰ۔

اور محمد بن عمر کا حال بحوالہ تقریب التہذیب کے زاد الاعوان میں لکھا گیا اور محمد مدنی کے عبد اللہ و عبید اللہ دو فرزند ثابت ہوئے۔ اور وہ دونوں صاحب اولاد ہوئے۔ انتہیٰ۔

ناظرین زاد الاعوان کے باب دوم فصل ہشتم کا مطالعہ فرماویں الجملہ سلسلہ مذکورہ الصدر میں جو ولاد خان و عبد الرؤف خان کو اولاد محمد بن عمر بن

علی سے بتایا گیا ہے۔ ہرگز تواریخ سے افشا نہیں ہوا۔ اور قطب الدولہ لقب بھی کتب تواریخ سے قطب شاہ ثبت نہیں ہوا۔ پس اعوان کو علوی نسب سے بتانا ایسا ہے۔ جیسا کہ بکثرت روایات زبان زد عوام ہو جاتے ہیں علوی نسب میں بہت اشخاص اہل علم خصوصاً مقتدائے وقت گذرے ہیں اگر اعوان ان میں سے ہوتے تو کہیں تذکرہ ضرور آجاتا۔ غرضیکہ عون علی کی نسب سے وہ نہیں ہیں اور امیر اور فائز اور دلداد جو اسماء مذکور ہوئے ہیں یہ اسماء عربی نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ نسب نامہ کسی کا بنایا ہوا ہے ۔

فصل دوازدہم اعوانوں کا قطب شاہ ایبک سے ہونا

ہند کے بعض نسابوں نے یہ بتایا ہے کہ اعوان کا معنے مددگار ہے۔ انکے جد اعلے قطب شاہ ایبک نے ہند پر حملے کئے۔ اور کفار کو مار کر سلطنت اسلام کی ہند میں جمائی۔ اور چونکہ ایبک کا سلسلہ نسب غوریوں سے ملتا ہے اس سبب سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سلطان قطب الدین ایبک بانی سلطنت غلامان دہلی ہے۔ جسکو قطب شاہ جد اعلیٰ اعوان مقرر کیا۔ اور ایبک اسی کا اپنا لقب تھا اور ایبک نام اس کے باپ کا بھی تھا۔ اور سلطان شہاب الدین غوری کا یہ غلام تھا اور نسب سے یہ فقیر آگاہ نہیں ہوا۔ کہ غوری ہے۔ یا نہیں۔ ہند کی سب تواریخ اس کے حالات سے بھری ہوئی ہیں۔ سب اس کو غوریوں کا غلام لکھتے ہیں۔ اور نسب سے سب ساکت ہیں واللہ اعلم بالصواب اس نے ہند پر بڑے حملے کئے ہیں۔ اور کفار کو مار کر اسی نے سلطنت اسلام ہند میں مستقل قائم کی ہے۔ اور اس کا خاندان بلفظ غلامان مشہور ہے۔ لیکن یہ بات محقق نہیں ہوئی کہ اعوان اسی کی اولاد سے ہیں ۔

تاریخ لب لباب کی سلاطین ہند اہل اسلام کے ذکر صفحہ ۱۴۹ میں ہے کہ سلطان شہاب الدین غوری نے ہندوستان پر نو حملے کئے۔ نویں حملہ میں ہندوستان کی حکومت پر کامل طور پر متصرف ہو گیا۔ اور اپنے ایک خاص

www.Awans.com.pk

مصاحب کو جس کا نام قطب الدین ایبک تھا اور اُسکا غلام تھا۔ ہندوستان میں اپنا نائب کر کے غزنی کو چلا گیا۔ قطب الدین نے بہ نسبت سابق اور زیادہ ملک بڑھایا۔ اور لاہور کے تخت پر بیٹھا۔ اور دہلی کو دار السلطنت قرار دیا۔ شہاب الدین نے ہندوستان پر پندرہ برس حکمرانی کی جب شہاب الدین غزنی میں جاکر ۶۰۲ ہجری میں فوت ہو گیا۔ تو قطب الدین ہندوستان کا مستقل بادشاہ بن گیا۔ اور چونکہ یہ غلام تھا۔ یہ خاندان غلامانی نام سے مشہور ہوا یہ شخص سخاوت اور فیاضی میں حاتم ثانی تھا۔ یہاں تک کہ لوگ اسے لکھ داتا کہتے تھے۔ اور سپہ گری میں بھی بے مثل آدمی تھا۔ ۶۰۷ ہجری میں لاہور میں گھوڑے سے گر کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا آرام شاہ تخت لاہور پر بیٹھ گیا۔ ایک سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد قطب الدین کا زر خرید غلام و داماد شمس الدین التمش نام آرام شاہ کو قتل کر کے خود تخت پر بیٹھ گیا۔ انتہٰے ✦

اور تاریخ ہند اُردو یوسف خان میں [illegible] ہے کہ بوجہ انگوٹھا کٹ جانے اور بوجہ ایبک کا بیٹا ہونے کے قطب الدین کو ایبک کہا جاتا ہے۔ انتہٰے ✦

سب تواریخ سے یہ امر پایا جاتا ہے۔ کہ خاندان غلامانی کے بعد خلجی تغلق سادات۔ لودھی۔ مغل۔ سوری ہند میں ہوئے۔ اگر یہ اعوان اس خاندان غلامانی سے ہوتے۔ تو ضرور معروف ہوتے۔ چونکہ اصلی اس کی بے بنیاد ہے لہذا ان سے مشہور بھی نہ ہوئے۔ اور تواریخ ہند سے صرف آرام شاہ بیٹا قطب الدین کا ثابت ہوتا ہے۔ اور صرف ایک دختر قطب الدین کی ثابت ہوتی ہے۔ جو شمس الدین التمش غلام ترکی سے بیاہی گئی تھی۔ اور صاحب اولاد ہونا آرام شاہ کا بھی صحت کو نہیں پہنچا ہے جب اولاد اس کی نہ ہوئی تو اعوان ان سے کس وجہ ہوئے۔ یہ دعوٰے گپ ہے کہ اعوان قطب الدین ایبک شاہ کی اولاد سے ہیں۔ یہ زعم خلاف دعوٰے اعوانوں کے ہے۔ کہ آرام شاہ لاولد کی اولاد اعوان ہو ویں۔ کما لا یخفٰے علیٰ ماہر ✦

اب زیر بحث اس نسب کے اور مضمون لکھنا اس وقت زیادہ پڑتا جب اعوانوں کا اس غلامانی خاندان سے کچھ رشتہ ملتا لہذا انہیں صحت [illegible]

www.Awans.com.pk

مذکور پر اس فصل کو ختم کرتا ہوں +

فصل سیزدہم اعوانوں کا قطب الملک شاہ کی اولاد سے ہونا

علم تاریخ کی رو سے مختلف روایات کا بیان کرنا قدیم سے مقرر ہے۔ لہذا یہ روایت بھی بطور اختصار مرقوم کرتا ہوں کہ بعض نساب کی زبان زد یوں کلام چلی آتی ہے کہ اعوان قطب الملک شاہ کی اولاد ہیں۔ اور اسی لئے قطب شاہی خاندان ان کا مشہور ہے۔ ہند میں اس خاندان کی حکومت رہی ہے اور پھر تنزل ہو کر ایک گروہ باقی ہو گیا۔ اس کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قطب الملک شاہ وہ ہے۔ جس کا تذکرہ تواریخ ہند میں کرتے ہیں اور سلطنت دہلی کی ہمسر حکومتوں میں جو قطب شاہیہ خاندان کی حکومت تھی وہ یہی ہے۔ تاریخ ہند اردو مصنفہ یوسف خان پوپلزئی مطبوعہ لاہور کے فصل سلطنت دہلی کی ہمسر حکومتیں صفحہ ۲۳۲ میں ہے کہ جب حکومت دہلی میں ضعف آیا۔ تو ملک دکن ہند میں بہت ریاستیں قائم ہو گئیں۔ ان میں ایک قطب شاہیہ سلطنت ہے۔ اس کا بانی قطب الملک تھا سنہ ۱۵۱۲ء پندرہ سو بارہ عیسوی میں قائم ہوئی۔ اور اورنگ زیب عالمگیر غازی نے سنہ ۱۶۸۷ء سولہ سو ستاسی عیسوی میں اس کو تباہ کیا۔ اس کا پایہ تخت گولکنڈہ قرار پایا تھا۔ انتہے +

اور اسی تاریخ ہند یوسفی صفحہ ۲۴۳ میں ہے کہ قطب الملک قطب شاہیہ سلطنت کا بانی تھا۔ اسی کے نام سے وہ سلطنت موسوم ہے۔ اسکا دار الخلافہ گولکنڈہ تھا۔ انتہے +

اور تاریخ ہند لتھبرج اردو مطبوعہ مفید عام کی چھٹی فصل سلطنت دہلی کے ہمسر حکومتوں صفحہ ۵۳ میں ہے کہ ملک دکن میں پانچ ریاستیں قائم ہو گئیں ان میں سے سوم سلطنت قطب شاہیہ ہے۔ جس کا بانی ایک شخص قطب الملک نامی گذرا ہے۔ اس کا آغاز سنہ ۱۵۱۲ء میں ہوا۔ اور گولکنڈہ اس کا تخت گاہ قرار پایا۔ یہ سلطنت دکن ہند کے مشرقی حصے میں تھی۔ اور اورنگ زیب کے ہاتھ

سے تباہ ہو ئی انتہے +

اور کتاب وقائع نعمت خان عالی میں بزبان فارسی ذکر قلعہ گو لکنڈہ کا مفصل بیان کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح قصص ہند اُردو کے جلد دوم ذکر اورنگ زیب عالمگیر میں محاصرہ قلعہ گو لکنڈہ کا بیان مشرح ہوا ہے۔ اور محرر سطور ہٰذا نے ہر چند تفحص کیا ہے۔ یہ کہیں ثابت نہیں ہوا کہ اعوان قطب الملک شاہ دکن کی اولاد سے ہیں۔ اور یہ سلطنت اورنگ زیب کے ایام تک رہی۔ اگر اعوان کا یہی خاندان ہوتا تو ضرور معروف ہوتے۔ کوئی وجہ نہیں کہ شہرت ان کی اظہار نہ ہوتی۔ اس خاندان قطب شاہیہ دکن سے اعوانوں کا نسب بتانا محض زعم نسب کا ہے۔ والا مورخین سے یہ امر تحریر نہیں۔ اب اس فصل کو ختم کرتا ہوں +

فصل چہاردہم اعوانوں کا ہنود کی اولاد سے ہونا

اَرباب ذی فہوم کی خدمت میں معروض ہے کہ مولوی حیدر علی لودھیانوی تاریخ علوی کے ضمیمۂ اول صـ۳۲ـہ میں لائے ہیں کہ صاحب کرنل مردم شماری نے لکھا ہے کہ اعوان ہند کی اولاد ہیں اور یہ خیال اس امر سے مضبوط ہو جاتا ہے کہ پشاور میں ان کو ہند کے نام سے پکارتے ہیں۔ جو عوام الناس کی رائے کا کافی ثبوت ہے۔ اور اُسی تاریخ کے ضمیمہ دوم صـ۱۲ـہ میں کتاب مردم شماری مؤلفہ ابٹسن صاحب سے نقل کیا ہے کہ مسٹر گریفن صاحب انگریزی مورخ اعوانوں کو ہندو ہونا بتاتا ہے۔ اس کا جواب مولوی صاحب موصوف لودھیانوی نے یہ دیا ہے کہ پشاور میں کسی پنجابی مسلمان کو ہندکی ایسا ہی ہوگا جیسے عرب میں سب مسلمانوں کو جو ہند سے جاتے ہیں ہندی بھی ہندو کہا جاتا ہے۔ اگر یوں کہنا سند ہو جاوے تو ملک ہندوستان میں کیا سید کیا مغل کیا افغان کیا اعوان کوئی ہندو ہونے سے نہیں بچ سکتا میں عرض کرتا ہوں کہ نسل ہندو اور مسلمانوں کی پرکھنے کا ایک معیار ہے اگر صاحب

بہادر توجہ فرماتے تو نکل آتا۔ پھر کبھی وہ ایسا دھوکہ نہ کھاتے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آجتک ہندوستان میں ایسی کوئی قوم نہیں جو بالکل سب کی سب مسلمان ہو گئی ہو۔ بلکہ سب قومیں اسلام کے سبب دو حصوں پر تقسیم ہو گئیں۔ ہندو یا مسلمان۔ کوئی ہندو جاٹ کہلاتا ہے۔ کوئی ہندو راجپوت ہے۔ کوئی مسلمان راجپوت۔ علی ہذا القیاس گوجر۔ تیلی۔ وغیرہ۔ اگر اعوان ہندی نسل سے ہوتے تو قوم کا ایک بڑا حصہ ہندو اعوان کہلاتا۔ اور عادات و اطوار اور شکل صورت میں ان سے مشابہ ہوتے۔ پس جب ان کے مقابلہ میں مثل ہندی النسل قوموں کے کوئی قوم پیش نہیں کی جاتی تو ان کے ہندی بنانے میں کوشش بیفائدہ ہے۔ انتہٰی +

میجر ولسن صاحب بہادر انگریزی مؤرخ نے اعوانوں کو اہل ہنود میں شامل کیا ہے۔ اس کا جواب بھی مذکور ہے۔ اور اس کا کچھ ذکر پھر عنقریب رائے ہرکرن کے باب میں کیا جائیگا۔ ناظرین وہ مقام دیکھیں۔ اور کاتب ہذا السطور ب لفظ ہند جس کی طرف اعوان منسوب کئے گئے ہیں اس کی تشریح یوں کرتا ہے۔ کہ غیاث اللغات کے باب الہا مع النون صفحہ ۵۰۵ مطبوعہ نولکشور میں ہے۔ ہندو منسوب بہ ہند و دریں لفظ واو برائے نسبت است۔ اور لغات اُردو کے باب الہا صفحہ ۴۹۵ مطبوعہ مفید عام لاہور میں ہے۔ ہندو بالکسر ہندوستان یعنے ہندوؤں کا ملک۔ اور اسی طرح لفظ ہندی منسوب بہ ہند ہے۔ انتہٰی +

مرزا محمد کاظم برلاس مراد آبادی تاریخ الہند اُردو کے جلد اوّل الجوس ذکر آبادی عالم بعد طوفان نوح علیہ السلام میں یہ لائے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کا نام عربی زبان میں نوح ؑ اور سریانی زبان یشکر اور انگریزی زبان میں نوحہ اور سنسکرت زبان میں بیوستّ منو ہے۔ اور بیوصت منو کا معنے صاحب کشتی ہے۔ ان کے تین بیٹے سام۔ حام۔ یافث کی نسل سے عالم تمام آباد ہوا۔ اہل ہند سام کو چاند کہتے ہیں۔ خاندان چندر بنسی اسی کی طرف منسوب ہے۔ اور حام
اور حام کو دودن کہتے ہیں۔ خاندان دودن انہی کی طرف منسوب ہے۔ اور یافث

www.Awans.com.pk

کو سورج کہتے ہیں ۔ خاندان سورج بنسی اسی کی طرف منسوب ہیں ۔ اور طوفان کو اہل ہند کلجگ کہتے ہیں انتہٰے ؛

اور المجوس کے ذکر آبادی کے سلسلہ خاندان سام یعنے چاند میں ہے کہ سام کا ایک بیٹا ایلام یا آلان یا ارم نام تھا ۔ اوس کی اولاد سے گشتاسپ وغیرہ بابیان کئے گئے تھے ۔ اور اسی قوم آلان سے مدت کے بعد جو نسل میں پہنچے وہ آریہ نام سے مشہور ہوئے ۔ اور آریہ جد برہمنان ناگروی کی ہے جو آجتک مشہور ہیں ۔ غرضیکہ اولاد سام کی حام و یافث کی نسل سے آخر کو مل گئی ۔ انتہٰے ؛

اور المجوس کے ذکر خاندان یافث یعنے سورج بن ہے کہ یافث کا چوتھا بیٹا یونان ہوا ۔ اس کا پانچواں بیٹا توبل نام کی اولاد اہل بیت محکس فرقے کوہ ہمالیہ میں ۔ اور آخر شمال ہند میں پھیل کر ابنائے حام سے مل گئے انتہٰے ؛

اور المجوس کے ذکر حام یعنے دو دن میں ہے کہ حام کا چوتھا بیٹا کسلحی تھا ۔ جس کا بیٹا جاٹ نام ہوا ۔ اور اسی سے قوم جاٹ مشہور ہے ۔ کما مر ذکرہ ۔ اور حام کا پانچواں قوط ۔ اور چھٹا کوش ہے ۔ پھر کوش بن حام کے فرزند دوسرے رعام یا رعما نام ہے ۔ اس کے دو فرزند بنام سبا و ددان تھے ۔ اور سبا کی اولاد سندھ و بلوچ ہیں جن کے نام پر ملک سندھ و بلوچستان مشہور ہوئے ۔ اور ددان کو ہند بھی کہتے ہیں ۔ اسی ددان یعنے ہند کے چار بیٹے تھے دکن و پورب و بنگ و نہروال مشہور و آباد ہیں ۔ غرضیکہ کوش بن حام کی نسل سے ممالک ہندوستان آباد ہوئی ۔ انتہٰے ؛

اور نسب نامہ کلان حضرت ضیاء اللہ فخری قادری مطبوعہ محمدی لاہور کے صفحہ ۴۰۰ میں ہے کہ معموری مملکت ہند بر نسل فرزندان حام ابن نوح علیہ السلام است حام بامر پدر عالی مقام متوجہ ارض جنوب گشت و در معموری آن ملک سعی نمود واز وے فرزندان بوجود آمدند ۔ یکے ہند دوم سندھ وغیرہ و ہند و سندھ ممالک مذکور بنام ایشان موسوم گشت ۔ وا ما پسر حام رشتہ کہ ہند نام داشت بملک ہند رفت کہ بدو منسوب است ۔ سیاحت را بر معموری گذاشتند ۔ و برادرش بملک سندھ فرو کش گشت ۔ مثل ملحقہ و ملتان ملاء مکرّمہا

www.Awans.com.pk

یعنے فرزندان خود بنا کرد ـ چہار پسر سند بعمر سید ـ کہ یکے از آنہا پورب نام داشت دوم بنگس ـ سوئم دکن ـ چہارم نہر دال ـ ہر یکے ولایت کہ بنام مشہور ست بنام ایشان آباد کردند ـ و دکن را سہ پسر بوجود آمدند و ملک دکن بر ایشان قسمت کرد ـ کہ بآنہا اسم راہت ـ و کنٹر ـ و تلنگ ہست و این قوم در ملک دکن موجود اند ـ آنہا از نسل او شاہند و نہروان را نیز سہ پسر وجود آمدند ـ بھراج و کنباج و مالراج نام گذاشت و ہر یک شہر بنام آبادان ساختند ـ و بنگ را فرزندے بوجود آمد ملک بنگالہ او معمور پذیرفت ـ و پورب بن ہند را کہ اولاد ارشد بود چہل و دو پسر رسید و در اندک فرصتے اولاد ایشان بسیار شد انگاہ یکے را از میان خود سروری برداشتند ـ در انتظام ملک سعی روا داشت و نام او کشن بود ـ انتہٰے ✦

اور بستان ابواللیث سمرقندی مطبوعہ مصر میں ہے ـ الھند کلھم من لاوحام ـ انتہٰے ✦

اور یہ ذکر معہ ازدیاد مضامین کے اس عاجز فقیر نورالدین سلیمانی غفرلہ نقشبندی نے تاریخ سلیمانی میں کیا ہے فلینظر الیہ ـ اسی کا کچھ ذکر زاد الاعوان کے باب سیوم فصل ہفتم میں بیان کیا گیا ہے ✦

اور تاریخ طوفان نوح علیہ السلام اردو مرتبہ سید اکبر علی کی مطبوعہ نولکشور صفحہ میں ہندوستان کا حام کی اولاد سے ہونا تحریر ہے ـ اور اہل اسلام اور اکثر اہل کتاب کا یہی مسئلہ ہے ـ کہ بنی آدم حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ـ لیکن اہل ہنود کے ہاں یہ مسئلہ مسلم نہیں ـ نمونہ خرد وار تواریخ گلدستہ کشمیر اردو کے ضمیمہ حصہ سوئم صفحہ ۲۲ مطبوعہ آریہ دہرم لاہور میں پنڈت ہر گوپال کشمیری لکھتے ہیں کہ باوا آدم بھی برہما کی اولاد میں ـ نہ ایک رکھی کے بیٹے تھے اور صرف مغربی لوگ آدم اول انکو مانتے ہیں حقیقت میں انسان برہما کی پیدائش سے ہیں ✦ انتہٰے ✦

پس نوح علیہ السلام کی اولاد سے ہونا اہل ہنود کا ہرچند انکار ہے ـ لیکن یہ دعوے ان کا صحیح نہیں ـ قرآن مجید میں اللہ جل جلالہٗ وجعلنا ذریتہٗ ھم الباقین س ۲۳ ـ پ ۲ ـ سورۃ صافات میں فرماتا ہے یعنے

نوح علیہ السلام کی اولاد سے طوفان کے بعد سب عالم آباد ہوا ہے۔ اور موجودہ انسان سب ذریت نوح علیہ السلام کی ہیں۔ پس ضرور اہل ہنود بھی نوحی نسل سے ہوئے۔ اور برہما کی نسل سے جو کہتے ہیں وہ بات بروایات اہل اسلام وغیرہ اہل کتب کے یوں ہے کہ راجہ برہما پسر کشن بن پورب بن ہندی بن حام بن نوح علیہ السلام گذرا ہے۔ چونکہ اعوانوں کا ہندی کی اولاد سے پدری ہونا بحث کو نہیں چاہتا ہے۔ لہذا اس فصل کو یہاں ختم کرتا ہوں۔

فصل پانزدہم اعوانوں کا بے ثبوت نسب ہونا

تاریخ علوی کے ضمیمہ اول صفحہ [illegible] مطبوعہ زبدۃ المطابع لاہور میں ہے کہ کئی مورخ انگریز لوگ کہتے ہیں کہ اعوان بے ثبوت نسب ہیں خصوصاً صاحب سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب لکھتے ہیں کہ قوم اعوان کی ابتداء نامعلوم ہے اور اس بارہ میں بہت سے مسئلے پیش کئے گئے ہیں۔ مسٹر ارتھر براندرتھ کہتے ہیں کہ وہ یونانیوں کی اولاد ہیں۔ اور جنرل کننگھم مورخ انگریزی کا قول ہے کہ اعوان درحقیقت راجپوت ہی ہیں جو سکندر اعظم کے عہد سے مدتوں پیشتر ان قطعات میں آباد ہوئے تھے۔ الی آخرہ۔

تاریخ علوی اس کے جواب مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی نے بہت دئیے ہیں۔ ان کے ضمیمہ اول و دوم و سیوم میں دیکھیں یہاں طوالت کے خوف سے تحریر نہیں ہوئے۔ اور راقم ہذا السطور کا یہ جواب ہے کہ اعوان کی ابتداء نامعلوم نہیں۔ اور اعوان بے ثبوت نسب بھی نہیں۔ یہ صرف گپ اور تراوہم اور بے اعتبار بات ہے۔ جیسا کہ ناظرین پر یہ امر مخفی نہ رہیگا اعوانوں کو بے ثبوت نسب کہنا دو امور سے خالی نہیں۔ یا قلت استعداد اور کم علمی سے کہا گیا ہے۔ پس ان کی بات معتبر نہیں مانی جاتی۔ یا بیجا حملہ کیا گیا ہے۔ پس حق کو پوشیدہ کرنے کی بھی بات پایہ اعتبار سے ساقط کی جاتی ہے۔ ہم اس عہد کی قلعی پوری کھول کر عنقریب دکھاویں گے۔ اور

نوٹ: تاریخ علوی کی کوئی جلد اسوقت موجود نہیں ہے۔ عنقریب چھپنے والی ہے۔

www.Awans.com.pk

سلسلۂ نسب اعوانوں کا لکھکر بحوالۂ کتب قدیم وحال سے پیش کر دیں گے اور ان کا ابتدأ ہندوستان میں آنے کا قصہ بھی روشن کر دکھائینگے۔ بس اب تردید سب اقوال کی ہوگئی ہے۔ عنان قلم کو اصل نسب کی طرف پھیرتا ہوں۔ اور اس فصل کو انہیں حروف پر اختتام کرتا ہوں۔

فصل نمبر دہم اعوانوں کا عباس علی کی اولاد سے ہونا

ارباب مطالعہ کنندگان واصحاب نظر کنندگان والا کی خدمت میں منکشف ہو کہ قوم اعوان حقیقت میں عرب کی نسل سے ہیں۔ اور قریشیوں سے ان کا سلسلۂ نسب ملتا ہے خصوصاً قبیلہ ہاشمی سے ان کا سلسلہ چلا آرہا ہے۔

اور یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ انساب بنی آدم میں بہت اختلاف ہے۔ اور جس قدر اہل عرب نے اس باب میں کوشش کی ہے غالباً اور کسی نے اس قدر نہیں کی ہے۔ حفظ نسب میں عرب کا مرتبہ عالی ہے۔

اور بعد تفحص بسیار تواریخ کے مطالعہ سے جو قول صحیح دربارۂ نسب اعوانان پایہ صحت کو پہنچا وہ اب لکھتا ہوں۔ اور بحوالۂ اہل تاریخ اعوانوں کے ابتدائی حالات رقم کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ بقول تاریخ میزان ہاشمی زبان عربی مصنفہ مولانا ہاشم شاہ علوی مطبوعہ مصر۔ دوم بقول تاریخ میزان قطبی زبان عربی مصنفہ مولانا قطب شاہ علوی مطبوعہ مصر۔ سیوم بقول خلاصۃ الانساب۔ مطبوعہ مصر وغیرہ کے حضرت قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ بقول صحیح اولاد عباس علی رضی اللہ عنہ سے ہیں اور عباس علی قبیلہ ہاشمی سے تھے۔ اور اعوان کا جد اعلیٰ صحیح حضرت قطب شاہ ہیں اور انہیں سے قطب شاہی خاندان چلا ہے۔ اور انہیں کی طرف منسوب ہے اور تواریخ مذکورہ میں بابن تاریخ قطب شاہ اعوان کا سلسلۂ نسب پایا گیا۔ جو ثابت اور محقق ہے۔ اور یہی قول بہت صحیح ہے۔ جو بکمال تفحص وغور تاریخ دانی کے پایا گیا ہے۔ اور اس میں شبہ کی گنجائش نہیں ہے اس قول کے برخلاف

ثابت ہیں جن کی عبارت اُس کی یہ ہے :۔ ومن العلویون الاعوان و شجرتھم هذه عون ابن یعلےٰ ابن حمزة بن طیار بن قاسم ابن علی بن جعفر بن حمزه بن الحسن بن عبید اللّٰہ بن عباس بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم القریشی و عون ابن یعلےٰ المشهور یعلےٰ بن قاسم و عبد العلے و عبد الرحمٰن و ابراهیم و قطب شاہ کان من البغداد فسافر الی الهند واقام هُنا واولادہ اکثرهم المشهورون بالعلویین و بعضهم بالاعوان + **ترجمہ** قبیلہ علوی سے اعوان ہیں۔ اور شجرہ نسب جدّی اُن کا باسماء حسب ذیل ہے کہ عون فرزند یعلےٰ کے ہیں۔ اور وہ فرزند حمزہ کے ہیں اور فرزند طیار کے ہیں۔ اور وہ بیٹے قاسم کے ہوئے۔ اور وہ بیٹے علے کے ہوئے۔ اور وہ ابنائے جعفر سے ہیں۔ اور وہ حمزہ ثانی سے ہوئے اور وہ حسن کی اولاد ہیں اور وہ عبید اللّٰہ کے فرزند تھے۔ اور وہ عباس بن علی بن ابی طالب ہاشمی کی اولاد سے ہیں۔ اور وہ عبد المطلب بن ہاشم قریشی کے ساتھ ملتے ہیں۔ اور عون ابن یعلےٰ کے حسب ذیل نام مشہور ہوئے۔ علی بن قاسم و عبد العلی و عبد الرحمٰن و ابراہیم و قطب شاہ۔ اور تھے۔ وہ شہر بغداد کے رہنے والے۔ پس بغداد سے سفر کرکے ملک ہند کو آئے۔ اور ہند میں اقامت گزین ہوئے۔ اور اولاد حضرت عون قطب شاہ علوی بغدادی کی اکثر اُن سے مشہور علوی نام سے ہیں۔ اور بعض اُن سے اعوان نام پر مشہور ہوگئے۔ انتہےٰ +

محرر سطور ہٰذا فقیر نور الدین سلیمانی عفروی نقشبندی نے تاریخ زاد الاعوان (قوم اعوان کے حالات کا رسالہ ہٰذا) میں یہ سب نسب نامہ ذکر کیا ہے۔ اور جو اسماء سلسلہ نسب میں آئے ہیں ہر ایک کے حالات معہ شجرہ مادری و تاریخ وفات و مدفن ضبط کیا ہے۔ فلینظر الیہ۔ اس جگہ بخوف طوالت نہیں لکھتا ہوں۔ اور مناسب حالات شجرہ ہٰذا کے تاریخ ہٰذا کے باب سوم میں ذکر کیے جاویں گے ناظرین وہ باب مطالعہ کریں اس سے ابتدائی آنا اعوانوں کا بسبب اعلیٰ معلوم ہوگا۔

فصل ہفتدہم اعوانوں کا اعوان کی نسب سے نہ ہونا۔

اہل ہند کے لوگوں کے انساب میں سخت اختلاف پھیلا ہوا ہے اور العجم ضیعوا انسابھم کے مصداق اکثر لوگ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اعوان جو آجکل ہند میں پائے جاتے ہیں ان کی نسب حضرت قطب شاہ کو تھوڑے لوگوں کے صحیح اثبات سے پہنچتی ہے۔ اور اکثر لوگ جو حقیقت میں اعوان نہیں تھے۔ وہ انہیں اعوانوں میں بود و باش کرنے سے وہ بھی اعوان مشہور ہو گئے۔ وہ لوگ اکثر اولاد راجہ ہرپال بن انند پال بن راجہ جیپال والی لاہور سے ہیں جس کا ذکر تاریخ علوی میں مولوی حیدر علی اعوان کرتے ہیں۔ اوس کی اولاد ہر طرح سے کھرے اعوان سمجھے جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ راجہ کے ہرکاران سے نسب ملاتے ہیں۔ وہ بھی راجہ ہرپال سے مولوی حیدر علی نے تاریخ علوی کے ضمیمہ دوم صفحہ ۲۹ میں قرار دیا ہے۔ اور کھوکھر کے اکثر لوگ اعوان نہیں لیکن آجکل اعوان کہلاتے ہیں۔ حقیقت میں اصل اعوان کھوکھر تھوڑے ہیں اور تھوڑے ہی اعوان بھی اختلاف سے مستثنے نہیں۔ آجکل عہد انگریزی میں ہم نے بہت اقوام کے لوگ ایسے دیکھے ہیں۔ جو نسب سے اعوان نہیں تھے۔ اور انہیں میں بود و باش کرنے سے اعوان مشہور ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی فہرست کتاب ہذا میں درج نہیں کرتا ہوں۔ اور تفحص کے بعد پھر لکھونگا۔ اسجگہ یہی لکھنا بیان ہو کہ اصل اعوان تھوڑے ہیں۔ اور مدعی اعوان ہونے کے بہت لوگ ہیں۔

حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنا اور اپنا سلسلہ نسل کا ان تک پہنچانا بہتوں کی دلی آرزو طبعی فخر ہے۔ ولیکن کامل ثبوت سے سلسلہ نسل قطب شاہی خاندان کے ساتھ تھوڑے لوگ پہنچ سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اعوان کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ داماد حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچتا ہے۔ اور اہل اسلام میں علوی لوگ اشراف

www.Awans.com.pk

نسب سے مانے جاتے ہیں۔ ولیکن سلسلۂ اعوان سے ضرور ہوتا تب قرار دیا جاتا ہے کہ جب کامل ثبوت سے سلسلۃ النسب حضرت قطب شاہ کو پہنچ جاوے۔ اور آج کے زمانہ سے قطب شاہ کے زمانہ تک بھی ثبوت دینا ایک امر ضروری ہے۔ اور اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔ جب تک یہ تاریخ شناخت بھی قائم نہو تب تک اصل اعوان وغیر اصل اعوان تمیز نہیں ہو سکتے ہیں۔ اہل سیر کے ہاں یہ امر لازم شمار کیا گیا ہے کہ سب اسماء الرجال کی تاریخ ضبط کی گئی ہو۔ جب یوں ہی ضبط کے ساتھ نسب ملایا جاوے۔ تو اس کا مقرر کرنا۔ اور صحیح جاننا ضرور لازم آئیگا۔ واقعات کو بالائے طاق رکھنا اصول انساب سے بعید ہے۔ اور کمزور امر ہے۔ اس کی تصدیق کرنی بہت بعید محال ہوتا ہے۔ اور بغیر توقف کرنے کے کوئی بات نہیں سوجھتی۔ اب باب دوسرے کو بھی ختم کرتا ہوں۔ اس باب میں اقوال نسب اعوان کے مذکور ہو گئے۔ اور پھر تردید بھی ہو گئی۔ آخر صحیح قول بھی لکھا گیا۔ چند فصل شاملِ شمار میں آئے ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ وتمم بالخیر امین امین ؎

باب سیوم

در ذکر سلسلۂ نسب قریش

اس باب میں بنی قریش کا ذکر ہوگا۔ چونکہ قبیلۂ بنی قریش کا مشہور النسب ہے۔ اور اعوان قریشیوں سے ملتے ہیں۔ اس لئے ابتدا تاریخ کا یہاں سے رکھا گیا۔ اور شجرہ فوق القریش بسبب مشہور ہونے کے متروک کیا گیا اور تحت الشجرہ یعنے اولاد قریش کا تفصیل وار لکھا گیا۔ اس باب میں چند فصل ہیں۔ اور ہر فصل میں ذکر جدا گانہ اسماء الرجال سلسلہ نسب کا ہے۔ اب یہاں سے فصل اول شروع کرتا ہوں تاکہ طوالت عبارت باعث ملالت کا نہ ہوے ؎

www.Awans.com.pk

فصل اوّل در ذکر نضر قریش

ناظرین پر ظاہر ہو کہ چونکہ یہ نسب نامہ و تواریخی حالات بنی قریش سے شروع کیا گیا ہے۔ لہذا سب سے پہلے نسب نامہ مافوق القریش حضرت آدم علیہ السلام تک لکھتا ہوں۔ وہو ہذا :- کہ نضر الملقب بہ قریش بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ یہاں تک بالاتفاق جمیع اہل کتاب ہے۔ اور آگے مختلف فیہ ہے۔ لیکن یہاں بروایت کتاب الفرع النامی من اصل الشامی مصنفہ نواب سید صدیق حسن خان بھوپالی مطبوعہ صدیقی کا ئین بھوپال ذکر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صفحہ نقل کرتا ہوں وہو ہذا :- عدنان بن آد بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن ثابت بن قیدار بن حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السّلام بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بن آزر بن ناحور بن شاروح بن راعو بن فالغ بن عیبر یعنی ہود علیہ السّلام بن شالخ بن ارفخشد بن حضرت سام نبی علیہ السّلام بن حضرت آدم ثانی نوح نجی اللہ علیہ السلام بن لامک بن متوشلخ بن خنوخ وہو ادریس علیہ السلام بن یرد بن مہلیل بن قینان بن انوش بن حضرت شیث علیہ السلام بن جد جمیع بنی انسان حضرت آدم صفی اللہ علیہ السّلام مجموع پشت اوشانیش ہذا شمار میں آئے۔ انتہٰے +

یہاں سے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شجرہ نسب قریش سے بالاتفاق علیہ ہے۔ اور قریش کا نسب مافوق العدنان مختلف راوی روایت کرتے ہیں جب حضرت خاتم النّبیین صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا نسب اتفاق علیہ نہیں۔ تو اور لوگوں کا نسب کس طرح متفق علیہ ثابت ہوا۔ پس مؤرخ کو صحیح روایت تحقیق کرکے روایت کر دینا لازم ہے۔ اور صحت و عدم صحت کو بین الاواسطہ رکھنے کا یقین کرنا چاہئے اور

www.Awans.com.pk

مثل کلام اللہ کے اس کے صحیح ہونے کا پختہ اعتماد ذکر سنتے۔ رُکن پنجگانہ الخصائص
تو اُن پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ اور والذین من بعدہم
لا یعلمہم الا اللہ قول اللہ جل جلالہ کا سپارہ تیرھویں پارہ و تیسرے
ہیں نص صادق ہے۔ اب جو کچھ بحوالہ کتب متقدمین و متاخرین ثابت
ہوا ہے۔ وہ لکھتا ہوں۔ اور جہاں تک ہو سکے گا صحیح روایت درج
اوراق ہذا کروں گا۔ +

جاننا چاہئے کہ لفظ قریش کو صاحب کشف اللغات نے باب القاف
مع الشین معجمہ جلد اوّل صفحہ ۱۲۷ مطبوعہ ثمر ہند لکھنؤ میں یوں لکھا ہے کہ
قریش بالضم نام قبیلہ ایست از عرب کہ حضرت رسالت پناہ محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منسوب بداوست وقرش بالفتح بمعنے فراہم آوردن
وکسب کردن وگرد آوردن۔ انتہے +

اور غیاث اللغات کے باب القاف مع الیا التحتانی صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ
نولکشور میں ہے کہ قریشی بضم قاف وفتح را مہملہ وکسر شین معجمہ منسوب
بطرف قریش کہ نام قبیلہ ایست معروف۔ و پدر انضر بن کنانہ
اجداد حضرت پیغمبر ما صلے اللہ علیہ وسلم است۔ وقریش بالضم تصغیر قرش
ست۔ وقرش بالفتح نام جانور عظیم الجثہ است در دریا کہ بر تمامی جانوران بحری
غالب باشد و منقول غلبہ لقب قبیلہ مذکور مقرر شد کذا در مزیل وشرح نصاب
ولب لباب ومنتخب وغیرہ +

ودر صراح قریشی بضم اوّل وفتح ثانی۔ وقرشی بسلامت داشتن یاء
در ہر دو صورت درست نوشتہ۔ ولہذا خاقانی در تحفۃ العراقین قرشی
آوردہ است۔ انتہے +

اور تاریخ ابن سعید مغربی مطبوعہ مصر میں ہے کہ سبب مشہور ہونے
قریش کا دو وجہ ہے۔ اوّل یہ کہ ایک دابہ دریا میں رہتا ہے اُس کو قرش
کہتے ہیں۔ اس لئے اس قبیلہ کو اس کی تشبیہ دیتے ہیں کیونکہ وہ بھی دریائے
بہت رہتا تھا۔ دوم وجہ یہ ہے کہ جب سمی قصی بن کلاب۔ خانہ کعبہ

مسلط ہُوا۔ تب اُس نے تمام اولاد نضر کو جمع کیا۔ اس لئے اُن کا نام قریش رکھا۔ کہ قریش کے معنے جمع کرنے کے ہیں۔ اُس نے ان سب کو جمع کیا تھا۔ اور ان کا نام قریش رکھا تھا۔ جو شخص نضر کی اولاد نہیں وہ قریش نہیں ہے۔ انتہٰی۔ +

اب جامع ہذا الاوراق فقیر نور الدین سلیمانی خضری نقشبندی کہتا ہے۔ کہ حقیقت میں قریش نام نہیں یہ لقب ہے۔ بعض مورخین یہ لقب فہر بن مالک کا مقرر کرتے ہیں۔ اور اکثر اہل سیر یہ لقب نضر بن کنانہ کا مقرر کرتے ہیں۔ لہذا یہ عاجز قول اکثر اہل سیر کو صحیح جانتا ہے۔ اور دونوں قریش داخل النسب ہذا میں۔ لہذا اول سے یہ نسب نامہ شروع کیا گیا۔ بقول جمہور مورخین نضر بن کنانہ کا ایک بیٹا مالک نام ہُوا ہے۔ اور کوئی دوسرا بیٹا اس کا مشہور نہیں ہُوا۔ اس کی والدہ قبیلہ مضر سے تھی۔ اور یہ عرب کا سردار ہُوا ہے۔ +

غیاث اللغات کے باب النون مع الضاد معجمہ میں ہے کہ نضر بفتح اول و سکون ثانی بمعنے زر و تازہ و روئے بفتحتین بمعنی ہمیں۔ انتہٰی۔ +

اور رسوم ہند باب پنجم ذکر اسلام فصل سیوم ذات ہائے اسلام صفحہ ۲۸۵ مطبوعہ مفید عام لاہور میں ہے کہ تمام مسلمانوں کے نزدیک اہل عرب جو سام بن نوح کی اولاد ہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما السلام کی نسل سے ہیں سب سے شریف اور بزرگ گنے جاتے ہیں۔ ان میں قبیلہ قریش شرافت کے لحاظ سے اور بھی فوقیت رکھتا ہے۔ اسی قریش میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہوئے۔ اسی قبیلہ میں پہلے پہل اسلام جاری ہُوا اور شیخ کہلائے جس کے معنے بزرگ کے ہیں۔ انتہٰی۔ +

فصل دوم مالک بن نضر

جمہور مورخان نضر بن کنانہ کا بیٹا مالک نام ہوئے ہیں۔ مولانا غیاث الدین رامپوری غیاث اللغات کے باب المیم مع الالف میں مالک بکسر لام

لائے ہیں۔ اور لغات اُردو مطبوعہ مفید عام لاہور کے باب المیم حصہ ۲ میں ہے کہ مالک لفظ عربی ہے اسکے معنے ملکیت والا۔ اور لارڈ اور حاکم اور خاوند و صاحب ہے

اور کشف اللغات کے باب المیم مع الکاف عربی جلد دوم صفحہ ۲۹۹ میں ہے کہ مالک یعنی خاوند و بادشاہ۔ اور نسب نامہ درمیانہ مصنفہ ملک قطب الدین لاہوری مطبوعہ مصطفائی لاہور کے ذکر مالک صفحہ میں ہے کہ مالک بیٹا نضر بن کنانہ کا تھا۔ اور ایک فہر نام اسکا بیٹا ہوا۔ وجہ تسمیہ اس کے نام کی یہ ہے کہ وہ عرب کا مالک یعنی بادشاہ تھا۔ لہٰذا مالک اُسکو کہتے ہیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد سے ہے۔ اور والدہ اس کی قوم جرہم میں سے تھی ۔ انتہیٰ۔

اور نسب نامہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خورد و درمیانہ وکلان میں بارہویں اجداد سے یہی مالک بیان ہوا ہے۔ اس کے تین فرزند تھے ان میں فہر داخل النسب ہے۔ لہٰذا اور کوئی اعوان بھی ان کا معلوم نہیں ہوا ہاں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا وہ فقرہ بیان کرتا ہوں کہ نور محمدی اس کی پشت میں آیا۔ اور اس کی نسب معیوب یعنی کوئی نقص نہیں اور ان کا نکاح بلا نکاح پڑھے کے نہیں ہوا ہے۔ اس ذکر کو لب لباب کے ذکر عہد ظہور اسلام صفحہ میں نقل ہو چکا ہے

فصل سوم در ذکر فہر قریش

جبکہ تو اہل انساب فہر بن مالک بن نضر سے روایت کرتے ہیں۔ کسی کو اس میں اختلاف نہیں۔ بعض مورخ قریش اس کا لقب بتاتے ہیں و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ لیکن اکثر علماء تاریخ قریش لقب نضر بن کنانہ کا بیان کرتے ہیں جو کہ اس فہر کا تیسرے پشت دادا ہے۔

اور عمدۃ الرعایہ فی حل شرح الوقایہ عربی کتاب الجہاد باب الخمس والقسمۃ

مسانخس غلیمت مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ جلد دوم صفحہ ۳۹۲ میں مولانا عبد الحی الضاری لکھنوی یہ عبارت لائے ہیں۔ فہر بکسر الفاء واسمہ قریش و الیہ ینسب الفہری انتہٰی ۔

اور کتاب المغنی العلامۃ المحدث الشیخ محمد طاہر کی باب الفاء مع الہاء ہوز صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ فاروقی دہلی میں ہے۔ فہر بن مالک ابن نضر بکسر فاء وسکون ہاء انتہٰی ۔

اور اسی کے باب المیم النسب صفحہ ۲۲۲ میں ہے۔ ھی الفہری بکسر فاؔ وسکون ہاء وبراء نسبۃ الیٰ فہر بن مالک بن النضر وھو اٰخر بطون قریش انتہٰی ۔

اور نسب نامہ در بیان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مصنفہ حکیم قطب الدین کے صفحہ ۱۸ مطبوعہ مصطفائی لاہور میں ہے کہ فہر بن مالک بن نضر قریش کے دو بھائی اور بھی تھے۔ مگر وہ خارج النسب ہیں اور یہ فہر داخل النسب ہے۔ اس کے کل تین بیٹے ہوئے ہیں غالب - محارب - حارث - یا حرث ان میں سے غالب داخل النسب نبوی ہے اور دو پچھلے خارج النسب نبوی سے ہیں اس محارب کی اولاد سے بنی محارب کا قبیلہ ہے۔ اور حرث سے بنی حرث ہے جو کہ قبیلہ خلج اسی سے ملتے ہیں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ان ہی سے پیدا ہوئے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ انتہٰی ۔

اور تقریب التہذیب ابن حجر عسقلانی کے باب العین صفحہ ۱۶۱ میں سلسلہ نسب ان کا یا بن نہج مرقوم ہے عامر بن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن اہیب بن ضبۃ ابن الحارث بن فہر القرشی الفہری ۔ ابو عبیدۃ ابن الجراح احد العشرۃ ۔ انتہٰی ۔ اور فہر کی والدہ قوم مضر سے تھی ۔

فصل چہارم در ذکر غالب قرشی

اہل باب تواریخ نے جمہور علماء غالب کو بیٹا فہر بن مالک بن نضر قرشی کا

بتاتے ہیں کسی کو اختلاف نہیں۔ اس کے دو اور بھائی بھی تھے۔ اور اپنے
اس کے کل تین بیٹے ہوئے ان میں سے لوی داخل النسب نبوی ہے۔
اور تیم الادرم اور ناقص الذقن خارج النسب نبوی الخلیا سے ہوئے ہیں
اور تیم مذکور سے قبیلہ بنی الادرم ہیں اور والدہ غالب کی قوم مدرکہ سے
سی تھی۔ ہکذا فی نسب نامہ قطب الدین لاہوری من صفحہ ۲ ✝
اور غالب کو سب نساب دسواں جد اجداد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے گنتے ہیں ✝

منتی کے باب الغین معجمہ صفحہ ۲۲ میں غالب کو غین معجمہ کے ساتھ
ابن فہر لکھا ہے۔ اور لغات اردو باب الغین معجمہ صفحہ ۱۱۵ میں لکھا ہے۔ کہ
غالب لفظ عربی ہے۔ اس کا معنے غلبہ کرنے والا۔ زور آور۔ کامیاب۔ فتحمند
ہے۔ انتہے ✝
اور یہی معنے اس کے کشف اللغات و غیاث اللغات وغیرہ میں ہیں

فصل پنجم در ذکر لوی بن غالب قرشی

جمہور اہل سیر لوی کو بیٹا غالب بن فہر قرشی کا لکھتے ہیں اور اجداد نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُس کو نواں جد شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے دو اور
بھائی تھے۔ ✝

کتاب عمدۃ الرعایہ کی جلد دوم کتاب الجہاد فصل الغنم ما لمخمس
غنائم صفحہ ۲۶۲ مطبوعہ انوار محمدی میں مولانا عبد الحی لکھنوی یہ عبارت لائے
ہیں: — لُوَیٌّ مصغراً ابن غالب بن فہر انتہے ✝
اور ملک قطب الدین لاہوری نسب نامہ رسول پاک کے صفحہ ۲ میں
لکھتے ہیں کہ لوی بن غالب کے چھ بیٹے ہوئے۔ ایک کعب داخل النسب
ہے۔ اور پانچ خارج النسب ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ سعد۔ خزیمہ۔ حارث۔ عامر
اسامہ۔ پھر ان سب سے اولاد ہوئی۔ جو بیٹے اپنے باپ کی طرف منسوب ہے

سوائے حارث کے اور بنی عامر بن لوی سے عمرو بن عبدود عرب کا سوار
تھا۔ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا۔ اور وجہ تسمیہ لوی
کی یہ ہے۔ کہ لائی سے اسکا نام لیا گیا ہے۔ اور لاوی گاؤ وحشی کو کہتے ہیں بزبان
لغت عرب ہے۔ اور والدہ لوی کی اولاد خزاعہ سے تھی۔ انتہٰے +

اور راقم ہذالسطور کہتا ہے۔ کہ حضرت ام المومنین بی بی سودۃ ابن زمعہ
بن قیس بن عبد شمس العامریۃ القرشیۃ المکیۃ اسی قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ اور
ام المومنین بی بی خدیجۃ الکبریٰ کے والدہ بی بی فاطمہ کا نسب بھی بنی عامر
سے ملتا ہے۔ وہو ہذا۔ فاطمہ بنت زائدۃ بن الاصم ابن حندب بن ہرم
بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی قرشی ذکر کیا ہے اس
کو صاحب التقریب نے اپنے اسماء الرجال میں۔ اور کتاب الجواہر الثمین فی
بعض مناقب السیدۃ خدیجۃ ام المومنین عربی تالیف شیخ عبداللہ السندی
شیخ الہند مطبوعہ دت پرشاد کے باب اول صفحہ ۹ میں بھی اسی طرح منقول
کیا گیا ہے۔ +

فصل ششم در ذکر کعب بن لوی قریشی

جمہور اہل انساب کعب کو بیٹا لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن
نضر قریش عدنانی کا لاتے ہیں۔ کسی کو اختلاف نہیں۔ اس کے پانچ
بھائی اور بھی تھے۔ کما مرّ ذکرہم۔ اور جمیع اہل انساب اس کو اخوان جد
اجداد نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے معدود کرتے ہیں۔ اور عرب کا قبیلہ
بنی کعب اسی کی طرف منسوب ہے۔ کتاب غیاث اللغات کے باب
الکاف مع العین جلد صفحہ ۳۶۲ میں ہے کہ کعب بالفتح وآخر باء موحدہ نام پدر
قبیلہ از عرب + انتہٰے۔

اور ملک قطب الدین نسب نامہ نبوی میں لکھتے ہیں کہ کعب بن
لوی کے تین بیٹے ہوئے۔ ان میں مرّہ داخل النسب ہے۔ اور ہصیص وعدی

www.Awans.com.pk

دونو خارج النسب ہیں۔ ہصیص سے قبیلہ بنی جمح ہیں جن کی اولاد سے امیہ بن خلف دشمن حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا۔ اور اس کا بھائی ابی بن خلف یہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عداوت رکھتا تھا۔ اور اسی ہصیص سے قبیلہ بنی سہم بھی ہیں۔ اور حضرت عمرو بن العاص صحابی بھی بنی سہم سے تھے۔ +

اور عدی بن کعب قبیلہ بنی عدی ہے۔ عدوی اسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جن میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ اور سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ ہوئے۔ سلسلہ نسب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس طرح بنی عدی سے ملتا ہے۔ کہ عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشی عدنانی ہیں۔ اور والدہ کعب کی بنی خزاع سے تھی۔ انتہے +

اور لغات اردو کی باب الکاف عربی صفحہ ۱۲۲ میں ہے۔ کہ کعب عربی میں بمعنے تختہ و یا انساء کسی عدد کی تیسری قوت آتا ہے۔ +

فصل ہشتم در ذکر مرہ بن کعب قرشی

ارباب اہل سیر بالاتفاق سلسلہ نسب مرہ کا باین نہج ذکر کرتے ہیں کہ وہ مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر قرشی عدنانی ہے۔ اور نیز بالاتفاق سب راوی ہیں کہ مرہ ساتویں پشت حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آتا ہے۔ اور قبیلہ بنی مرہ اس کی طرف منسوب ہے +

مولانا عبد الحی انصاری لکھنوی عمدۃ الرعایہ فی حل شرح وقایہ جلد دوم کتاب الجہاد باب المقسم مسئلہ خمس غنائم صفحہ ۲۲۲ مطبوعہ انوار محمدی لکھنو میں یہ عبارت لاتے ہیں: — مرۃ بضم المیم وتشدید الراء المھملۃ ابن کعب بن لوی انتھے +

اور کشف اللغات کی جلد دوم باب المیم مع الہا ہوز صفحہ ۲۹۵ میں ہے
کہ مرہ بالضم نام شخصے ہست۔ انتہے۔

اور کتاب قطب الدین نسب نامہ نبوی مطبوعہ مصطفائی لاہور صفحہ ۲۹ میں
لکھتے ہیں کہ مُرّہ بن کعب سے تین بیٹے ہوئے۔ ایک کلاب جو اصل النسب
ہے۔ اور تیم و یقظہ خارج النسب ہیں۔ تیم بن مُرّہ سے بنی تیم قبیلہ چلا ہے جس
میں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابوبکر
عبد اللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ قریشی۔ اور
حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جو عشرۃ المبشرین سے ہیں وہ بھی بنی تیم سے تھے
ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عامر بن کعب بن
سعد بن تیم بن مُرّہ قریشی مکی۔ اور یقظہ کی اولاد سے بنی مخزوم قبیلہ ہوا ہے
ان کی اولاد سے حضرت خالد بن ولید سیف اللہ مشہور ہیں۔ سلسلہ نسب کا
یہ ہے:۔ خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن
مُرّہ۔ اور والدہ مُرّہ کی اولاد نضر سے تھی۔ انتہے۔

اور تاریخ قریش اردو مصنفہ مولوی نعیم اللہ [illegible] مطبوعہ کانن
دہلوی کے صفحہ میں آیا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی آٹھویں پشت میں مُرّہ گذرا ہے۔ جس کے تین بیٹے تھے۔ ایک کلاب
جو آنحضرت کا جد اعلیٰ تھا۔ بنی کلاب اسکی طرف منسوب ہیں۔ دوسرا تیم
جو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مورث بزرگ تھا۔ بنی تیم اوس کی
طرف منسوب ہیں۔ اور تیسرا یقظہ جس کا بیٹا مخزوم ہے۔ اور مخزوم قریش
میں کثیر الاولاد ہوا ہے۔ اور فارغ البالی بھی سب قریش سے تھا۔ بنی مخزوم
کا مشہور قبیلہ اسی شخص کی طرف منسوب ہے مخزوم کی نسل میں سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ولید بن مغیرہ قریش میں امیر تھا۔ اس کے
بیٹے ولید بن الولید و ہشام و عمارہ و خالد مسلمان ہو گئے حامی اسلام ہوئے
اور عاصی۔ و قیس۔ و عبد الشمس کفر میں مرے۔ یہ سات بھائی تھے ان میں
حضرت خالد صحابی بلقب سیف اللہ مشہور ہوئے۔ اور جنرل اسلام رہے جیسا

www.Awans.com.pk

اُن کا اس طرح ہے۔ خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب قریشی عدنانی ابراہیمی۔ انتہٰے ۔ ✦

اور تقریب و مغنے کی اسماء الرجال سے بھی یہی احوال معلوم ہوتا ہے ✦

فصل ہشتم در ذکر کلاب بن مُرّہ قریشی

یہ کلاب بن مرہ قریشی مکی عربی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منجملہ اجداد سے ہے۔ بنی کلاب اسی کی طرف منسوب ہیں۔ ملک قطب الدین نسب نامہ نبوی میں یوں روایت کرتے ہیں۔ کہ کلاب بن مرہ کے دو بیٹے تھے۔ ایک قصی جو داخل النسب ہے اور ایک زہرہ جو خارج النسب ہے پھر زہرہ سے بنی زہرہ قبیلہ مشہور ہوا ہے جن میں سے ابو وقاص اصحاب عشرہ مبشرہ سے ہے۔ اور والدہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بی بی آمنہ بھی اسی قبیلہ بنی زہرہ سے ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف اصحابی بھی اسی قبیلہ سے منسوب ہیں۔ سلسلہ نسب ان کا یہ ہے۔ عبدالرحمٰن بن عوف زہری بن الحارث بن زہیر بن کلاب۔ یہ حضرت کثیر الاولاد ہوئے ہیں اور حضرت سعد بن ابو وقاص کا نسب نامہ یہ ہے۔ سعد بن وقاص بن مالک بن وہب بن عبدالمناف بن زہرہ بن کلاب اھ والدہ کلاب کی قوم حبشہ سے تھی۔ انتہٰے ✦

اور نسب نامجات نبوی میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ کا نسب نامہ حسب ذیل مرقوم ہے۔ بی بی آمنہ بنت وہب بن عبدالمناف بن ابی زہرہ بن کلاب القرشیۃ العدنانیہ۔ انتہٰے ✦

اور عبدالحی لکھنوی عمدۃ الرعایۃ جلد دوم باب القسمۃ صفحہ ۲۲ میں قلمی فرماتے ہیں۔ کلاب بکسر الکاف ابن مرۃ۔ انتہٰے ✦

اور کشف اللغات جلد دوم باب الکاف عربی مع الباء موحدہ صفحہ ۱۵۲

www.Awans.com.pk

مطبوعہ ثمر ہند میں ہے کہ کلاب بالکسر نام مردے وقبیلہ از قریش + انتھٰی

اور مغنی کے باب الکاف مع اللام صفحہ ۲۲۵ فاروقی میں ہے۔ کلاب بکسر کاف وخفة لام هو ابن مرة۔ انتھٰی +

فصل پنجم در ذکر قصی بن کلاب قرشی

محرر اہل تاریخ بالاتفاق یوں تحریر کرتے ہیں۔ کہ قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر قرشی مکی عربی ہیں جس کے اس نسب میں اختلاف نہیں۔ اور منجملہ اجداد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے +

عمدة الرعایہ شرح وقایہ عربی کے جلد دوم کتاب الجہاد باب القسمة سہم خمس میں ہے۔ قصی مصغرًا واسمہ زید او یزید او مجمع ولما كانت امه فاطمة بنت سعد احتملته فی بلاد قضاعة فبعد عن عشیرته ودخل مكة بعد مدة سمی قصی وهو ابن كلاب الخ انتھٰی +

اور تاریخ الخلفاء عربی مصنفہ شیخ جلال الدین سیوطی مطبوعہ محمدی لاہور صفحہ ۱۱۵ ذکر علی المرتضیٰ میں ہے۔ قصی واسمه زید بن كلاب بن مرة الخ۔ انتھٰی +

اور مغنی فی اسماء الرجال کے باب القاف مع الصاد مہملہ صفحہ ۲۲۳ میں ہے قصی بن كلاب بضم قاف وفتح صاد مهملة وشدة تحتیه۔ انتھٰی +

اور ملک قطب الدین نسب نامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مطبوعہ مصطفائی لاہور صفحہ ۱۲ میں راوی ہیں کہ قصی بن کلاب کے تین فرزند تھے۔ ان میں عبد المناف داخل النسب نبوی ہے۔ اور عبد الدار وعبد العزیٰ خارج النسب ہیں عبد الدار سے قبیلہ بنی شیبة الحجبہ تھا۔ اور نضر بن الحارث

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن اسی قبیلہ سے ہے۔ جنگ بدر کے روز خود پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے تیغ سے قتل ہوا اور عبد العزیٰ بن قصی سے زبیر بن العوام صحابی عشرۃ المبشرہ ہوا اور اسی عبد العزیٰ کی اولاد سے حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ اور ثہ بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی سے ہے۔ اور یہ قصی بڑا عظیم الشان آدمی قوم قریش میں تھا اس نے خانہ کعبہ کی کنجیاں خزانہ سے واپس کروائیں۔ اور قریش کی بزرگی کو استوار کیا اسی قصی نے سب قریشیوں کو جو متفرق ہو گئے تھے۔ پھر ان کو جمع کیا۔ کما مر ذکرہٗ۔ اور قبیلہ خزاعہ کو مکہ شریف سے نکال دیا تھا۔ اور ابو جہل بادشاہ مکہ دشمن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی اسی عبد العزیٰ کی اولاد ہے۔ اور اسکی چچا زاد بہن نام بنت ہشام بن حارث بن عبد العزیٰ بن قصی والدہ حضرت عمر خطاب ہیں اور اسی قصی نے باطل کو دور کیا اور حق کو قبول کیا۔ اس واسطے اس کو قصیٰ کہتے ہیں۔ اور یہ قاضی قریش ہی تھا۔ قصیٰ نام ان کا لفظ قاضی کا مخفف ہوا ہے۔ والدہ قصی کی قبیلہ فہر سے ہے۔ نام ان کا فاطمہ بنت عوف ابن سعد انتہا +

اس راقم فقیر نور الدین سلیمانی خضروی پر تواریخ سے قصی و قضی لفظ صاد مہملہ و ضاد معجمہ سے نظر آیا ہے۔ اب ہر دو طور سے یہاں آگاہ کر دیا ہوں اور آگے فصل لکھتا ہوں +

فصل دہم در ذکر عبد المناف قریشی

احوال عبد المناف کا اس پیرا اس نہج سے بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ ابن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر قریش مکی حرمی ہے۔ اس نسب سے کسی کو اختلاف نہیں۔ مولانا شیخ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء ذکر علی صہ ۱۳۰ مطبوعہ محمدی لاہور میں لائے ہیں۔ عبد مناف واسمہ المغیرۃ بن قصے۔ انتہیٰ +

اور مولانا عبدالحی عمدۃ الرعایہ جلد دوم فصل غنائم صـ۳۴۲ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ میں لائے ہیں۔ عبد مناف بفتح المیم واسمہ المغیرۃ وکانت والدتہ اخذت منہ صنمًا عظیمًا مسمی بمناۃ فقیل لہٗ عبد مناۃ ورأی ابوہ یوافق اسمہ اسم عبد مناۃ ابن کنانۃ فغیرہ الی عبد مناف انتھٰی +

اور منتخب کے باب المیم مع النون صـ۵۹۴ میں ہے عبد مناف بفتح میم هو ابن قصی انتھٰی +

اور غیاث اللغات کے باب العین مہملہ مع الباء موحدہ صفحہ ۱۸۰ میں ہے۔ عبدالمناف بفتح میم نام جد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ انتھٰی۔

اور نسب نامہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مصنفہ ملک قطب الدین کے صفحہ ۵ ۱۰ مطبوعہ مصطفائی لاہور میں ہے۔ کہ عبدالمناف نام انکا مغیرہ ہے۔ اس کے چار فرزند تھے۔ ایک ہاشم وہ داخل النسب نبوی ہے اور عبدالشمس و مطلب یا محرم و نوفل بر رشتہ خارج النسب نبوی سے ہیں۔ عبشمی قبیلہ عبدالشمس کی طرف منسوب ہے۔ اور امیہ عبدالشمس کا بیٹا تھا جن سے بنی امیہ کا خاندان مشہور ہوا ان ہی میں سے حضرت عثمان ذی النورین بن عفان بن ابی العاص بن امیۃ بن عبدالشمس بن عبدالمناف ہے۔ اور معاویہ ابن ابی سفیان بن حرب بن امیہ ہیں جن کا بیٹا زید تھا۔ اور سعد ابن العاص بن امیہ اور عقبہ بن ابی معیط بن ابی بکر بن امیہ۔ اور عتبہ بن ربیعہ بن عبدالشمس بھی اسی عبشمی قبیلہ سے مشہور ہیں۔ اور مسماۃ ہندہ زوجہ معاویہ کی عتبہ بن ربیعہ کی دختر تھی۔ اور عتبہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔

اور مطلب بن عبدالمناف سے مطلبیوں کا فرقہ جن ہی سے امام شافعی رحمۃ اللہ ہوئے ہیں۔ ان کا سلسلہ نسب یہ ہے کہ امام محمد شافعی بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن اسامہ بن مطلب بن عبد مناف ہیں۔ اور نوفل بن عبد مناف سے نوفلیوں ہیں۔ ان سے جبیر بن مطعم بن عدی

www.Awans.com.pk

بن نوفل بن عبد مناف ہوئے۔

مناف نام بت کا تھا۔ اسی واسطے اس کے باپ نے اس کا نام عبد المناف رکھا۔ اس کے دو بیٹے ہاشم و عبد الشمس یہ دو نو توام تھے۔ یعنے جوڑے یہ معاۃ عاتکہ بن مروہ سے پیدا ہوئے تھے۔ ان دونوں کی پیشانی کا گوشت باہم پیوستہ تھا۔ پھر وہ تلوار سے کاٹا گیا۔ اصفیا سے ایک شخص نے کہا کر دوسری چیز سے جدا کرو۔ ورنہ ان کی اور اُن کی اولاد کے درمیان تلوار چلے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کیونکہ عبد الشمس کی اولاد بنی امیہ ہیں اور ہاشم کی اولاد سے خاندان حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ان میں جیسا کہ مقابلہ قتل کا ہوا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ انتہے +

اور اختیار الولایہ شرح عربی ہدایہ مصنفہ مولانا حسن سنبھلی کی کتاب الجہاد باب تقسیم الغنائم سہم الخمس بنی ہاشم جلد دوم صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ نولکشور میں ہے۔

اعلم ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم ھو محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد المناف وکان لعبد المناف خمس بنین ھاشم و مطلب و نوفل و عبد شمس و ابو عمر ولم یعقب ابو عمر و عثمان من بنی عبد شمس لانہ ابن عفان بن ابی العاص بن امیۃ بن عبد شمس بن عبد المناف۔ وجبیر من بنی نوفل فانہ ابن مطعم ابن عدی بن نوفل بن عبد المناف انتھٰے +

دراس فاخرنے کچھ احوال ان کا زاد الاعوان کے باب دوم فصل اول ذکر ہاشم میں بھی کیا ہے ناظرین اس کو مطالعہ کریں۔ +

فصل یازدہم در ذکر ہاشم بن عبد المناف

کتاب شرح وقایہ جلد دوم کتاب الجہاد باب تقسیم الغنائم مسئلہ خمس صفحہ ۳۶۳ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ میں ہے۔ اعلم ان النبی صلے اللہ علیہ واٰلہ

وسلم وھو محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد المناف وکان لعبد المناف اربعة بنين ھاشم والمطلب وعبد الشمس ونوفل ولما قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائم خیبر قسم خمس ذوی القربی بین بنی ھاشم وبنی المطلب وکان عثمان من اولاد عبد شمس وجبیر ابن مطعم من اولاد نوفل فکلما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فقالا لا ننکر فضل بنی ھاشم لمکانک الذی وضعک اللہ فیھم ولکن نحن واصحابنا من بنی المطلب الیک فی النسب سواء فما بالک اعطیتھم وحرمتنا فقال علیہ السلام انھم لم یفارقونی فی الجاھلیة ولا فی الاسلام وشبک بین اصابعہ انتھی۔ اور اس کی شرح عمدۃ الرعایہ میں ہے کہ۔ ھاشم فاسمہ عمرو وانما لقب ھاشم لانہ کان ھشم الثرید لقومہ فی الجدب والقحط انتھی۔

اور مغنی کے باب الیاء صفحہ ۵۲۲ میں ہے۔ الھاشمی نسبة الی ھاشم ابن عبد المناف واسم ھاشم عمرو واسم عبد المناف المغیرۃ انتھی۔

اور شرح وقایہ کے جلد اول کتاب الزکوۃ فصل المصارف صفحہ ۳۰۶ میں ہے بنی ھاشم وھم آل علی وعباس وجعفر وعقیل والحارث ابن عبد المطلب انتھی۔

اس کی شرح عمدۃ الرعایہ میں ہے۔ ھؤلاء کلھم ینتسبون الی ھاشم وکان لہ اربعة ابناء انقطع نسل الکل الا عبد المطلب انتھی۔

اور تاریخ الخلفاء سیوطی کی ذکر علی صفحہ ۱۱۲ میں ہے۔ علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ھاشم واسمہ عمرو بن عبد مناف وامہ فاطمة بنت اسد بن ھاشم۔ انتھی۔

اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی آمنہ والدہ ماجدہ کو بنت وہب بن ہاشم بن عبد مناف ذکر کیا ہے۔ لیکن آپکا یہ سلسلہ نسب صحیح نہیں اس میں مورخین صحت کو نہیں پہونچے ہیں صحیح قول وہ ہے جس کو جمہور نساب نے ذکر کیا ہے وہ یہ ہے۔ ام النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آمنة بنت وھب ابن عبد المناف بن ابی زھرہ بن کلاب القرشیة العدنانیة انکا ذکر بیان کلاب بن مرہ میں گذر گیا ہے۔ وہاں سے دیکھیں کتاب غایة الاوطار شرح اردو درّ المختار کی جلد اول کتاب الزکوٰة باب مصرف الزکوٰة صفحہ ۵۱۹ مطبوعہ نول کشور میں ہے کہ ہاشم بن عبد المناف کے چار بیٹے ہوئے جن میں سے ایک عبد المطلب ہیں باقیوں کی نسل منقطع ہو گئی۔ انتہے +

اور غیاث اللغات میں ہے۔ ہاشم بکسر شین معجمہ نام پدر جد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ کہ کمال خوش خلق بودند۔ انتہے +

اور یہ تمام تواریخ کا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ کہ قبیلہ ہاشمی اسی ہاشم بن عبد المناف کی طرف منسوب ہے۔ اور ان کے آباؤ واجداد شہر مکہ ملک عرب میں سکونت رکھتے تھے۔ اور ملک قطب الدین نسب نامہ رسول کے راوی ہیں۔ کہ ہاشم ان کا لقب اس لئے تھا۔ کہ وہ بڑے سخی تھے۔ واسطے مہمانوں رشتہ داروں کے طعام دینے کے لئے۔ اور اس واسطے ہاشم لقب سے زیادہ مشہور ہوئے کہ ایک وقت میں ایسا قحط پڑا۔ کہ تمام خلقت تنگ ہو گئی تو یہ بہت سا ملک شام سے خرید کرکے لایا تھا۔ اور صبح وشام اونٹ ذبح کرکے اس کو پکا کر اس کے شوروہ میں بھگو کر ہر ایک کو کھلاتا اور اس کی موت شہر عدن میں ہوئی ہے جبکہ یہ واسطے تجارت کے وہاں گیا تھا۔ اور وہاں پر ہی جان بحق تسلیم ہوا۔ اور اسی جگہ دفن کیا گیا۔ اور یہ ہاشم مکہ معظمہ کی ریاست کا سردار ہوا ہے۔ انتہے +

فصل دوازدہم در ذکر عبد المطلب بن ہاشم

کتاب نسب نامہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خورد و در بیانہ

www.Awans.com.pk

وکلان میں ہے۔ عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن
مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر قریشی عدنانی۔
ابراہیمی مکی عربی۔ اور اس نسب میں کسی کو اختلاف نہیں جمہور نساب
کی روایت سے بالاتفاق مروی ہے۔ عمدۃ الرعایہ جلد دوم کتاب الجہاد باب
القسمۃ مسئلہ خمس غنائم بنی ہاشم صـ۳۶۲ مطبوعہ انوار محمدی لکھنؤ میں ہے۔:-

عبد المطلب بضم الميم وتشديد الطاء المهملة وكسر اللام اسمه عامر او
شيبة الحمد والثاني هو الصحيح وانما سمي به لانه ولد وفي رأسه
شيبة وهو اول من خضب بالسواد من العرب وكنيته ابو الحارث
وانما اشتهر بعبد المطلب لان اباه هاشما قال لاخيه المطلب بن
عبد مناف حين حضرته الوفاة وهو بمكة ادرك عبدك بيثرب
وكان عبد المطلب عند ذلك بالمدينة الطيبة المسماة في الجاهلية
بيثرب بفتح الياء المثناة التحتية وسكون الثاء المثلثة وفتح الراء
المهملة وقيل بكسرها آخره باء موحدة وقيل ان عمه المطلب جاء به
الى مكة رديفه وهو بهيئة بذة فكان يسأل عنه الناس فيقول المطلب
هو عبدي حياء من ان يقول ابن اخي وهو بتلك الهيئة الرثة
فلما حسن حاله اظهر انه ابن اخيه وولد لعبد المطلب الغيداق
وقثم وعبد الكعبة والحارث والزبير وحجل وضرار والمقوم وابو لهب
والعباس وحمزة وابو طالب وعبد الله وقيل اولاده عشرة وقيل
اثنا عشرة وهو اصغرهم على المشهور لكن الصحيح خلافه فان حمزة
اصغر منه والعباس اصغر من حمزة وكان عمر عبد المطلب مائة و
اربعين سنة وقيل مائة وعشرين وكانت وفاته حين كان عمر النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ثمان سنين او ست او تسع او عشر على
اختلاف الروايات والاول هو المشهور انتهى۔

بالاتفاق جمہور علماء کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ
بن عبد المطلب ہیں۔ آنحضرت کا احوال مفصل اور کتابوں سے دیکھلیں یہاں

بخوف طوالت کے ترک کرتا ہوں۔

اور یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ اعمام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بغیر الاولاد عباس و حارث و ابی طالب، و ابولہب باتفاق مؤرخین ہیں ﴿

عباسی خاندان عباس بن عبدالمطلب کی طرف منسوب ہے جسکی اولاد سے بادشاہان خلفاء عباسیہ بغداد ہوئے۔ اور بعض اعوان (؟) بھی شجرہ نسب عباس عم نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاتے ہیں لیکن یہ ابتک اس عاجز فقیر نور الدین سلیمانی خضروی پر ثابت کامل نہیں ہوا لہذا یہاں اس کے بیان سے سکوت کرتا ہوں۔ اور عباس بن علی کے احوال میں اس کو لکھوں گا۔ اور قطب شاہ کے ذکر میں بھی بیان کرونگا ﴿

اور حارث بن عبدالمطلب کی اولاد سے قبیلہ بنی حارث مشہور ہوا ہے اور ابی طالب بن عبدالمطلب کی اولاد سے خاندان سادات و علوی وغیرہ ہوئے۔ اور ابولہب کی نسل سے بنی لہب ہیں ﴿

اور حمزہ بن عبدالمطلب کو بعض صاحب عقب لائے ہیں۔ اور اکثر لاعقب لکھتے ہیں۔ قوم بلوچ کا اپنا دعوےٰ حمزہ کی اولاد سے ہوتا ہے لیکن کتب تواریخ سے یہ امر ثابت اس عاجز پر کچھ نہیں ہوا صحیح قول ہے کہ بلوچ اولاد سیابن رعام بن کوش بن حام بن نوح علیہ السلام کی ہیں۔ ذکر کیا اسکو المجوس الہند میں۔ چنانچہ ذکر اس کا دوسرے باب میں گذر چکا ہے ﴿

اور باقی احوال عبدالمطلب کا اس عاجز نے بالصورۃ الاعوان میں تحریر کیا ہے۔ فلینظر الیہ ﴿

فصل سیزدہم در ذکر ابی طالب بن عبدالمطلب

جمہور کتب انساب سے یہ ہے کہ ابی طالب بیٹے عبدالمطلب بن ہاشم کے عربی قرشی ہیں۔ اور قبیلہ ہاشمی سے مشہور النسب ہیں۔ تاریخ الخلفاء عربی ہیں کہ

میں ہے ابی طالب اسمه عبد المناف ۔

اور غیاث اللغات کے باب العین مہملہ مع المیم میں ہے ۔ عمران بالکسر نام ابو طالب عم حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ لیکن اکثر کے نزدیک عبد المناف نام ۔ اور عمدۃ الرعایہ کے تراجم ورواۃ ناسعہ صفحہ ۳ میں مولانا عبد الحی لکھنوی لائے ہیں ۔ کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طالب عماً ولم یسلم هو وکان له طالب واسلم ابناؤه الثلثة عقیل وجعفر وعلی المرتضیٰ واسلمت اختهم ام هانی ۔ انتہیٰ ۔

جاننا چاہئے کہ ابو طالب کا ایک بیٹا طالب جس کے نام سے یہ کنیت ہوئی ہے ۔ لا ولد فوت ہوا ہے ۔ اور ابو طالب کے عقیل وجعفر وعلی صاحب الاعقاب ہیں ۔ قبیلہ بنی عقیل عقیل سے مشہور ہوا ۔ اور بنی جعفر اسی جعفر سے منسوب ہوئے ۔ جعفر طیار آپ کو کہتے تھے ۔

قبیلہ سادات وعلوی حضرت علی سے ملتے ہیں ۔ یہ سب ہاشمی کہلاتے ہیں ۔ ان کا ذکر سب فقہا کتاب الزکوٰۃ باب مصرف الزکوٰۃ میں لائے ہیں ۔

اور عمدۃ الرعایہ کے تراجم ذکر عقیل صفحہ ۳ نے ہے ۔ عقیل بالفتح بن ابی طالب هو اخو علی المرتضیٰ وجعفر لابیهما ۔ وکان اکبر من جعفر بعشر سنین ۔ وهو اکبر من علی بعشر سنین ۔ انتہیٰ ۔

اور جمیع تواریخ سے ظاہر ہے کہ ابو طالب کے عصر میں بادشاہ مکہ کا ابو جہل قریشی تھا ۔ ابو جہل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت دشمنی کر رکھی تھی ۔ مگر ابو طالب و بنی ہاشم ہمیشہ حضرت کے مددگار رہے ۔ اور ابو طالب نے ظاہر مگر آخر تک نہ پڑھا اور فوت ہو گیا ۔ آنحضرت کو اسی نے پرورش کیا ہے ۔ اس کا پیشہ تجارت کا تھا ۔

جاننا چاہئے کہ جعفر طیار اور عقیل کی اولاد ہونیکا ملک ہند واقعہ پنجاب میں بھی کچھ لوگ دعوے کرتے ہیں ۔ چنانچہ علاقہ کوہستان نمک کے قصبہ بھیل وپد و بیر انٹہ میں ایسے ہیں ۔ لیکن وہ اپنے آپ کو یہاں قریشی کہلاتے ہیں ۔ اور اسی قریش سے منسوب ہیں ۔ عہد جاہلیت کا یہاں ختم ہوتا ہے ۔ اور پھر عہد

www.Awans.com.pk

اسلامیہ کا ستارہ چمکتا ہے۔ اس وقت ایران کے حاکم خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیروان عادل تھے۔ اب اس فصل کو انہیں کلمات پر ختم کرتا ہوں۔ بعد عہد اسلامیہ سے علی المرتضیٰ کا حال لکھتا ہوں۔

فصل چہاردہم در ذکر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ارباب تاریخ کی خدمت میں عرض ہے کہ یہاں سے عہد اسلامیہ کا دور شروع ہوتا ہے۔ باتفاق اہل سیر حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام بن ہاشم بن عبد المناف قریشی عدنانی ہیں۔ اختلاف اس نسب میں کسی مورخ کو نہیں۔ آپ کی والدہ بقول تاریخ الخلفاء فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد المناف ہوئے۔ آپ دو نو جانب سے قبیلہ ہاشمی تھے۔ لڑکپن سے مشرف باسلام ہوئے اور الملک للہ آپ کی خاتم کا نقش تھا۔

اور اکمال فی اسماء الرجال حرف العین ذکر الصحابہ صفحہ ۱۲ مطبوعہ مجتبائی دہلی میں شیخ ولی الدین ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب صاحب المشکوٰۃ یہ لکھتے ہیں۔ علی بن ابی طالب هو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ویکنی ابا الحسن وابا التراب القرشی وهو اول من اسلم من الذکور فی اکثر الاقوال وقد اختلف فی سنه یومئذ قیل کان له خمس عشرة سنة وقیل ستة عشرة وقیل ثمانی سنین وقیل عشر سنین شهد مع النبی صلی اللہ علیه وسلم المشاهد کلها غیر تبوك فانه خلفه فی اهله وفیها قال له الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ کان آدم شدید الادمة عظیم العینین اقرب الی القصر من الطول ذا بطن کثیر الشعر عریض اللحیة اصلع ابیض الرأس واللحیة استخلف یوم قتل عثمان وهو یوم الجمعة لثمانی عشرة خلت من ذی الحجة سنة خمس وثلثین وضربه عبد الرحمن بن ملجم المرادی بالکوفة صبیحة الجمعة لثمانی عشرة لیلة خلت من شهر رمضان سنة اربعین

www.Awans.com.pk

ومات بعد ثلث ليالي من ضربة وغسله ابناه الحسن والحسين وعبد الله ابن جعفر وصلے علیه الحسن ودفن سحراً وله من العمر ثلث وستون سنة وقیل خمس وستون سنة وقیل سبعون وقیل ثمان وخمسون وکانت خلافته اربع سنین وتسعة اشهر وایاما روی عنه بنوه الحسن والحسین ومحمد وخلائق من الصحابة والتابعین انتہے ۔

تاریخ آل امجاد فارسی مطبوعہ انصاری دہلی میں ہے کہ بصحیح قول مزار حضرت در نجف اشرف است کہ از کوفہ یک فرسخ واز کربلا سیزدہ فرسخ است و مزار پیغمبر ذوالکفل علیہ السلام وہود علیہ السلام وصالح علیہ السلام وحضرت مسلم ابن عقیل بن ابوطالب شہید ہم در آنجا است ۔ انتہے ۔

جاننا چاہئے کہ قوم اعوان پنجاب کا دعوے ہے ۔ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر میں کفار کے ساتھ جہاد کیا ہے ۔ اور وہ خیبر واقعہ قریب پشاور ملک کوہستان ہند میں ہے ۔ اور علی مسجد اب بھی بناہے ۔ اور آپ کے نام سے موسوم ہے ۔ الخ ۔ یہ داستان سب موضوع ہے اسکا احوال بحوالہ کتب یہ عاجز فقیر نورالدین سیفانی خضروی تاریخ نزاد الاعوان میں تحریر کر چکا ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ جنگ خیبر عہد نبوی میں ہوا ۔ اور حضرت پیغمبر علیہ السلام مع اصحاب اس جنگ میں تھے ۔ وہ قلعہ خیبر تھا ۔ اور یہ درہ خیبر ہے ۔ اور وہ ملک عرب میں تھا اور یہ ملک ہند میں ہے ۔ اور وہاں قوم یہود تھی اور یہاں قوم افغان یا ہند و ہیں وہاں باغ فدک تھا جس کا تنازع اہل سنت واہل شیعہ میں چلا آتا ہے ۔ اور یہاں اس کا نام و نشان بھی نہیں ۔ اور علی مسجد جو ہے وہ علی نام شخص نے عہد سلطان شہاب الدین غوری میں تعمیر کی ہے ۔ اسی اسمی کے نام سے مشہور ہے ۔

ملا حسین واعظ کاشفی روضۃ الشہداء فارسی فصل خاتمہ مطبوعہ نولکشور صفحہ ۳۰۳ میں راوی ہیں کہ حضرت امیر علی علیہ السلام را بقول اشہر سی وشش فرزند بودہ ہژدہ دختر و ہژدہ پسران ۔ و شیخ شرف الدین عبید لی انساب علی گفتہ

گفتہ کہ دوازدہ پسر بودہ شش در حال حیات وے متوفی شدہ اند۔ اسامی آن اینست۔ محسن۔ یحییٰ۔ عبیداللہ۔ محمد اوسط۔ ودو دیگر و سیزدہ بعد ازو ماندہ اند۔ حسن و حسین و محمد حنفیہ و ابوبکر۔ و عمر و عثمان و عون۔ و جعفر و عبداللہ و فضل و عباس ودو دیگر و شش از ایشان در کربلا شربت شہادت چشیدہ اند۔ ابوبکر کہ محمد اصغر نام داشت۔ و عثمان و عون۔ جعفر و فضل۔ عباس و بقول دیگر عمر علی ہم درآن حرب بود۔ انتہے +

راقم الحروف کہتا ہے کہ بالاتفاق مورخین پانچ کی اولاد سے نسب چلی ہے حسن و حسین و محمد حنفیہ و عمر الطراف و عباس علمدار۔ ان میں سے امام حسن و حسین دونو بطن سیدۃ النساء بی بی فاطمہ بنت سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی اور ان کی اولاد سادات مشہور ہوئی۔ قبیلہ حسنی امام حسن کی اولاد ہوئی اور قبیلہ حسینی امام حسین کی طرف منسوب ہیں۔ اور جہاں تک بی بی فاطمہ حیات رہی حضرت علی کے نکاح میں اور کوئی عورت نہ آئی۔ اُن کی وفات کے بعد آٹھ زنان عقد نکاح میں آئیں۔ سادات کے سوا سب اولاد اُن سے ہوئی۔ ان کا قبیلہ علوی نام سے مشہور ہوا۔ جس کا مفصل احوال کتاب تاریخ الاعوان سے دیکھا جائے۔ بعض اعوانوں کا دعوےٰ ہے کہ ہم محمد حنفیہ کی اولاد سے ہیں۔ اس کا بیان پیچھے گذر گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حنفیہ سے اعوانوں کا ہونا کامل طور سے اثبات کو نہیں پہنچا ہے۔ فلینظر الیہ اور بعض اعوان عمر علی سے نسب ملاتے ہیں ان کا بھی ذکر دوسرے باب میں گذر گیا۔ جسکا آخر مقصد یہ ہے کہ عمر علی کی نسب سے اعوانوں کا ہونا کامل دلائل سے اثبات کو نہیں پہنچا۔ اور عباس علی سے جو نسب بیان کرتے ہیں اُس کا بیان اب آغاز کرتا ہوں۔ اور اس فصل کو ختم کرتا ہوں +

فصل یازدہم در ذکر عباس بن علی علوی

حضرت عباس ابن علی ابن ابی طالب ابن ہاشم کو سب مورخ علوی نسب

www.Awans.com.pk

بیان کرتے ہیں۔ اور علوی اس کو کہتے ہیں جو باپ کی طرف سے علی مرتضےٰ
کو ملے۔ اور والدہ اوسکی سوائے دختر پیغمبر علیہ السلام کے ہو۔

اور الفرع النامی میں بحوالہ عمدۃ الطالب کے بیان کیا ہے کہ عباس
کا لقب الطف ہے۔

غیاث اللغات کے باب الالف مقصودہ مع اللام میں آیا ہے۔ الطف
بالفتح بمعنی نازک تر و پاکیزہ تر از منتخب۔ انتہےٰ

راقم کہتا ہے کہ عباس بن علی جد اعلیٰ قوم اعوان ہیں۔ اور عباسی لقب
سے دو آدمیوں کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ
عم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ دوم حضرت عباس بن علی
رضی اللہ عنہ سے۔ پس یہاں سے بعضوں نے شجرہ نسب قطب شاہ
کا عباس تک پہنچایا ہے۔ اور پھر عباس عم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ابن
علی بتایا ہے۔ بہر حال عباس عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعوان کا
ہونا اس عاجز پر نہیں ظاہر ہوا۔ کما مر ذکرہ اور عباس علی سے قطب شاہ کا ہونا
البتہ صحت سے پہنچا ہے جو کہ باب ہذا میں درج کیا جاوے گا۔

اور عباس علی فرزند علی کی دوسری زوجہ کے شکم سے ہوئے۔ جو بعد
وفات فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح میں لائی گئی تھیں۔ لہذا علوی مشہور ہیں
اور وہ زوجہ بعد تفتیش کے بی بی ام البنین نام ثابت ہوئی سلسلہ نسب ان
کا یہ ہے۔ ام عباس ام البنین بنت حزام بن ربیعہ بن خالد بن جعفر بن ابی عامر
الکلابی جو قبیلہ بنی زہرہ سے تھی۔ اور زہرہ قریشیوں میں بنی کلاب سے مشہور ہیں
اسکا ذکر قریب ہی پیچھے گذر گیا ہے۔ اور جنگ کربلا میں یہ عباس حضرت امام
حسین علیہ السلام کی طرف سے علمدار لشکر تھے۔ اس لئے ان کو عباس علمدار
بھی کہتے ہیں۔ آخر عباس جنگ میں حکیم ابن طفیل ہاتھ سے کربلا میں شہید
ہوئے۔ کتب شہادت میں ان کا جنگ نامہ مفصل مرقوم ہے۔ اور طبقہ تابعین
میں ان کا شمار کیا گیا ہے۔ ان کی اولاد سے عبید اللہ بقول میزان ہاشمی و میزان
قطبی وغیرہ کے ہوا ہے جس سے اعوانوں کا نسب ملتا ہے۔

www.Awans.com.pk

اور بعض اہل نسب محمود علی فرزند عباس بن علی کا روایت کرتے ہیں۔ اور قطب شاہ جد اعلیٰ اعوان کا یہ نسب نامہ لاتے ہیں قطب شاہ بن عبدالرحمان بن عبدالملک بن منظفر شاہ بن انور شاہ بن کمال الدین بن محمود علی بن حضرت عباس بن حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔ +

اس جامع الاوراق ہذا کو کتب تواریخ سے یہ شجرہ نسب ثابت نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا اس کو متروک کر کے عبیداللہ بن عباس سے لکھتا ہوں +

اور بعض نساب نے عباس کا بیٹا حسن بیان کیا ہے۔ اور قطب شاہ کو اُس کی اولاد سے بنایا ہے۔ شجرہ یہ ہے قطب شاہ بن عقیل بن حمیدالدین بن اسمٰعیل بن محمد بن قاسم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن الحسن بن العباس بن علی بن ابی طالب یہ اسماء الرجال کا جو شجرہ بیان کیا گیا ہے اس کا کچھ ذکر مولانا عبدالحی لکھنوی نے فوائد البہیہ نے تراجم الحنفیہ کے باب المیم مع الحاء اسم محمد صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ چشمہ فیض میں ذکر کیا ہے۔ وہو ہذا۔ علی بن عبد اللہ بن الحسن بن العباس بن علی بن ابی طالب منہ السید ابی شجاع السمرقندی محمد بن احمد بن حمزۃ بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن عبد اللہ الحسن بن العباس العلوی انتہی کلامہ +

لیکن اعوان کا شجرہ قطب شاہ سے کسی تواریخ میں حسن بن عباس کے ساتھ متصل نہیں ہوا۔ لہٰذا اُس کو بھی متروک کرتا ہوں۔ +

اور بعض نساب نے محمد بیٹا عباس کا لکھا ہے۔ اور اُس کے ساتھ شجرہ نسب بایں ترتیب ملایا ہے۔ قطب الدین قطب شاہ بن شاہ قتیل بن شاہ حمیدالدین بن شاہ اسمٰعیل بن شاہ محمد بن قاسم علی بن محمد عباس بن علی العریض بن محمد حمزہ بن محمد زبیر بن محمد بن عباس بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم العباسی العلوی الہاشمی لیکن تواریخ کی کتابیں جو تحقیق تک اس عاجز کی نظر سے گذری ہیں اُن میں یہ نسب نامہ کہیں نہیں دیکھا گیا۔ لہٰذا اس کو بھی متروک کرتا ہوں علاوہ شجرہ مسطورہ سے بعض نساب عباس بن عبدالمطلب عم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان

کرتے ہیں کما مر - لیکن یہ بھی تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے متروک کیا گیا - اور اب بحوالہ زاد الاعوان کے عبید اللہ بن عباس بن علی سے شجرہ لکھتا ہوں - اور اس فصل کو انہیں سطور پر ختم کرتا ہوں - اور خود حضرت قطب شاہ کے حالات میں انساب مذکور پر آگے مفصل بحث کرونگا + فلینظر الیہ +

فصل شانزدہم در ذکر عبید اللہ بن عباس علوی

تاریخ زاد الاعوان کے باب سیوم میں بحوالہ میزان ہاشمی و میزان قطبی وغیرہ کے بیان کیا گیا ہے - کہ عبید اللہ بن عباس بن علی العلوی منجملہ اصحاب حضرت امام علی زین العابدین سے ہیں - اور نام والدہ کا بی بی سکینہ بنت عبید اللہ بن عباس بن عبد المطلب الہاشمی ہے - اور ابی طالب کی نسل سے عبید اللہ کمال زاہد تھا - اور عبادت سے آل ابی طالب میں سے اپنے زمانہ میں کمال عابد تھا - اور شل جد خود علی رضی اللہ عنہ کے بہادر بھی تھا - اور جب یہ امام علی زین العابدین کے پاس جاتے تھے - امام واسطے تعظیم اُن کی کے کھڑے ہوتے تھے - اور ان سے بغل گیر ہوتے تھے - پس لوگوں نے امام سے پوچھا کہ کس چیز نے آپکو قائم کیا ہے - اس امر پر کہ آپ اُس کی تعظیم کرتے ہیں - فرمایا محبت اور پرہیزگاری اس کی نے - اور امام جعفر صادق نے عبید اللہ پر صلوٰۃ فرمائی - اور پھر دونوں آنکھوں کے درمیان اُن کے بوسہ دیا اور فرمایا کہ آپ گویا میرے باپ ہیں - اور وفات ہوئی اُن کی بروز چہارشنبہ ستائیسویں ماہ شوال سنہ ۱۲۰ھ ایک سو بیس ہجری میں - اور بقیع غرقد مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے - اور لغت میں عبید بضم اول و فتح بائے موحدہ تصغیر عبد ہے - اور بنی امیہ کے خاندان سے ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ کی سنہ ۱۲۰ھ میں سلطنت تھی - اور عبید اللہ کے عہد کا جنگ کربلا - اور جنگ عبد اللہ بن زبیر مشہور واقعہ گذرا ہے - اور امیر حجاج ثقفی ظالم بھی اسی عہد میں ہوا ہے - اس کا بیٹا حسن نامی تھا +

فصل ہفتدہم در ذکر حسن علوی ثانی

تاریخ زاد الاعوان کے باب سیوم میں یہ عاجز فقیر نور الدین سلیمانی عفرو ذکر کر آیا ہے۔ جس کا مختصر اقتباس یہ ہے کہ سلسلہ اس کا اس طرح جدی ہے حسن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب اور شجرہ مادری اُن کا یہ ہے کہ ام الحسن مریم بنت علی بن عبید اللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب۔ اور وہ منجملہ یاران و مریدان خواص امام جعفر صادق علیہ السلام سے تھا۔ اور زاہد صاحب ورع اور کثیر المحاسن فی الادب تھا۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر ان کی ثنا کرتے تھے۔ وفات ان کی سنہ ۱۸۰ھ ایک سو اسی ہجری میں ہوئی۔ اور بقیع الغرقد مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ اُسوقت عباسیہ خاندان سے ہارون الرشید بادشاہ تھا۔ اس کے عہد میں خلافت بنی امیہ کا جانا۔ اور دور عباسیہ کا آنا مشہور واقعہ ہے۔ اور جنگ زید شہید بھی سنہ ۱۲۱ھ میں ہوا ہے۔ اور امام الاعظم ابو حنیفہ کوفی اسی وقت تھے۔ اس کا بیٹا حمزہ نام تھا۔

فصل ہشتدہم در ذکر حمزہ علوی ثانی البغدادی

بحوالہ تاریخ زاد الاعوان کے مختصراً یوں ہے کہ جدی نسب اس طرح ہے حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی و ام رقیہ بنت جعفر بن الحسن المثنی بن امام حسن بن علی۔ اس کی بیعت حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے تھی امام موسیٰ کاظم اسکی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ یہ حسنات میں یکتا تھا۔ انکی وفات عہد خلیفہ المامون عباسی بغدادی کے ہوئی۔ اور اس وقت سنہ ۱۹۰ھ ایک سو نوے۔ اور کچھ زیادہ عرصہ ہجرت سے گزر چکا تھا۔ اور مدفون ہوا ہے۔ شہر بغداد کے مقبرہ قریش میں۔ اور عرصہ کی پچاس سال سے اوپر بھی قبیلہ علوی پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ یہی حمزہ علویوں سے پہلے بغداد میں

گیا۔ اور یہاں تک علوی مذہب اہل سنت و الجماعت میں چلے آئے اور اسکے بعد شیعہ ہو گئے اور جعفر رسیدہ چونکہ وہ مدینہ میں ہے اس کے عہد میں ٹیا ہوئی ہے ۔

اور جاننا چاہئے کہ بقول عزان قطبی عزان ہاشمی وغیرہ کے حمزہ بن حسن علوی کے دو فرزند ہو جعفر و علی۔ اور یہ دونوں صاحب الاولاد ہوئے ہیں جو جعفر بن حمزہ کی نسل سے عون قطب شاہ ساتویں پشت میں پیدا ہوئے جیسا کہ متن میں مفصل آئیگا۔ اور علی بن حمزہ سے و اگرچہ قطب شاہ کی طرف آٹھویں پشت میں پیدا ہوئے جیسا کہ قطب شاہ کے حالات میں مذکور ہوگا۔ اور تقریب التہذیب مصنفہ ابن حجر عسقلانی باب المیم مع الحاء ذکر اسماء محمد صفحہ ۳۳۳ میں لکھا ہے محمد بن علی بن حمزہ بن الحسن العلوی البغدادی صدوق من الثانیۃ عشر مات سنۃ ست و ثمانین۔ انتہی۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ صاحب تقریب جو اسماء الرجال میں بڑے عالم ہیں شجرہ بالا کی بھی تصدیق فرماتے ہیں پس یہ شجرہ بہت صحیح ہے جس کو متن میں لکھا جاتا ہے ۔

فصل نوزدہم در ذکر جعفر علوی بغدادی

مخبران احوال گذشتگان و شائع داناں ورفتگان کے حوالہ سے تاریخ زاد الاعوان میں سے یہ بیان اختصار سے کرتا ہوں کہ نسب نامہ یہ ہے جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی از بطن ام کلثوم بنت حسن بن حسین بن علی بن حسین بن علی حسنی ثم حمزہ اور مہم اصحاب الم امام علی رضا علیہ السلام کے تھے اور علم حدیث شریف میں بڑا ماہر تھا اور علم فقہ میں بھی بڑا جلیل القدر تھا اور اسکی روایت سب علماء رجال نے صحیح مان لی تھی اگرچہ مذہب اسکا امامیہ یعنی شیعہ تھا اسکی اولاد بھی مذہب میں تھی۔ اور عروۃ الوثقیٰ نام کتاب جو امامیہ مذہب کی ہے جعفر بن الحمزہ بن الحسن بن عبید اللہ عباس العلوی کی تصنیف ہے اس کتاب کا دیباچہ جس میں شجرہ نسب ترتیب کو تحریر ہے شجرہ جو متن میں لکھا جاتا ہے اسکی تصدیق بھی عروۃ الوثقیٰ سے ہو گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شجرہ صحیح ہے۔

اپنے عصر میں جعفر بن حمزہ اور آدم بھی بڑے عالم امامیہ ہوئے ہیں اس کی وفات شہر بغداد میں ہوئی۔ اور اس وقت ۲۲۰ھ دو سو بیس ہجری اور کچھ زیادہ تھی۔ اور دفن کیا گیا ہے بغداد کے مقبرہ قریش میں ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

اور اُس کی وفات کے عہد میں بغداد کا خلیفہ المعتصم باللہ عباسی تھا
امام احمد حنبل اس کے عہد میں کوڑے لگاتے تھے۔ [illegible]
جس کا احوال عنقریب مرقوم ہوگا۔

فصل بستم در ذکر علی بن جعفر علوی

تاریخ میزان ہاشمی و میزان قطبی و خلاصۃ الانساب کے حوالے سے [illegible] میں اس کا احوال مرقوم پایا۔ اختصار سے یہاں بھی حوالہ قلم کرتا ہوں کہ وہ پدری جانب سے علی بن جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب ہے اور مادری جانب سے والدہ اُس کی بی بی زینب بنت داؤد بن قاسم بن اسحاق بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب۔ اور یہ منجملہ یاران امام محمد تقی علیہ السلام سے تھا۔ اور بہت علموں میں مثل کلام و فقہ و اصول فقہ و ادب و نحو و شعر و لغت اور غیرہ اس کے متبحر عالم تھا۔ اور اس کی تصنیفات سے ایک دیوان ہے جسکے شعر ہزار بیتوں سے زیادہ ہیں اور اس کے علاوہ اس کی تصانیف اور بھی ہیں۔ معتقدان مذہب شیعہ اُس کے زمانہ سے آجتک اُسکی تمام کتابوں سے استفادہ پاتے ہیں اور وہ اس مذہب کا ایک رکن تھا۔ فوت ہوا [illegible] ہجری میں اور مقبرہ قریش واقعہ بغداد میں آباؤ اجداد کے پاس مدفون ہوا۔ اُس وقت المستعین باللہ عباسی خلیفہ بغداد کا تھا۔ اور مفتاح کنز السعادت مطبوعہ ایران میں مصنف کا نام علی بن جعفر بن حمزہ علوی بغدادی آیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ اب شجرہ بالا اسی سے ہے۔ پس تصدیق زیادہ تر اس کی صحت کی ہوگئی۔ ضرور یہ شجرہ مستند ہو کر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ جس کی تصدیق تواریخ وغیرہ کتب سے پہنچ جاتی ہے۔ اس کا بیٹا قاسم نام ثابت ہوا ہے۔ اب اس تذکرہ کو انہیں الفاظ پر ختم کرتا ہوں ۔

فصل بست و یکم در ذکر قاسم علوی بغدادی

ہو قاسم ابن علی بن جعفر بن حمزہ العباس العلوی البغدادی۔ اور وہ منجملہ

یالان امام علی نقی۔ اور امام حسن عسکری و امام محمد مہدی رضی اللہ کے تھا۔ اور والدہ اُس کی بی بی زینب نام بنت علی بن الحسین بن موسےٰ بن ابراہیم بن موسےٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب تھی۔ اور وہ اپنے زمانہ میں شیخ تھا۔ مذہب امامیہ کا احد امامیہ لوگوں کا پیشوا تھا۔ اور اسکو امامیہ مذہب میں منزلہ عظمیٰ کا درجہ حاصل ہے۔ اور با ابن ہمہ جلیل القدر وکثیر الحدیث وہ امامیہ میں ہوا ہے۔ اس کا بیٹا طیار نام تھا۔ وفات ہوئی اسکی بروز ... گیارھویں رات جمادی الآخر ۳۲۶ھ تین سو چھبیس ہجری اور مقبرہ قریش واقع بغداد میں مدفون ہوئے۔ اور خلیفہ المقتدر باللہ عباسی بغداد کی اوس وقت سلطنت تھی۔ اُسی زمانہ میں حضرت امام محمد بخاری و امام مسلم و امام داؤد و امام ترمذی و امام ابن ماجہ صاحب کتب صحاح ستہ حدیث کے ہوئے۔ اور اُسی عہد میں مہدی کا ذب بھی نکلا تھا۔ اور حضرت جنید بغدادی کا انتقال بھی اسی عہد میں ہوا ہے۔ اور عمرو بن لیث بادشاہ خراسان کا عہد بھی یہی ہے۔ اور فرقہ قرمطہ محمدین کا بھی اسی دور میں اظہار ہوا۔ ہکذا المختصر من زاد الاعوان ۔

فصل بیست و دوم در ذکر طیار علوی بغدادی

کتب تاریخ کے حوالے سے اِس کا ذکر زاد الاعوان میں ہو چکا ہے۔ یہاں بجگہ اختصار سے کچھ اور نقل کئے دیتا ہوں۔ کہ طیار ہوا ابن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزۃ العباسی العلوی الہاشمی البغدادی و امہ بی بی حمیدہ بنت عبداللہ بن داؤد بن ذکریا بن محمد بن اسمٰعیل بن فضل بن یعقوب بن فضل بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بن عبدالمطلب بن ہاشمی النوفلیۃ البغدادیۃ۔ اور وہ فرقہ علوی سے امامیہ کا شیخ تھا۔ اور شیعہ کا رئیس ہوا ہے۔ اور وہ جلیل القدر عظیم المنزلت تھا۔ اور علم تواریخ و اسماء الرجال اور فقہ اور اصول اور کلام اور ادب کا عارف تھا۔ اور سب فضائل اس کی طرف منسوب کئے گئے ہیں اور اس کا عقائد میں

فروع واصول کے مذہب اعتقاد تھا۔ اس نے اسلام کے سب فنون میں کتابیں تصنیف کی ہیں۔ غرضیکہ کمالات نفس کے علم اور عمل میں اس کی جامعیت تھی۔ اور وفات ہوی اس کی سنہ ۳۳۳ھ تین سو تینتیس ہجری میں۔ اور دفن کیا گیا ہے مقبرہ قریش بغداد میں۔ اور اُس وقت المتقی باللہ عباسی خلیفہ بغداد کا تھا۔ اُسی زمانہ میں محمد بن علی شلمغانی نے دعوے خدای کا کیا تھا۔ اُس کا بیٹا حمزہ نام ہوا ہے۔

فصل بست و سوم در ذکر حمزہ ثانی علوی بغدادی

اس کا مفصل احوال بحوالہ کتب کے تاریخ زاد الاعوان کے تیسرے باب میں لکھا گیا ہے۔ اس کا مختصر اقتباس یہ ہے کہ وہ حمزہ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر العلوی البغدادی لقب ہے۔ جو اصحاب حدیث وغیرہ اہل علم کے نزدیک بڑا معتبر ہوا ہے۔ اور والدہ اس کی بی بی فاطمہ بنت اسد ہے جس کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیوست ہوتا ہے۔ قبیلہ فاروقی مشہور چلا آتا ہے۔ اور وہ ہر روز پنجاہ رکعات بلاناغہ پڑھتا تھا۔ اور سال میں ۳ ماہ روزہ بھی رکھتا تھا۔ اور ہر سال میں تین مرتبہ اپنے مال سے زکوۃ بھی دیتا تھا۔ اور یہ اس لئے کرتا تھا کہ جب والدین اوس کے فوت ہو گئے تب اُس نے اپنے نفس پر یہ لازم کر لیا کہ ان دونوں ماں باپ کی طرف سے نماز پڑھے۔ اور روزہ رکھے۔ اور دونوں کی طرف سے حج کرے۔ اور اس کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ جو کار ثواب یا نیک کام اپنے نفس کے لئے کرتا تھا۔ وہی دوبارہ اپنے والدین کی طرف سے بھی کرتا۔ غرضیکہ زہد و عبادت میں منزلت عظمیٰ کو پہنچا تھا۔ اس کی پیدایش سنہ ۳۰۲ھ سہ صد و دو ہجری شہر بغداد میں ہوئی تھی۔ اور وفات اس کی شب جمعہ ساتویں تاریخ ماہ محرم سنہ ۳۹۰ھ تین سو اور نوے ہجری شہر بغداد میں ہوئی۔ اور آبا و اجداد کے پاس مقبرہ قریش بغداد میں مدفون ہوا۔ عمر اس کی اٹھاسی سال ہوئی۔ اور القادر باللہ بغداد کا اُسوقت عباسی خلیفہ

سے عہد تھا۔ اس کا مذہب شیعہ تھا۔ اس کے وقت میں ایک سخت قحط پڑا تھا۔ اور امیر ناصر الدین سبکتگین غزنوی اسی عہد میں ہوا۔ اس کا بیٹا یعلیٰ قاسم تھا۔ اور یاد رکھنے کی یہ بات ہے۔ کہ نسب نامہ ہذا میں حمزہ نام کے دو اسماء آئے ہیں۔ لہذا برائے تمیز حمزہ اوّل اور حمزہ ثانی لکھا گیا ہے۔ اب اس فصل کو ختم کرتا ہوں۔ اور ذکر اس کے بیٹے کا لکھتا ہوں۔

فصل بست و چہارم در ذکر قاسم یعلیٰ علوی بغدادی

بحوالہ میزان قطبی و میزان ہاشمی وغیرہ تواریخ کے اس کا احوال مفصل از دائرۃ الاعوان میں درج کیا گیا ہے۔ کچھ مختصر مضمون اس سے یہاں لکھ دیتا ہوں جو یہ ہے:-

نام پیدائشی اس کا یعلیٰ ہے۔ اور وہ لوگوں میں لقب قاسم سے مشہور ہے۔ اس کا باپ حمزہ بن طیار بن قاسم العلوی البغدادی تھا۔ اور والدہ اس کی بی بی خدیجہ نام بنت ابراہیم قبیلہ صدیقی سے تھی۔ اور صدیقی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منسوب ہیں۔ اور یہ یعلیٰ شاعر اور فاضل اور پرہیزگار۔ عظیم الشان اور بلند مرتبہ تھا۔ اور علم حدیث کا بھی ماہر تھا۔ اس کی تصانیف سے کتابیں بہت ہیں مذہب شیعہ میں۔ اور اس کا فرزند عون نام ہوا جس کی اولاد اعوان کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور ولادت یعلیٰ کی ۳۲۵ھ تین سو پچیس ہجری میں بغداد شہر میں ہوئی۔ اور وفات ۴۰۳ھ چار سو تین ہجری میں پائی۔ اور بغداد کے مقبرہ قریش میں مدفون ہوا۔ اور عمر اس کی سب اٹھاسی سال ہوئی۔ اور اس وقت القادر باللہ عباسی خلیفہ بغداد کا تھا۔ اسی زمانہ میں بانی الملوک سلطان محمود غزنوی ہوئے۔ اور اسی عہد میں شیخ الصوفیہ ابو عبد الرحمن سلمی اور قدوری حنفی اور ابو نعیم محدث اور شیخ ابن ابی سینا حکیم فلسفی۔ اور ابن حزم ظاہری اور بیہقی اور خطیب بغدادی کے انتقال ہوئے۔

اور سلطان محمود غزنوی ۴۲۱ھ چار سو اکیس ہجری کو بعمر ۶۳ سال ۳۲ برس سلطنت کر کے فوت ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یعلیٰ کے عہد میں سلطان محمود

کی وفات ہوئی ۔ اور اعوان کا دعوے ہے ۔ کہ ہم سلطان موصوف کے ساتھ ہند کو آئے ہیں ۔ یہ بات تواریخ سے ثبت نہیں ہوئی ۔ کما مرّ ذکرہ ۔ اور عنقریب اس کا ذکر پھر کیا جاویگا +

فصل بیست و پنجم در ذکر حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ

اہل ..... کی تواریخ میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب وغیرہ کے حوالے سے مفصل حالات ان کے متعلق تاریخ زاد الاعوان میں ذکر کئے گئے ہیں ۔ اس کی عبارت سے مختصر احوال یہاں بھی درج کئے جاتا ہوں ۔ وہو ہٰذا ۔

آپ کا نام نامی عون بن یعلیٰ بن حمزہ بن طیار بن قاسم بن علی بن جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی العباسی العلوی ہے ۔ ان کے آباؤ و اجداد کے اسماء الرجال کی تاریخ کے بعد دیگر متن میں تحریر ہو گئی ہے کل بارہ اسماء گرامی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک شمار میں آئے ۔ اور کل چھبیس نام قریش تک معدود ہوئے ۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی فاطمہ ہے ۔ وشجرۂ ہٰذہ :-

فاطمہ ام عون بنت محمد بن علی بن داؤد بن قاسم بن عبید اللہ بن محمد بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب ۔ یہ دو نو والدین عون کے نسب نامہ حمزہ بن حسن بن عبید اللہ پر جمع ہو جاتے ہیں پس دو نو جانب سے یہ عباسی علوی ہوئے ۔ کما مرّ ذکرہٗ فی تذکرۃ حمزہ ۔ اور کتاب تقریب التہذیب مصنفہ حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی مطبوعہ فاروقی دہلی صفحہ ۲۳۳ میں لکھا ہے میں محمد بن علی بن حمزہ بن الحسن العلوی البغدادی صدوق من الثانیۃ عشر مات سنۃ ست وثمانین ۔ انتہیٰ +

پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ محمد بن علی آپ کی والدہ کی نسب میں آتے ہیں ۔ اور لقب عون کا علی بن قاسم اور عبد العلی اور عبد الرحمٰن اور ابراہیم اور قطب شاہ کے ساتھ مشہور ہے ۔ اور پیدائش ان کی شہر بغداد ۴۱۰ھ

چار سو انیس ہجری میں ہوئی۔ اور وہ حسن خاطر کمال دانا۔ اور حاضر جواب تھے
اور مذہب امامیہ میں بڑے بڑے شیخ مانے جاتے تھے۔ اور امامیہ کے پیشوا تھے۔ اور
امامیہ میں ان کو منزلت عظمیٰ حاصل تھی۔ لیکن آخر شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی
کے وعظ اور صحبت کی تاثیر سے مذہب شیعہ سے دست بردار ہو گئے۔ اور مذہب
سنت وجماعت کا اختیار کر لیا۔ اور یہ اس لئے کہ پیر جیلانی قدس سرہٗ کی خدمت
میں جایا کرتے تھے۔ کہ خالہ یعنی ہمشیرہ مادر (عباسی) پیر جیلانی کی بی بی عائشہ
نام اس کے نکاح میں تھی۔ پس بسبب اس قرابت کے یہ پیر صاحب کی خدمت
میں اکثر جایا کرتے۔ اور وعظ سنتے۔ آخر صحبت کی تاثیر سے اہل سنت ہو گئے۔ الغرض
اہل سنت نے پھر ان کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ وہ شیخ اہل سنت وجماعت کے
تھے۔ اور شیخ اس فرقے کے ہوئے اور عظیم القدر اور عظیم المنزلت اور قطب زمان
طریقت اور صاحب عرفان حقیقت اور عظیم الشان شریعت میں ہوئے۔ اور آپ نے
پیر جیلانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور خلافت سے مشرف ہو کر بحکم حضرت محبوب
سبحانی بغداد سے سفر کیا۔ اور ملک ہند میں آئے۔ اور ہند میں مقام کیا۔ پس سب
لوگ مزین و آراستہ ساتھ برکت نفس شریف کے ہوئے۔ یعنی بہت لوگ
ہند کے آپ کے نفس شریف کی برکت سے ایمان اسلام سے مزین ہوئے
اور صراط مستقیم پر اُن کا عمل ہوا۔ غرضیکہ اکثر کفار اور عصات آپ کے ہاتھ
پر مشرف باسلام ہوئے۔ اور ملک ہندوستان میں آپ کی طرف سے اکثر اسلام
پھیلا۔ جب اس طرح اکثر خلقت ہند میں ہدایت پا گئے۔ اور اُن کے ہاتھ
پر بیعت کی تو اس سبب سے لقب اُن کا دیار ہند میں قطب شاہ مشہور ہوا۔
گویا وہ شیخ عبد القادر جیلانی کی طرف سے ہند میں ایک قطب تھے۔ جس کی برکت
سے اکثر خلقت ہادی کی ہدایت سے صراط مستقیم پر مشرف ہو گئی۔ اور اولاد اُن کی
ہند میں اُن کے نام پر اعوان مشہور ہوئی۔ کہ عون آپ کا نام تھا۔ اور ہند سے
آخر اصلی وطن بغداد کو اُنہوں نے مراجعت کی۔ اور بغداد میں جا کر فوت ہو گئے
تاریخ وفات شب جمعہ تاریخ سوم ماہ رمضان المبارک ۵۵۶ھ پانچسو چھپن ہجری
ہے۔ اور اُس وقت بغداد کا خلیفہ المستنجد باللہ عباسی تھا۔ عمر اُن کی ایک سو [illegible]

www.Awans.com.pk

سال ہوئی۔ اور دفن کئے گئے بغداد میں آبا و اجداد کے پاس۔ جس کو مقبرہ قریش کہتے ہیں۔ اور باپ کی وفات کے وقت اُن کی عمر بہتر سال تھی۔ بعد وفات والد کے یہ چھپنٹھ سال حیات میں رہے۔ اِن کے عہد میں ایک شخص مدعی نبوت کا نکلا تھا۔ آخر مقتول ہُوا۔ اور اسی عہد میں حضرت امام غزالی و خطیب تبریزی فوت ہوئے۔ اور شمس الائمہ حنفی و امام بغوی محدث کا انتقال بھی اسی عہد میں ہُوا۔ اور زمخشری صاحب تفسیر کشاف اور قاضی عیاض بھی اسی عہد میں دنیا سے رحلت فرما ہوئے۔ اور سلطان محمود غزنوی ۴۲۱ھ مطابق ۱۰۳۰ء ۶۳ سال کی عمر میں ۳۲ سال سلطنت کر کے فوت ہُوا۔ اس سے معلوم ہُوا کہ ایک سال قطب شاہ پہلے وفات سلطان محمود کے پیدا ہوئے پس یہ دعوے اعوانوں کا کہ ہم سلطان کے ہمراہ آئے ہیں، صحت کو نہیں پہنچتا ہے۔ اور نائب السلطنت لاہور کے قطب شاہ منجانب سلطان محمود نہیں ہوئے۔ وہ امیر سالار ساہو تھے۔ اُن کا سلسلہ نسب امام محمد حنیف کو پہنچتا ہے۔ اور سید سالار مسعود غازی اُن کا بیٹا بہرائچ میں مدفون ہُوا۔ شجرہ یہ ہے۔ سید سالار مسعود غازی بن امیر سالار ساہو نائب السلطنت محمودی لاہور بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان بن محمد حنفیہ بن علی رضی اللہ عنہ +

سلطان محمود کا نسب نامہ یہ ہے کہ سلطان محمود بن سبکتگین بن جوقان بن قرالحکم بن قزل ارسلان بن قرامانان بن فروز بن یزدجرد بن شیرویہ بن خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیروان کسریٰ عادل ہیں۔ مختصر یہ بات ہے کہ اعوان سلطان محمود کے ہمراہیوں سے نہیں ہیں +

اور سلطان شہاب الدین غوری نے قطب شاہ کے عہد ہندوستان میں حملہ مارے۔ اور سلطنت اسلامی ہند میں بمقام دہلی مقرر ہوئی۔ اور سلطان سنجر والئی فارس کا اسی عہد میں ہُوا۔ اور خواجہ ابو یعقوب یوسف ہمدانی طیفوری و خواجہ احمد یسوی۔ اور شیخ محی الدین ابن العربی اور خواجہ احمد بن مودود چشتی اور

شیخ شہاب الدین سہروردی۔ اور شیخ نجم الدین کبرے خوارزمی اسی عہد میں تھے۔ اور خواجہ معین الدین اجمیری چشتی اور شیخ بہاؤالدین زکریا قریشی ملتانی ان کے ہمعصر تھے۔ اور نظام الدین نظامی گنجوی۔ اور شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری اور برہان الدین مرغینانی صاحب الہدایہ۔ اور صاحب فتاویٰ قاضیخان۔ اور شیخ پیر علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری اور شیخ احمد جام ژندہ پیل اور حکیم سنائی غزنوی۔ ابوالفرج ابن جوزی وغیرہ آپ کے ہمعصروں سے ہوئے ہیں۔ اور حضرت عون قطب شاہ کے چہار ازواج۔ اور گیارہ فرزند۔ اور تین دختر ہیں۔ سب اولاد ان کی ذکور واناث سے جو دان ہوئی ہوا۔ اور سلسلہ نسب قوم اعوان کا ان سے پھیلا ہے۔ اب اس فصل کو یہاں ختم کرتا ہوں۔ اور مع ہذا اس باب کو بھی بند کرتا ہوں چونکہ قریش سے قطب شاہ تک نسب بیان ہو گئی۔ اور پھر اس کا ملک ہند میں اعوان نام مشہور ہوا ہے۔ لہٰذا اس کا باب علیحدہ لکھا گیا۔ برحمتک یاارحم الراحمین آمین ثمہ آمین +

باب چہارم

در خاندان اعوان قطب شاہی

للہ الحمد کہ اب یہاں سے باب چہارم آغاز ہوا۔ اسمیں خاندان اعوان قطب شاہی کا ذکر مرقوم ہونا پایا چونکہ قریش سے ہاشمی ہوئے اور ہاشمی سے علوی ہوئے۔ اور علوی جب ملک ہند کو آئے۔ تو اعوان نام سے مشہور ہوئے لہٰذا یہاں سے ابتداء اس خاندان کا پھیلا اور جداعلےٰ قطب شاہ کے لقب سے قطب شاہی خاندان مشتہر ہوا۔ پس اسی سبب سے یہ باب مورث اعلیٰ کے نام سے شروع کیا گیا۔ اور شجرہ نسب مافوق کا گذر گیا۔ اور شجرہ ماتحت یعنی قطب شاہ کی اولاد کا یہاں مفصل مرقوم ہوگا۔ اس باب میں معیں

www.Awans.com.pk

فصل ہیں۔ اور ہر فصل میں ذکر جداگانہ اسماء الرجال کا ہے۔ اللّٰھم تمم بالخیر

فصلِ اوّل در ذکرِ وجہ تسمیۂ اعوان

ناظرین کی خدمت عالی میں روشن ہو کہ اب یہاں سے خاص تاریخ قوم اعوان کی شروع ہوتی ہے۔ سب سے پہلے وجہ تسمیہ اعوان کا لکھنا ہے وہو ہذا:۔

مولانا ہاشم شاہ علوی کتاب میزان ہاشمی ہیں۔ اور دوسرے مولانا قطب شاہ علوی تاریخ میزان قطبی ہیں تیسرے خلاصۃ الانساب مطبوعہ مصر میں یہ عبارت ہے۔ واما الاعوان فکونھم من اولاد عون ابن یعلےٰ۔ ترجمہ لفظ اعوان کا اس قوم پر اس لئے عائد ہو گیا ہے کہ وہ اولاد عون بن یعلیٰ سے ہیں۔ + انتہٰے +

اور زاد الاعوان میں تحریر ہو چکا ہے۔ کہ عون بن یعلےٰ پیدائشی نام تھا اور قطب شاہ لقب مشہور ہوا۔ یہ مورث اعلےٰ اس قوم کے ہیں ان کے نام پر مشہور اولاد ہوئی +

قال الہاشم شاہ علوی فی کتاب میزان ھاشمی مطبوعہ مصر

وماقال صاحب میزان القطبی لاعانتھم لرؤس الملوک السلطان المحمود ابن سبکتگین الغزنوی علی بلاد الھند یکونن مشہورًا با لاعوان لکون مرادہ صحبۃ فھو سقطۃ علی مالایخفیٰ +

ترجمہ صاحب میزان ہاشمی بہ اعتراض کر کے جواب دیتے ہیں کہ صاحب میزان قطبی نے لکھا ہے کہ رؤس الملوک سلطان محمود سبکتگین غزنی کو انہوں نے اعانت دی ہے۔ جبکہ وہ سلطان بلاد ہند پر جہاد کفار کے واسطے ملک غزنی سے چڑھ آیا تھا۔ اور اس سبب سے اعوان مشہور ہوئے۔ پس اس سبب سے اولاد قطب شاہ کی صحبت سلطان کے ساتھ ثابت ہوئی۔ اور یہ اُس وقت گروہ کثیر تھا۔ پس یہ وجہ تسمیہ اعوان کی اور

سلطان کے ساتھ ان کا آنا یہ سب بات باطل ہے تاریخ والوں کی نظر میں انتہٰی +

اس کا باطل ہونا باین وجہ مقرر کیا گیا ہے کہ عون کی ولادت ۱۰۱۹ھ اور وفات محمود غزنوی کی ۴۲۱ھ کو ہوئی۔ پس کس طرح قطب شاہ کی اولاد بہت بڑھکر بغداد سے غزنی آئی۔ اور لشکر اسلام کے ساتھ جہاد ہند میں اعانت یعنے مدد و یاری سلطان کو دی۔ کما مر ذکرہ۔ اتفاقی ذکر قطب شاہ فلینظر الیہ +

مولوی حیدر علی اعوان بودھیانوی تاریخ علوی کے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ سلطان محمود کے ساتھ علوی آئے۔ اور ہند میں جہاد کیا۔ سلطان نے بہت دفعہ اس ملک پر چڑھائی کی۔ جن میں سے بارہ حملے بہت مشہور ہیں۔ مگر یہ علوی لوگ ہر حملہ میں سلطان کا ساتھ دیتے رہے۔ سلطان نے ان کی بڑی شکرگذاری کی۔ اور فرمایا۔ کہ جس طرح مدینہ کے لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیکر آپ کی نصرت کر کے انصار کا خطاب پایا اسی طرح ان حضرات نے میری اعانت دل و جان سے ہمیشہ کی۔ اس لئے ہم ان کو اپنے اعوان کا خطاب عطا فرماتے ہیں۔ اسوقت سے یہ لوگ اس خطاب سے مخاطب ہوئے۔ اب وہی لفظ کثرت استعمال میں اگر کل قوم پر عائد ہو گیا۔ انتہٰی +

اب فقیر نور الدین سلیمانی خضروی کے نزدیک یہ روایت صحیح معلوم نہیں ہوئی۔ کیونکہ تاریخ وفات سلطان محمود و ولادت عون قطب شاہ سے یہ روایت مضمحل ہو جاتی ہے۔ کما مر +

اور یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ لفظ اعوان بالفتح الف مقصورہ و سکون عین مہملہ سے بولا جاتا ہے۔ اس کا لغوی معنی مدد و یاری ہے۔ اس لغوی معنے سے اعانت محمود کی روایت ملتی ہے۔ ولیکن برخلاف اس کے یہ روایت ہے کہ عون جد اعلےٰ کے نام پر اعوان نام مشہور ہوا۔ یہ صحیح وجہ تسمیہ نظر آتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اکثر اہل تاریخ و اہل انساب لفظ اعوان لائے ہیں اور بعض اہل تاریخ و اہل نسب لفظ آوان لائے ہیں بمعنے الف ممدودہ۔ اور عین کو دور کر کے

www.Awans.com.pk

آوان لکھا ہے۔ کتاب تاریخ آئین اکبری زبان فارسی مطبوعہ نولکشور مؤلف شیخ ابو الفضل وزیر اکبر شہنشاہ میں تحصیل تلہ گنگ کو آوان محل کے نام سے لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ نام کچھ نیا نہیں۔ اور ان کی ابتدا بھی آج سے نہیں بلکہ مدت سے ہے۔ اور اسی آئین اکبری میں مالکان لودھیانہ اراضی آوان و راجپوت لکھے ہیں۔ یہ کتاب تین سو برس سے زیادہ زمانہ کی لکھی ہوئی ہے۔ اور آئین اکبری سے پہلے لودیوں کے زمانہ میں مؤلف تاریخ شہر لودھیانہ آوان کا وہاں آباد ہونا ثابت کرتا ہے اور کوہستانی علاقہ سلسلہ نمک میں یہ قوم آباد ہے۔ اس علاقہ کو قدیم سے آوان کاری کہتے چلے آتے ہیں +

ظاہراً یوں معلوم ہوتا ہے کہ لفظ آوان کا اصل اعوان ہے۔ اور اعوان کا اصل عون ہے۔ اور خلاصۃ الانساب سے مولوی عبد اللہ بہاولپوری واقعہ قصور لاہور کتاب اقوال الفقہا فی مسئلۃ الشوارب و اللحیٰ مطبوعہ محمدی لاہور کے صفحہ ۱۲ حصہ اوّل میں قوم عوان لکھا ہے۔ یعنی الف کو ساقط کر کے عین مہملہ کے ساتھ لکھ کر یوں بتایا کہ یہ قوم منسوب ہے طرف عون بن علی رضؓ کی۔ اور آوان الف کے ساتھ لکھا جانا غلط ہے۔ انتہے +

پس یہ وجہ تسمیہ بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ عون بن علی لاولد فوت ہوا ہے اس کی طرف یہ قوم منسوب نہیں۔ بلکہ عون بن یعلیٰ کی طرف منسوب ہے بجائے لفظ یعلیٰ کے علی لکھا جانا منجملہ اغلاط کاتب یا مصنف سے ہے۔ اصل میں عون بن یعلیٰ صحیح ہے۔ اور اگر عون میں از دیاد الف کو غلط مانا جاوے تو بھی جمہور مؤرخین کی کتب کے مخالف ہے۔ غرضیکہ جمہور اعوان یا آوان نام سے لکھتے آتے ہیں۔ پس عاجز جامع الاوراق ہذا نے لفظ اعوان کو مقرر رکھا ہے۔ اور جمہور کے قدم پر چلا ہے۔ اور غیاث اللغات کے باب العین مہملہ مع الواؤ صفحہ ۳۰۳ میں ہے۔ عوان بفتح اوّل بمعنے کدبانو و زن میانہ سال و بمعنے زنے کہ او را شوہر باشد و بفتح و تشدید واؤ بمعنے سخت گیرندہ و ظالم و زجر کنندہ و سرہنگ دیوان سلطان از منتخب و لطائف و مدار و کشف و عون بالفتح بمعنے یارے و مددگارے۔ از منتخب +

اور اسی غیاث کے باب الالف مقصورہ مع العین مہملہ صفحہ ۲۰۵ میں

www.Awans.com.pk

ہے :- اعوان بالفتح بمعنی یاران یعنی مددگاران و یاوران - از کنز و منتخب +

اور اُسی غیاث کے باب الالف ممدودہ مع الواؤ صفہ میں ہے - آوان بالالف ممدودہ جمع آوانست کہ بہمزہ مفتوحہ باشد یعنے اوقات از کشف و شرح میرزا نور اللہ بر گلستان +

اور اسی غیاث کے باب الالف ممدودہ مع الواؤ صفہ میں ہے اوان بالکسر بمعنے ایوان و کوشک و بالفتح و کسر یعنے وقت و ہنگام از منتخب و قاموس و در صراح بمعنے ہنگام فقط بالفتح است انتہٰے +

کتب لغات سے یہ سب الفاظ لکھے گئے ہیں - اسی واسطے دونوں لفظ سب لوگوں میں مستعمل ہیں - سب سے صحیح اعوان لفظ ہے - اور وجہ تسمیہ بصحیح قول عون بن یعلےٰ کے نام سے ہے - اور اس نام میں وہ سب لوگ شامل ہیں جو اپنا سلسلہ نسب قطب شاہ کے ساتھ ملاتے ہو ویں - اور یہ لفظ اعوان کا سنہ ۵۰۰ھ پانچویں صدی ہجری سے نکلا ہوا ہے - پس اعوان قوم دسویں صدی ہجری کی کسی عہد سے زیادہ گذر چکی کہ اس نام سے موسوم ہیں - اور یہ نام اُن کا نیا نہیں مدت کا ہے - اس کو دس صدیاں گذر چکی ہیں - اور اِن کی ابتدا پانچویں صدی ہی سے ہے - بیشتر کی نہیں - اور تحقیق کی ہے جیسا کہ تاریخ تولد و وفات عون قطب شاہ سے ظاہر ہے - کما مر - اب اس بحث کو متروک کرتا ہوں - اور چند سے متعلق لفظ قطب شاہ کا لکھتا ہوں +

فصل دوم در ذکر وجہ تسمیہ قطب شاہ

مورخ میزان قطبی و میزان ہاشمی - خلاصۃ الانساب باب عباسی علوی میں لائے ہیں - **واما** عون بن یعلیٰ العلوی وھو المشہور فی الھند بقطب شاہ **ترجمہ** - عون بن یعلےٰ کا پس وہ مشہور ہے - ملک ہند میں ساتھ لقب قطب شاہ کے انتہٰے +

اور انہیں کتابوں میں ہے - واما عون بن یعلےٰ ھو نسبہا اھل السنۃ

www.Awans.com.pk

والجماعة رئیس هذه الطائفة جلیل القدر عظیم المنزلة قطب الزمان فی الطریقة وصاحب العرفان فی الحقیقة عظیم الشان فی الشریعة مسافر من البغداد الی الهند و اقام هنا فتزین الناس ببرکة نفسه الشریفة بالایمان و الاسلام فکانه کان قطبا من جانب الشیخ عبد القادر الجیلی رضی الله تعالی عنه علی الهند فلهذا اشتهر لقبه فیه به قطب شاه واشتهر اولاده فیه باسمه اعوان ۔

ترجمہ اس عبارت کا ذکر قطب شاہ میں پیچھے گذر گیا انتہٰے ۔

اب ناظرین پر واضح ہو کر عبارت ہذا سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عون مورث اعلیٰ اعوان کا لقب قطب شاہی اور طریقت میں اخذ و انتساب حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی بغدادی سے رکھتے ہیں اور ان سے سلسلہ قادریہ پاکر ہند میں تشریف لائے۔ اور لوگوں کو ان سے بہت فیض پہنچا۔ ہزارہا لوگ مشرف باسلام ہوئے۔ چونکہ قطب ہند ہوکر پیر جیلانی رحمۃ اللہ کی طرف سے ہند میں آئے تھے اس لئے آپ کا لقب قطب شاہ مشہور ہوگیا۔ شجرہ انکا طریقت میں دو طریق سے ہے۔ پہلا یہ ہے کہ حضرت عون قطب شاہ قادری علوی بغدادی الہند رحمۃ اللہ علیہ مرید و خلیفہ سید شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی کے تھے۔ اور وہ فرزند و مرید سید ولی صالح موسیٰ جنگی دوست جیلانی کے تھے۔ اور وہ فرزند و مرید سید عبد اللہ کے اور وہ فرزند و مرید سید یحیٰے کے۔ اور وہ فرزند و مرید سید محمد روحی کے اور وہ فرزند و مرید سید داؤد امیر محمد اکبر کے۔ اور وہ فرزند و مرید سید موسےٰ ثانی کے۔ اور وہ فرزند و مرید سید عبد اللہ مورث کے۔ اور وہ فرزند و مرید سید موسےٰ الجون کے۔ اور وہ فرزند و مرید سید عبد اللہ محض کے۔ اور وہ فرزند و مرید سید حسن مثنےٰ کے۔ اور وہ فرزند و مرید امام حسن مجتبےٰ کے۔ اور وہ فرزند و مرید سیدنا علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدتنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور وہ دونوں مرید حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم کے تھے۔

اور **دوسرا** سلسلہ طریقت آپ کا یہ ہے کہ حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے خرقہ خلافت کا شیخ عبد القادر جیلانی سے پہنا۔ اور انہوں نے شیخ ابو سعید مبارک مخزومی بغدادی سے پہنا۔ اور انہوں نے شیخ ابو الفرح طرطوسی سے پہنا۔ اور وہ مرید شیخ ابو الفضل عبد الواحد تمیمی کے تھے۔ اور وہ مرید شیخ ابو بکر محمد شبلی کے تھے۔ اور وہ اخذ بیعت شیخ سید الطائفہ جنید بغدادی سے رکھتے ہیں۔ اور وہ شیخ سری سقطی سے۔ اور وہ شیخ معروف کرخی سے۔ اور امام علی سے۔ اور وہ امام موسیٰ رضا سے۔ اور وہ امام موسیٰ کاظم سے۔ ... ... اور وہ امام جعفر صادق سے۔ اور وہ امام محمد باقر سے۔ اور وہ امام علی زین العابدین سے۔ اور وہ امام حسین شہید سے۔ اور وہ امام علی المرتضےٰ سے۔ اور وہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے۔

اور شجرہ طریقت مذکور میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ کی بیعت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر مدنی سے بھی ہے۔ اور ان کی بیعت حضرت سلمان فارسی اصحاب رسول سے ہے۔ اور وہ خلیفہ حضرت ابی بکر صدیق کے تھے۔ اور وہ خلیفہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے تھے۔

اور وفات شیخ عبد القادر جیلانی کی ۵۶۱ھ پانچسو اکاسٹھ ہجری میں ہوئی اور وفات حضرت عون قطب شاہ کی لیلۃ الجمعہ لثلث خلون من شہر رمضان ۵۵۵ھ خمس وخمسین وخمسمائۃ من الہجرۃ النبوۃ یعنے پانچسو پچپن ہجری تھی پس اس طرح پیر جیلانی کی جین حیات میں قطب شاہ کی وفات ہوئی۔

کتاب غیاث اللغات کے باب القاف مع الطاء المہملہ صفحہ ۳۹۱ مطبوعہ نولکشور میں ہے۔ کہ قطب بالضم بمعنے میخ آہنی کہ آسیا برآن بگردد۔ و بمعنے بزرگ قوم و سالار کہ مدار کار بر و باشد و اصل ہر چیز از منتخب

www.Awans.com.pk

وباصطلاح علم ہیئت قطب یکے از آں دو نقطہ است کہ محاذی یک دیگر بر
ہر دو پہلوے کرہ معین کنند کہ چون کرہ را حرکت دولابی دہند آن ہر دو
نقطہ از جائے خود تجاوز نکنند بخلاف دیگر اجزائے کرہ چون ہر دو کرہ فلک
الافلاک در جنوب و شمال عالم واقع شدہ اند و بقدرت الٰہی دو ستارہ در حوالی
ہر دو قطب پیدا گشتہ اند آنہا را نیز مجازاً قطب گویند چون ربع مسکون شمالی است
لہٰذا قطب شمالی در اکثر بلاد عالم مرئی میگردد۔ و در بعض جزائر کہ قریب خط استواء واقع اند
قطب جنوبی و شمالی ہر دو مرئی میگردند۔ و بعضے از رویت قطب جنوبی
منکر اند ✦

و نیز قطب لقب آں ولی است کہ انتظام ملکی باطنی در عالم معنوی
بحکم الٰہی در قبضۂ اقتدار او مفوض باشد انتہٰی ✦

اور کشف اللغات کے باب القاف مع الباء موحدہ جلد دوم
صہ ۱۱۶ میں ہے کہ قطب بالضم و الفتح و السکون بمعنی مہتر و سپہ سالار و نام میخے
کہ آسیا بر سر آن مے گردد۔ و نام چرخ و کوکبے کہ نزدیک فرقدان است
و مدار فلک بر وی است و در اصطلاح سالکان قطب و غوث لقب یکے
ولی است کہ او مہتر و سرخیل جملہ اولیا است و نام او عبد اللہ است۔ و دو وزیر
دارد یکے را نام عبد الرب و جانب راست او بر دست راست قطب بود و
ناظر در ملک باشد۔ و دوسرے را نام عبد الملک و جانب او بر دست چپ قطب
است و او ناظر در ملک است و مرتبہ او اعلیٰ از عبد الرب است انتہٰی ✦

اور لغات اُردو کے باب القاف مع الطاء مہملہ صہ ۲۲۲ میں ہے قطب
لفظ عربی ہے۔ یہ نام اُس میخ کا ہے جس کے گرد چکی پھرتی ہے۔ اور اسکا معنی
سردار قوم بھی ہے۔ اور یہ صوفیوں کے ہاں ایک مرتبہ ہے جو اولیاؤں کے
اوپر ہوتا ہے۔ اور اس کا معنی قطبی ستارہ اور شاہزادہ اور سردار بھی آیا ہے
انتہٰی ✦

اب جامع الاوراق ہذا فقیر نور الدین سیمانی غفروی کے نزدیک وجہ
تسمیہ حضرت عون کی قطب شاہ کے ساتھ بقول صاحب میزان ہاشمی

www.Awans.com.pk

قطبی: خلاصہ کے معنے لغوی سردار قوم کے ہے۔ کیونکہ وہ اپنی قوم علوی کے سرخیل تھے۔ اور اصطلاح میں جہتر و سرخیل اولیاء اللہ تھے۔ اس لئے ان کا یہ لقب مشہور ہُوا۔ چونکہ یہ بحث سالکان و صوفیہ کرام کے مراتب اعلیٰ میں آئی ہے بحالت اظہار کی اسکی مفصل تشریح بیان لکھتا ہوں۔ وہو ہذا:- کہ کتاب تفسیر اکسیر اعظم اردو مطبوعہ میسور پریس دہلی کے صفحہ ۱۲۲ سیپارہ چہارم پاؤ اول تحت تفسیر ولاتکونوا کالذین زیر بحث فضائل اُمّت محمدی میں اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت محمدیہ میں غوث اور قطب۔ اور اوتاد۔ اور نجبا۔ اور ابدال مقرر کئے ہیں۔ غوث اور قطب درحقیقت ایک ہی معنی میں مستعمل ہے جس کو قطب کہتے ہیں۔ وہ خلیفہ باطن اور اپنے زمانہ میں سب مسلمانوں کا سردار اور سید ہوتا ہے۔ علماء نے تصریح کی ہے۔ کہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلفاء اربعہ حسب ترتیب خلافت قطب مقرر ہوئے اور آخر خلیفہ یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ قطب تھے۔ ایک قول یہ بھی ہے۔ کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم کے ان کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا قطب مقرر ہوئیں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ بعد صحابہ کے عمر بن عبد العزیزؒ قطب تھے۔

اور قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ قطب ارشاد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اور ان کے بعد یہ سلسلہ امام ابوالحسن عسکری تک اون کی اولاد میں جاری رہا۔ اور اسی خاندان میں سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ بھی قطب تھے۔

اور درحقیقت تعین اقطاب کا علماء اور اولیاء نے اپنے وجدان اور قیاس اور قرائن سے ثابت کیا ہے۔ اس لئے تعین خاص خاص اشخاص کا یقینی نہیں ہو سکتا۔ البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قطب ارشاد ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ قطب ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے۔ اور جب وہ دنیا سے رحلت کرتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا مقرر ہو جاتا ہے۔ اور اوتاد ہر زمانہ میں

م سے ایک قوم کو مقرر کر دیا۔ یہ لوگ اور
ـوں سے زیادہ صوم وصلوٰۃ میں فضیلت نہیں رکھتے۔ مگر حسن خلق اور حسن نیت اور صدق اور تقویٰ اور اطمینان قلب اور اللہ کے لئے مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ اور صبر اور حلم اور خلوص اور تواضع کے ساتھ اللہ کی مرضیات کی طلب کرتے ہیں۔ دوسروں سے وہ افضل ہیں۔ وہ انبیاء کے خلیفہ ہیں۔ اللہ نے اُن کو اپنے ساتھ خاص کر لیا ہے۔ اور اپنا علم دینے کے لئے خالص کر لیا ہے۔ اللہ نے اُن کی وجہ سے زمین سے مصیبتیں اور آدمیوں کی بلائیں دفع کرتا ہے۔ انہیں کی دعا سے بارش ہوتی ہے۔ اس روایت کو نقل کر کے حکیم ترمذی نے کہا ہے۔ کہ یہ لوگ اس امت کی امان ہیں۔ اگر وہ نہ ہوویں تو زمین میں فساد پیدا ہو جاوے۔ اور اسی مضمون کو اللہ نے بیان کیا ہے جہاں فرمایا ہے۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض الخ یعنے اگر نہ ہوتی یہ بات کہ اللہ بعضوں کی بلا بعضوں کی وجہ سے دفع کر دیتا ہے۔ تو زمین خراب ہو جاتی ◆

اور نجباء ستر ہوتے ہیں۔ وہ مصر میں رہتے ہیں اُن کا رتبہ ابدال سے بعد ہوتا ہے۔ اور نقباء سے اوپر ہوتا ہے ◆

حافظ ابن حجر نے اپنے فتاوے میں لکھا ہے کہ ابدال کا ذکر بہت سی حدیثوں میں آیا ہے۔ بعض اون میں سے صحیح بھی ہیں۔ اور قطب کا ذکر بعض آثار میں آیا ہے۔ لیکن غوث اُن صفات کے ساتھ جو صوفیوں میں مشہور ہیں

ثابت نہیں ہوا ہے ◆

حضرت جلال بغدادی نے کتاب کرامات اولیاء میں حضرت انس رضی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابدال چالیس مرد ہوتے ہیں۔ اور چالیس عورتیں جب کوئی مرد اُن میں سے انتقال کرتا ہے۔ تو اُس کی جگہ اللہ تعالیٰ ایک مرد مقرر کر دیتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جب کوئی عورت انتقال کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اوس کی جگہ کوئی اور عورت مقرر کر دیتا ہے جب قیامت آوے گی تو سب مر جائیں گے ◆

اور طبرانی نے اوسط میں اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ زمین ایسے چالیس آدمیوں سے ہرگز خالی نہیں ہوتی جو مثل ابراہیم علیہ السلام کے ہوتے ہیں۔ اونہیں کی وجہ سے مینہ برستا ہے۔ اور انہیں کی وجہ سے ان کو مدد ملتی ہے۔

زرقانی نے شرح مواہب میں لکھا ہے کہ اس کی تفسیر عبداللہ بن مسعود سے یہ منقول ہے کہ مراد یہ ہے کہ اُن کی دعا سے مینہ برستا ہے اور مدد ملتی ہے۔ اور جب کوئی اُن میں سے مر جاتا ہے تو اللہ اُس کی جگہ دوسرا بدل دیتا ہے ◆

اور اسی روایت کو ابن عدی نے کتاب کامل میں اس طرح نقل کیا ہے۔ کہ ابدال یعنے ابدال چالیس ہوتے ہیں۔ چوبیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں جب کوئی اُن میں سے مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ دوسرے کو مقرر کر دیتا ہے۔ اور جب قیامت آوے گی۔ تو سب مر جاویں گے۔ اُس وقت قیامت آوے گی ◆

اور امام احمد نے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابدال اس اُمت میں تیس ہوتے ہیں۔ قلب ان کے مثل قلب ابراہیم علیہ السلام کے ہوتے ہیں۔ جب کوئی اُن میں سے مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے ◆

طبرانی نے کتاب کبیر میں باسناد صحیح عبداللہ بن الصامت سے

روایت کی ہے۔ کہ ابدال میری امت میں تیس ہوتے ہیں۔ اُنہیں کے ساتھ زمین قائم ہے۔ اور اُنہیں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے اور اُنہیں کی وجہ سے مدد ملتی ہے +

اور ابونعیم نے باسناد ضعیف کتاب حلیہ میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں ہر زمانہ میں پانسو آدمی خیار ہوتے ہیں۔ اور ابدال چالیس ہوتے ہیں نہ یہ پانسو گھٹتے ہیں نہ یہ چالیس۔ جب کوئی ان میں مرتا ہے تو اللہ اُس کی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے وہ ساری زمین میں ہیں۔ صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے اعمال کی ہمکو خبر دیجئے۔ تو آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اُن پر ظلم کرتا ہے اُس کو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو کوئی اُن کے ساتھ برائی کرتا ہے اُس پر احسان کرتے ہیں +

ابن جوزی نے ابدال کی سب روایتوں کو موضوع کہا ہے مگر جلال الدین سیوطی نے ابن جوزی کا رد کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ خبر ابدال کی صحیح ہے بلکہ معنًا ایسا متواتر ہے کہ ابدال کے وجود پر یقین کرنا ضروری ہے +

اور سخاوی نے کہا ہے کہ ابدال کی خبر حضرت انس سے مختلف طریقوں سے مروی ہے۔ مگر سب طریقے ضعیف ہیں۔ اور سب میں احسن طریقہ خبر ابدال کا وہ ہے۔ کہ امام احمد نے شریح ابن عبید سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اہل شام کا ذکر ہوا اُس وقت حضرت علی رضی اللہ عراق میں تھے۔ بعض لوگوں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین اہل شام پر لعنت کیجئے تو انہوں نے کہا کہ ان پر لعنت کرنا نہیں چاہیے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سُنا ہے کہ شام میں بدلا ہوتے ہیں اور وہ چالیس شخص ہوتے ہیں جب کوئی اُن میں مرتا ہے اللہ اُس کی جگہ دوسرے کو بدل دیتا ہے۔ انہیں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ اور انہیں کی وجہ سے دشمنوں پر غلبہ ملتا ہے۔ اور انہیں کی وجہ سے اہل شام سے اللہ کا عذاب دفع ہو جاتا ہے۔ شریح کے سوا اس روایت کے سب راوی ایسے

ہیں جن کی روایت صحیح ہوتی ہے۔ اور شریح بھی ثقہ ہے۔ سیوطی نے لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت امام احمد اور طبرانی۔ اور حاکم نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند کے طریقے دس سے زیادہ ہیں۔ سخاوی نے کہا ہے۔ کہ ابدال کی خبر کی تقویت اس سے ہوتی ہے۔ کہ ائمہ کے حق میں امام شافعی نے یہ کہا کہ ہم انکو ابدال میں سے سمجھتے تھے۔ اور بعض کی مدح میں امام بخاری نے کہا ہے کہ لوگوں کو شک نہ تھا۔ کہ وہ ابدال میں سے ہیں۔ اور اکثر حفاظ اور ائمہ حدیث نے بعضوں کی مدح میں کہا ہے۔ کہ وہ ابدال میں سے تھے انتہیٰ ملخصاً من تفسیر الکبیر اردو من عشیم

اور کتب سلوک وغیرہ میں قطب کا بحث مفصل لکھا ہوا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کو متروک کرتا ہوں۔ اور لفظ قطب کے ساتھ لفظ شاہ کا اہل ہند نے بڑھایا ہے۔ اور ہند میں فقیروں کا لقب اکثر شاہ ہوتا ہے۔ اور معنی شاہ کا بادشاہ ہے۔ چونکہ فقرا مستغنی من الدنیا ہوتے ہیں۔ لہٰذا شاہ یعنی بادشاہ پکارے جاتے ہیں۔ اور اعوان و قطب شاہی ایک ہی قوم ہے۔ اور ایک ہی جد اعلیٰ مورث بزرگ سے منسوب ہے۔

فصل سیوم در ذکر حضرت عون رحمۃ اللہ علیہ

مخفی نہ ہو کہ حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ احوال پیچھے گذر گیا ہے۔ ناظرین باب سیوم سلسلہ نسب قریش میں مطالعہ فرماویں۔ اور اب اس چوتھے باب میں بغرض ازدیاد مضامین کے دوبارہ لکھتا ہوں۔ کہ قطب شاہی خاندان کے ابتدا میں ان کا ذکر کرنا اس باب میں ضروری سمجھا گیا۔ وہو ہذا کہ کتاب تاریخ بحران ہاشمی مطبوعہ مصر کے جو بر پنجاہ و دو از دہ ہزار ہے بعبارت فارسی مفصلاً یوں منقول ہے کہ اسم مبارک عون است عالیشان از اولاد عباس بن علی رضی اللہ عنہ اند۔ زوجۂ ایشان بی بی عائشہ خواہر حقیقی حضرت فاطمہ والدۂ ماجدہ جناب غوث الثقلین قرۃ باصرہ حسنین سید عبدالقادر جیلانی سلام اللہ علیہ وعلی

آبائہ و ابنائہ است چون عبداللہ گوہر علی و محمد پسران او از شکم آن متولد شدند
چند شکوک در مذہب شیعہ امامیہ بخاطر عاطر حضرت عون رحمۃ اللہ علیہ خلجان نمود
ہر چند در باب آنہا با اقران خویش مباحثہ میفرمود لیکن ہیچ یکے از علمائے زمان
او را جواب شافی نمے فرمود و چونکہ از ذہانت کاملہ یکتائے زمان بود در این مباحث
روز بروز شک بر شک مے افزود لیکن چونکہ در آن مذہب مسئلہ تقیہ در دل
شریف او جاگرفتہ بود این معاملہ را تقیہ نمودہ علماء عصر را مے فرمود کہ اگر علمائے
اہل سنت و جماعت این اعتراض نمایند تا چہ جواب باید داد۔ و اگر کسے چیزے
در جواب عرض کردے تا فرمودے کہ اگر در جواب این اجوبہ چنین گویند آنچہ
باید گفت۔ تا آنکہ بفضل ایزدی از سوئے فاطمہ طلوع آفتاب ہدایت در سنہ
چہار صد و ہفتاد و یک ہجری گردید یعنی بخانہ فاطمہ خانہ حقیقت گوہر علی پیر اعظم
غوثیت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی تولد فرمود۔ و چون حضرت عون معہ زوجہ
خویش عائشہ بخانہ فاطمہ برائے کارے ضروری تشریف فرما شدند و نظرش
بر جمال با کمال آں ہادی گمراہان شیخ عبدالقادر افتاد تا اصول امامیہ از دلش
منتشرہ برکندہ شد تا کہ حال روز نماز بر مذہب اہل سنت و جماعت ادا نمودہ و
دائما بود کہ تقیہ نماز بر این مذہب خلاف ادا نمودی۔ تا کہ زمانہ مشیخت بان غوث الثقلین
شیخ محی الدین رسید و آوازہ بیعت آنحضرت پیر دستگیر سلام اللہ علیہ و علی آبائہ
و ابنائہ باطراف عالم رسید پس عون بخدمت اقدس آنحضرت جیلانی مشرف شدہ
مرید آن مراد جہان گردید۔ لیکن در اقران خویش این معاملہ را ظاہر نگردانیدہ بود
تا بہ مرتبہ قطب مدار رسید پس پسر کلان گوہر علی را بر این راز مخفی خبردار کردہ
پیش حضور لامع النور پیر دستگیر حاضر کردہ بہ بیعت قادریہ مشرف گردانید
پس بعد ازین چند ایام در این مذہب ظاہر باہر شد۔ و مردم را خبر تمام شد کہ عون
و خاندان او مذہب شیعہ امامیہ ترک کردہ بدست شیخ جیلانی مذہب اہل سنت
و جماعت اختیار کردند و با ایں ہمہ مرید آنحضرت گشتند پس چون تمام اولاد و
احباب را ہمراہ کردہ بآستان فیض نشان جیلانی حاضر شدند۔ و حکم عالی بجمیع
بعض شان باقامت حضور صدور یافت۔ و بعضے را بہند ارشاد شد چنانچہ عون

مع چند پسران راہی ملک ہند شد۔ و چند کس بجہت برکت پیر جیلانی در بغداد
مشرف ماندند +

پس عون چند سال در ہندوستان اقامت فرمود مردم را بیعت مے نمود
و در آن دیار ہند ملقب بہ قطب شاہ شد۔ زیرا کہ بمرتبہ قطب مدار رسیدہ بود۔
ازیں جہت او را اتباع محبوب سبحانی بقطب ملقب کردہ مے خواندند و لفظ شاہ
ہندیان افزودند۔ بعدہ عون باز واپس بغداد شریف بموجب صدور حکم
حضور پیر دستگیر رحلت نمود و بنجر در سیدان بمرض اسہال مبتلا شد و ہر وقت
حضور بعیادت محمود و زیارت مشرف مے فرمودند۔ تا کہ شب جمعہ بتاریخ
سوم ماہ رمضان المبارک ۵۵۶ھ پانصد و پنجاہ و شش وفات یافت۔
انا للہ وانا الیہ راجعون۔ و پس امام جنازہ انجناب قرۃ باصرۃ محسنین
شیخ عبدالقادر جیلانی گردید و در مقبرہ قریش دفن کردند۔ پس از اتمام ماتم پیری
ہمہ کس بکار و بار خویش مشغول شد۔ و در آن وقت اولاد گوہر علی چہار فرد موجود
بود و از امایہ گوہر علی برگشتہ مشرف بیعت جیلانی شدہ بحکم آں حضور مع عیال
و اطفال محکوم باقامت ہند شد۔ و اولاد او در ہند موجود است +

و چونکہ اہل ہندوستان کہ اکثر از توابعان غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
اند سبب آن اینست کہ حضرت عون و گوہر علی وغیرہ خلیفہ انجناب در این دیار
آمدہ طریقہ قادریہ را رواج دادہ اند۔ و مداح آں حضرت بودہ اند۔ و عون چند شہر رو
بعد چند عرصہ پیش تولد پیر جیلانی اقامت ورزیدہ بود۔ و در آن ہراتیہ قبیلہ علوی
در آن ایام بسیارے ماند و پیدائش گوہر علی در ہراتیہ شدہ است بلفظہ ملخصًا
من میزان ہاشمی سن عینیہ مصنفہ حضرت ہاشم شاہ علوی مطبوعہ مصر جو ہر پنجاہ و
دوازدہ ہزار +

نسب نامہ اعوانوں میں یہ بات اکثر پائی جاتی ہے۔ کہ حضرت عون کے
سب فرزندان گیارہ ہیں۔ منجملہ ان کے بعد اللہ گوہر علی گوڑا و زمان علی
کھوکھر۔ و محمد کنڈان گلشاہ و در یتیم جہان شاہ۔ و مزمل علی کلگان۔ و محمد علی
چوہان کی اولاد ملک ہند میں ہے۔ اور نجف علی محمد حنیف و بہادر علی محمد طاہر کی اولاد

اولاد ہند میں نہیں اولاد دیگر محالک میں ہے۔ اور فتح علی کلدان و کرم علی شاہ محمد روف و نادر علی محمد عثمان کی اولاد میں اختلاف ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ان کا ذکر جُدا جُدا فصلوں میں مفصل آئے گا۔ ناظرین اپنا پنے مقام مطالعہ فرماویں +

جاننا چاہیئے۔ کہ بالاتفاق اہل انساب کے قوم اعوان کی جد اعلیٰ و مورث بزرگ حضرت قطب شاہ ہیں۔ اور آباؤ اجداد قطب شاہ میں سخت اختلاف ہوا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ قطب شاہ لقب فرعون شاہ مصر کا تھا۔ اسکی تردید بخوبی ہوگئی ہے +

۱ - بعض لوگ کہتے ہیں کہ قطب شاہ قطب الدین ایبک بادشاہ خاندان غلامان دہلی کا ہے۔ اس کی بھی تردید ہوگئی ہے +

۲ - بعض کے نزدیک قطب شاہ قطب الملک بادشاہ دکن ہند کا تھا۔ یہ قول بھی رد کیا گیا +

۳ - بعض کے ہاں قطب شاہ قوم ہند سے تھا۔ یہ قول بھی منکشف ہو کر واہی متصور کیا گیا +

۴ - بعض لوگ قطب شاہ کا نسب نامہ قوم جاٹ سے منسوب کرتے ہیں وہ بھی تحریر کیا گیا +

۵ - بعض مورخان قطب شاہ کو قوم راجپوت سے بتاتے ہیں اس کی بھی تکذیب کی گئی ہے

۶ - بعض قطب شاہ کی نسب قوم یونانی سے لاتے ہیں۔ اس کا بھی کاذب ہونا مرقوم ہوا +

۷ - بعض نسابین قطب شاہ کا ہونا قوم ایرانی سے ظاہر کرتے ہیں یہ بھی مردود کیا گیا +

۸ - بعض نے قطب شاہ کو قوم ترک سے ہونا بتایا ہے۔ اس کی تردید بھی لکھی گئی ہے +

۹ - بعض مردم قطب شاہ کو افغان یعنے پٹھان سے ہونا روایت کرتے

www.Awans.com.pk

ہیں یہ روایت بھی مردود کی گئی +

یہ قول دس بیٹے بعد دیگرے دوسرے باب میں مفصل مرقوم ہو گئے +

اور گیارھواں قول یہ ہے کہ قطب شاہ قوم قریش عرب سے ہے۔ یہی قول صحیح نظر آتا ہے۔ اور اسی قول کی یہ فقیر نور الدین سلیمانی عفروی تصدیق کرتا ہے لیکن قطب شاہ کا قوم قریش کے قبائل سے ہونا مختلف فیہ ہے۔ بعض کے نزدیک قطب شاہ قبیلہ مخزوم سے ہیں یہ روایت پایہ صحت کو نہیں پہنچی۔ اور بعض کے ہاں قطب شاہ قبیلہ فاروقی سے ہوئے۔ یہ بھی تسلیم نہیں۔ اور بعض کی روایت قبیلہ ہاشمی سے ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور اہل انساب قطب شاہ کا قبائل ہاشمی بھی ہونا مختلف لائے ہیں بعض قطب شاہ کی نسبت عمر بن علی سے لاتے ہیں اس کا رد بھی ہو چکا ہے +

اور بعض قطب شاہ کو زبیر کی اولاد سے ہونا روایت کرتے ہیں یہ بھی پایہ تکذیب کو پہنچی ہے +

اور بعض لوگ قطب شاہ کو محمد اکبر یعنے حنفیہ کی اولاد سے ہونا لائے ہیں۔ اسکی عدم صحت مذکور ہو گئی۔ اُن سے ایک نسب نامہ یہ ہے۔ قطب شاہ بن بیان شاہ بن جلیل شاہ بن محمد شاہ بن دراب شاہ بن نواب شاہ بن کرتار شاہ بن فیروز شاہ بن دادن شاہ بن عطا شاہ بن احمد شاہ بن جلیل شاہ بن چنن شاہ بن محمد شاہ بن علی کرم اللہ وجہہ۔ یہ شجرہ صحیح نہیں۔ چنن شاہ بیٹا محمد حنفیہ کا نہیں تھا۔ اور بعض لوگ قطب شاہ بے ثبوت نسب بیان کرتے ہیں۔ یہ بھی جملہ بیجا ہے۔ مجھے بعد تفحص بسیار کے کتب تواریخ سے یہ قول پایہ صحت کو پہنچا ہے کہ قطب شاہ عباس بن علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہاشمی قریشی ہیں۔ یہ عاجز جامع اوراق ہذا اسی عباسی علوی ہاشمی قریشی نسب نامہ کے نشان پر یہاں چلا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب +

نیز وجہ تسمیہ قطب کی عنقریب مذکور ہوئی۔ اور کتاب ہائے حدیث و اہل سلوک میں اس پر مفصل بحث ہے۔ اب اس کو ختم کر کے لفظ شاہ کا جو لفظ قطب کے آخر لگایا گیا ہے اُس کی تصریح کرتا ہوں۔ و ہو ہذا :۔

کتاب لغات اردو مطبوعہ مفید عام لاہور باب الشین معجمہ مع الالف کے صفحہ ۹۰ پر لکھا ہے کہ لفظ شاہ کا فارسی ہے۔ اس کا معنی بادشاہ اور نیز لقب فقیروں کا ہوتا ہے۔ انتہیٰ +

اور غیاث اللغات کے باب الہا فارسی مع الالف صفحہ ۲۵۳ مطبوعہ نولکشور لغت بادشاہ میں آیا ہے کہ لفظ شاہ بمعنی خداوند است۔ انتہیٰ +

اور یاد رکھنے کی یہ بات ہے کہ خاندان قطب شاہی بہت آدمیوں سے منسوب ہیں۔ لیکن اعوانوں میں صرف یہ نسبت حضرت عون قطب شاہ قادری کی طرف نسبت کی گئی ہے۔ اس میں سب اعوان شامل ہیں۔ اب اس فصل کو ختم کرتا ہوں ٭

فصل چہارم در ذکر بی بی عائشہ بغدادیہ

بر ناظرین ہویدا باد کہ تاریخ زاد الاعوان میں بحوالہ میزان قطبی و میزان ہاشمی وخلاصۃ الانساب کے لکھا گیا ہے۔ واما عون ابن یعلی العلوی وهو المشهور فی الهند بقطب شاہ وله اربع زوجات فالاولی عائشہ وهو للشیخ عبد القادر الجیلانی خالته وله منها ابنان عبد الله و محمد ولا یکون له بنت۔ انتہی +

اس عبارات سے معلوم ہوا کہ کل ازواج عون قطب شاہ کے چار تھے اول بی بی عائشہ ہے۔ کہ وہ پیر جیلانی کی خالہ تھی۔ اور خالہ عربی میں ہمشیرہ والدہ ہے جس کو اہل پنجابی زبان میں ماسی کہتے ہیں۔ اور اس بی بی کے شکم سے دو فرزند تولد ہوئے۔ ایک عبد اللہ دوم محمد۔ اور کوئی دختر اس سے پیدا نہیں ہوئی ہیں یہاں سے یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بی بی عائشہ بغدادیہ قبیلہ سادات حسینی سے ہوئی۔ اور ام الخیر بی بی فاطمہ بنت سید عبد اللہ صومعی والدہ شیخ عبد القادر جیلانی کی اس کی ہمشیرہ تھی۔ شجرہ نسب کا یہ ہے۔ بی بی عائشہ بنت سید عبد اللہ صومعی بن ابی جمال السید محمد بن ابی محمد السید طاہر بن ابی عطا السید عبد اللہ بن ابی کمال السید عیسے

www.Awans.com.pk

بن علاؤ الدین علی عرتضی بن السید الامام جعفر صادق بن الامام محمد باقر بن السید الامام علی زین العابدین بن السید الامام حسین بن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ اس میں گیسارہ اسماء کو ترجال ہیں ✦

کتاب عربی ایضاح العبادفی مشائخ بغداد مطبوعہ اسلام ہولی ذکر مشائخ بعد شیخ عبد القادر جیلانی کے جلد اول میں پیر خلیل بن عبد المہیمن ہمدانی لکھتے ہیں منہم عبد اللہ ابن عون بن قاسم بن حمزہ بن طیان وینتھی نسبہ الی علی بن ابی طالب وامہ عائشۃ من سادات الحسینی ولد فی البغداد سنۃ ۔۔۔ وسبعین واربع مائۃ من الہجرۃ الخ انتھے ✦

اس عبارت سے تصدیق شجرہ مندرجہ بالا کی ہوگئی ۔ اور بی بی عائشہ کا چوتھی صدی میں ہونا ثابت ہوا ۔ اور محمد کا لقب اسمی عبد اللہ کا ہے جو ہند کو آیا تھا ۔ اور محمد کا لقب کنڈان ہے جیسا کہ زاد الاعوان میں اس قصہ نور الدین سیمانی غفروی نے لکھا ہے ۔ اور محمد عبد اللہ دونو شیخ ابی عبد اللہ صومعی زاہد کے نواسے ہیں کیونکہ ان کی والدہ عائشہ ان کی بیٹی تھی ✦

کتاب زبدۃ الآثار فارسی تصنیف حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی بخاری قادری شاذلی مطبوعہ فاروقی دہلی کے ذکر غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ کی نسب اور صفت صفحہ ۲۸ میں ہے کہ عمہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ شیخہ صالحہ ام محمد عائشہ صاحبہ کرامات ظاہرہ بود ۔ ور وایت کردہ شدہ است کہ یکبار قحط افتاد در جیلان واستسقا کردند اہل آن پس آب دادہ نشدند ۔ پس برآمدند بر شیخہ ام محمد عائشہ بنت سید عبد اللہ صومعی عمہ شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہا ۔ ودرخواستند از وے استسقاء را ۔ پس ایستاد وے بصحن خانہ خود وجاروب کشید در صحن خانہ وگفت خداوندا من جاروب دادم وآب پاشیدن از دست ۔ پس درنگ نشد وبارید باران ہمچو دہانہا نے مشک ، ور گشتند مردم بسوئے خانہ ہائے خود در باران وے قرار ندرست ، وعمر در جیلان بود در جیل پنجم رسکون یا وے باز استغفرہ بست

www.Awans.com.pk

ورا سے طبرستان و دز م عجم بود شدہ و قصبہ ازاں و گفتہ مے شود اورا نیز
جیلان و جیلان و گیل نیز گرید سمت بر ساحل جد بر مسافت یک روز از بغداد و
متصل الطریق واسط و گفتہ مے شود او را گیل عجم و گیل عراق و جیل بحر قریب ست
تحت مداین - و در یک روایت است کہ جیلانی منسوب ہست بجیلاں کہ جیلان
سمت استقطےٰ عبارۃ عن بجیلہ ۔

اور کتاب تکمل الابصار ترجمہ اردو زبدۃ الآثار مولف ابو محمد امانت خان
حنفی قادری مطبوعہ فاروقی دہلی کے ذکر حضرت غوث اعظم جیلانی کی نسب اور
وصف مسعود میں ہے کہ شیخ عبدالقادر کی پھوپھی شیخہ صالحہ ام محمد بی بی عائشہ
ظاہر کی کرامات کی صاحبہ تھیں - اور روایت ہے کہ ایک مرتبہ جیلان میں خشک
سالی سے قحط پڑا - اور جیلان والوں نے مینہ برسنا چاہا - یعنی نماز استسقا کی
ادا کی مگر بارش نہیں ہوئی تو مشائخ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی پھوپھی
ام محمد عائشہ کے پاس آئے - اور مینہ برسنے کے لئے ان سے سوال کیا پھر وہ
اپنے گھر کے صحن میں کھڑی ہو گئیں اور زمین پر جھاڑو دی - اور کہا کہ اے
میرے پروردگار ہے تو جاروب کشی کر دی تو فرش بچھا دے یعنی بارش کر دے
راوی کہتا ہے کہ کچھ دیر نہ لگی کہ آسمان سے پانی برسنے لگا - اور ایسا مینہ برسا
گیا کہ مشک کے دہانے کھول دیئے - اور وہ لوگ بھیگتے ہوئے اپنے گھروں کو
واپس چلے گئے - اور وہ کامل عمر رسیدہ ہو کر جیلان میں فوت ہوئیں - اور
جیلان متفرق قصبوں کا نام ہے جو طبرستان کے پیچھے ہیں - اور انہیں قصبوں
میں سے آپ کسی قصبہ میں پیدا ہوئیں - اور جیلان کو گیلان اور گیل بھی کہتے
ہیں - اور بعضے اگیل عجم اور گیل عراق بھی کہتے ہیں ۔

اور جیل نام بھی مدائن کے پیچھے ایک موضع ہے - اور ایک روایت میں
ہے کہ جیلانی شیخ عبدالقادر کے نانا صاحب جیلان کی جانب منسوب ہیں -
انتہیٰ ۔

ان اور کتب موجودہ بی بی عائشہ کی کنیت ام محمد آئی ہے جس سے ثابت ہوتا
ہے کہ ان کا ایک بیٹا ہوتا ہے - اور وہ محمد تھا ان سے ... بھائی [illegible]

www.Awans.com.pk

کما مر من میزان وغیرہ۔ بہرحال بی بی عائشہ سادات جیلان سے ہیں۔ اور حسنی سیدوں سے ان کی نسب ملتی ہے۔ اور قبیلہ سادات عریضیہ سے عریضی ہیں۔ اور انہیں سے یہ نسب پیوست ہوتی ہے۔ اور عریض اصل میں ایک قریہ ہے چہار میل مدینہ سے جہاں سید علی فرزند امام جعفر صادق کے بہر سے ہیں۔ سادات عریضی کا نسب بہت دنیا میں پھیلا ہوا ہے +

اور بعض اہل انساب والدہ عبداللہ و محمد سے فاطمہ نام لکھتے ہیں۔ وہ پایہ اثبات کو نہیں پہنچی۔ اور بعض شہر بانو کہتے ہیں۔ یہ بھی صحت تک نہیں پہنچی۔ اور بعض اہل انساب نے گلشن آرا و گل محمد لقب محمد کا لکھتا ہے جس کو ہم گشتان لکھ رہے ہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال +

اور مرزا محمد دارا شکوہ گورگانی دہلوی کتاب سفینۃ الاولیا مطبوعہ نولکشور کے ذکر نساء العارفات الصالحات میں لکھتے ہیں۔ حضرت خدیجہ و اعظم از کبار نساء عارفات صالحات بود و عمہ حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہما اندگویند کہ یک بار در جیلان خشک سال شد مردم بجہت طلب باران بیرون شتافتند فائدہ نیافتند بخدمت حضرت خدیجہ واعظ آمدند و درخواست دعائے نزول باران نمودند آن شان صحن خانہ خود را رفتند و گفتند خداوندا من جاروب کردم تو آب بپاش۔ در ہمان دم زود ی باران در گرفت۔ و چنان بارید کہ گوئی از مشک کشادند + انتہیٰ۔

اس عبارت سفینۃ الاصفیاء و زبدۃ الآثار و گلزار الابرار میں ایک ہی کرامت کا ذکر کیا گیا ہے لیکن زبدۃ میں نام عائشہ۔ اور سفینہ میں نام خدیجہ ہے اور واعظ جو لقب ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ شہر میں واعظہ تھیں اور صاحب گلزار الابرار نے عائشہ نام مثل زبدۃ الآثار کے لکھا ہے +

اور مفتی غلام سرور لاہوری اپنی کتاب گنج تاریخ مطبوعہ کہ وہ ... ہجری کی تصنیف ہے۔ میں قطعات وفات میں ... بی بی خدیجہ زاہدہ لکھا ہے۔ عبارت ... کہ بی بی خدیجہ واعظہ از کبار عارفات ...

نساء صالحات رحمہ حضرت محبوب سبحانی گیلانی اند تاریخ وفات ایشان درسال چارصد و ہفتاد و نہ یا شش ہجری بوقوع آمد۔ قطعہ وفات بی بی زینت

چوں خدیجہ سیدہ باعز وجاہ — یافت از دنیا بقرب حق وصال
عاشقہ تحریر کن ترحیل او — محرم حق سیدہ ال اقبال

اور یاد رکھنا چاہیے کہ ۴۱۱ھ چار سو گیارہ ہجری کو حضرت عون قطب شاہ پیدا ہوئے اور ۵۵۸ھ پانچسو چھپن ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ اس عہد میں عائشہ یا خدیجہ کا ان کے نکاح میں آنا بعید نہیں۔ اور اولاد اس کے بطن سے بھی ظہور اولی ثبت ہوگی اگرچہ وفات بی بی کی چارسو چھہتر یا چہتر میں ہو گئی ہے۔ اکثر اعوان گورڑا وکنڈان کی اولاد ہیں۔ وہ اسی بی بی کے شکم سے ہیں +

اس جامع الاوراق نے نام عائشہ مقرر کر رکھا ہے جسکو میزان وغیرہ وغیرہ میں لکھا ہے۔ اور برخلاف اس کے روایت خدیجہ و فاطمہ و شہربانو بھی لکھدی ہے +

فصل پنجم در ذکر بی بی زینب کھوکھر

صاحب میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب یوں رقمطراز ہیں :-

واما عون بن یعلی العلوی وھو المشہور فی الھند بقطب شاہ ولہ اربع زوجات فالاول عائشۃ واما الثانی زینب ولہ منھا ثلثۃ ابناء مزمل علی ودریتیم وزمان علی ولہ بنت اسمہا رقیہ۔ انتھی +

یہاں سے فرزند اور ایک دختر بی بی زینب زوجہ دوم عون قطب شاہ سے ثابت ہوئی۔ اور اس عاجز نے تاریخ زادہ اعوان کے باب چہارم میں بحوالہ کتب لکھا ہے کہ مزمل علی کا لقب کلگان مشہور ہوا اور دریتیم کا لقب جہان شاہ اور زمان علی لقب کھوکھر بعض اہل انساب کلکان اور بعض کلغان لکھتے ہیں۔ ظاہر اکلکان سے اس کا تفاوت کمتر ہے۔ اور ایک ہی شخص مراد ہے۔ اور بی بی زینب کھوکھر

رئیس ہند لکھتے ہیں۔ جیسا کہ انساب الاقوام عربی مطبوعہ ایران۔ فصل ذکر انساب علوی صفحہ ۱۵۲ میں یہ عبارت ہے۔ وام کلکان ابن عون بن یعلےٰ کان بنت رئیس الہند واسمہا بتہ و زوج العون وولدت ہو واخی ودن وکثیرون من اعقابہ۔ انتھٰی۔

اور کلک نام ایک شہر ہے کوہستان ہند میں۔ وہاں اس کی پیدائش ہوئی اور بڑا بیٹا اس کا مرل علی ساحلہ وسط درتیم۔ اور اصغر زمان علی ہے۔ اعوان شاہجہانی اور کلکانی۔ اور کھوکھر اس کے بطن سے ہیں۔ ان کا نسب جدی علوی عربی ہے۔ اور مادری نسب ہندی ہے۔ یہ پہلا واقعہ ہے جس میں اعوان ہندی ارث سے نسب پیوست کرتے ہیں۔ لہٰذا یہاں سے اعوانوں کو بعض نساب نسبتاً ہندی ہونا لکھا ہے فی الحقیقت دونوں جانب سے ہندی نہیں صرف مادری سلسلہ ہی ہندسے ہے۔ کما قد ذکرنا فی باب دوم وغیرہ۔

اور تاریخ ہندوستان کھیمداس کشمیری مطبوعہ آرید دھرم لاہور اردو میں یہ عبارت لائے ہیں۔ کہ والدہ شاہجہان وکھوکھر وکلکان کی عہد خسرو ملک غزنوی شاہ لاہور وسلطان شہاب الدین غوری بادشاہ ہند بلی کے مسلمان ہو کر عون نے نکاح کیا تھا۔

اور ۵۶۲ھ پانچسو باسٹھ ہجری میں خسرو سے ملک پنجاب کا شہاب الدین نے فتح کیا ہے۔ یہاں جنگ کے بعد شاید پیدا ہوئے۔ غالباً یہ عہد غوری کا غلامان میں ہوئے اور کھوکھر لفظ ہندی ہے اسی لفظ سے کھوکھر نام ایک قوم ہند میں ہوئی۔ انہیں سے جبہ بی بی زینب ہے۔ اور اسی قوم کے سلسلہ قیصر سے اس کے بیٹے کا نام کھوکھر مشہور ہو گیا۔

یہاں سے یہ لکھنا چاہئے۔ کہ اعوانوں میں مختلط النسب جس قدر ہوئے ہیں۔ اور اس قدر دوسرے اعوان نہیں۔ ان سے تھوڑے لوگ اس بی بی کے شکم سے ہیں۔ اگر نہیں ساتھ ہمارے عہد انگریزی میں قوم کھوکھر ہند مسلمان شدہ اور کھوکھر اعوان ایک دوسرے سے مل گئے ہیں۔ اور سب عون کی نسل بتاتے ہیں۔ و لیکن اکثر کھوکھر عون کی پشت از اس بی بی زینب کے

شکو سے نہیں بلکہ وہ اس قوم کھوکھر منسوب کرتے ہیں۔ اور بعد اسلام مذہب اختیار کرنے کے وہ بھی اعوانوں میں مل گئے ہیں۔ اور ضیعوا انسا بھم العجم میں اکثر اعوان ہیں۔

اور بعض اہل نسب نے شاہجہان وغیرہ کی والدہ کا نام بی بی ام الفضل لکھا ہے۔ یہ کتب تواریخ سے تحقیق نہیں ہوا۔

اور بعض اہل نسب نے رتبہ بجائے زبیدہ کے لکھا ہے۔ جو دختر قطب شاہ کی پہلی ہے۔ بظاہر یہ فرق تھوڑا ہے۔ اور رقیہ نام یائے تحتانی کے ساتھ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اور اہل لغت لفظ زینب بالفتح زائے معجمہ و سکون یائے تحتانی و فتح نون و بائے موحدہ کے ساتھ نام اناث کا لکھتے ہیں۔ اور لفظ رقیہ بضم رائے بعدہ و فتح قاف و تشدید یائے تحتانی مفتوحہ و آخر ہائے ہوز لغت میں نام عورتوں کا ہوتا ہے۔

کتاب جغرافیہ اُردو ضلع شاہپور مرتبہ لالہ جیا رام مطبوعہ مفید عام لاہور کے ذکر باشندگان ضلع شاہ پور پنجاب صفحہ میں ہے کہ کھوکھر بھی اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بتاتے ہیں لیکن ان کی رسوم کو دیکھ کر قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ اصل سے ہندو ہیں۔ اس ضلع میں کئی جگہ پائے جاتے ہیں۔ زمیندار ہیں کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ ان کے بہت سے فرقے ہیں جن میں سے لیکھے چوہڑ ہیں۔ اور اس ضلع میں جنجوعی اور بھٹ اور سیکن اور راندل اور گوندل اور ٹوانے اصل سے راجپوت ہیں۔ اور اب مسلمان ہو گئے ہیں۔ آوان لوگوں سے ان کے بڑے معرکے رہے۔ انتہےٰ

اب اس فصل کو انہیں الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ اور تیسری زوجہ قطب شاہ کا حال نقل کرتا ہوں۔

فصل ششم در ذکر بی بی خدیجہ جوہانیہ

صورت صفحہ مندرجہ صفحہ میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب بونٹروی

www.Awans.com.pk

ہیں ہے۔ واما عون بن یعلی العلوی وھو المشہور فی الہند بقطب شاہ ولہ اربع زوجات والاوّل عائشۃ والثانی زینب والثالث خدیجہ ولہ منہا ثلثۃ ابناء نجف علی و فتح علی و محمد علی ولہ بنت اسمہا فاطمہ ۔ انتہیٰ ۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ بی بی خدیجہ عون قطب شاہ کی تیسری بیوی ہے۔ اور اس کے شکم سے تین فرزند اور ایک دختر پیدا ہوئی۔

پھر جامع الاوراق فقیر نورالدین سلیمانی غفروی تاریخ زاد الاعوان میں لکھا آیا ہے۔ کہ نجف علی کا لقب محمد گیہ ۔ اور فتح علی کا کلدان اور محمد علی کا چوہان مشہور ہوا۔ پس اعوان محمد گیائی اور کلدان اور چوہان اس کے بطن سے ہیں اور یاد رکھنا چاہئے کہ چوہان دراصل ہنود ہند سے ایک قوم ہے۔ اُن سے یہ بی بی تھی۔ اس کا باپ رئیس قوم چوہان تھا۔ غالب عہد غوری میں یہ مسلمان ہوئے تھے۔ اور عون کے ساتھ ان کا نکاح ہوا بعد عہد غزنوی خسرو ملک کی یہ اولاد اس کی تولد ہوئی۔

تاریخ مخزن ہند مصنفہ منشی چوہان پرشاد [illegible] قنوجی مطبوعہ نولکشور مفصل [illegible] صفحہ ۲۲ میں ہے۔ کہ میر قطب نام [illegible] از بغداد و بہند آمدہ شدہ زنان ہند در عقد آوردہ بود۔ و از ایشان نسل بسیار است انتہیٰ۔

اور قوم کھوکھر اور قوم چوہان کی [illegible] چھتری و کھتری قوم سے ہے یہ لوگ ہند کے رئیس رہے ہیں عہد ہنود میں ان کا راج ہند میں رہا ہے۔ اور عہد اسلامیہ میں بھی اکثر علاقوں میں یہ رئیس رہے ہیں کہ آج کل بھی یہ لوگ ہند میں رئیس پائے جاتے ہیں۔ یہ قوم اعلیٰ و شریف اقوام ہند سے ہے۔ اہل ہند کے انساب سے ان کا [illegible] پتہ چلتا ہے۔

اب ناظرین کو آگاہ ہونا چاہئے کہ چوہان نام دو اقوام کا ہے۔ ایک ہنود میں اور ایک اسلام میں۔ جو چوہان کہ اسلام میں ہیں وہ بھی اعوان چوہان ہیں ان کی نسب پدری حضرت قطب شاہ علوی سے ہے۔ اور مادری نسب ان کی کھتریوں سے [illegible] ہے۔ اور جو [illegible] ہنود میں ہیں وہ قدیم باشندگان ہند

www.Awans.com.pk

بلکہ عہد اسلامیہ میں یہ لوگ کثرت اسلام لائے اور اعوان ہو ان میں گھسے اور انساب قطب شاہی و محمد یعنی کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے۔ یہ دوسرا موقع ہے کہ جہاں اعوان غیر کی نسب سے مخلوط ہوئے ہیں۔ اور کتب لغات میں لفظ خدیجہ بفتح خا سے معجمہ و کسر دال مہملہ و سکون یہ سے تحتانی و فتح جیم عربی ہے اسم عورت سے برق روزن فعیلہ موم عشقون کا آیا ہے۔ اور سندھ میں لوگ خدیجہ بضم اول وفتح دوم کہتے ہیں یہ اہل لغت کے خلاف ہے ٭

بی بی ... ابنیہ عثمانی سعد کی ... ہیں۔ اور فاطمہ نام ... اس کی ... اور ... بہ ... اور بعض انساب ... محمد عینی کا نام ... تاریخ ... نہیں ٭

فصل ششم در ذکر بی بی ام کلثوم طلعیہ

کتاب تاریخ میزان ہاشمی و میزان قطبی و رضا ... میں ہے:

واما عون ابن یعلے العلوی وہو الشاہ ... فی ... قطب شاہ ... اربع زوجات فالاول علیۃ والثانی ... والثالث خدیجۃ واما الرابع ام کلثوم ... منہا ثلثۃ ابناء نادر علی ... علی وکرم علی ولہ بنت اسمہا ... ٭

یہاں سے ثابت ہوا کہ عون قطب شاہ کی بی بی ام کلثوم چہارم زوجہ ہے اس کے شکم سے تین فرزند اور ایک دختر پیدا ہوئی۔ اور یہ آخری زوجہ ہے عون قطب شاہ ہے پھر اس کے بعد کوئی عورت قطب شاہ کے نکاح میں نہیں آئی ہے اور اولاد عون ... بکر ... اس ... علی ... اوسط بہادر علی ... اور ... لقب بہ شاہ محمد ... پس اعوان عثمانی ... انہیں کی اولاد سے ہوئے۔ اس ... نکلی ... میں ... ہے ... میں ... سے بعد ... ہجری ... ہے اور ... کی جانب اور ...

ایک شہر کا ہے کوہستان سندھ میں جسکو بعد کے لوگوں نے تحریف کر کے مشہور کیا ہے۔ شاید یہ مقام تلہ گنگ واقع کوہستان پنجاب ہند ہوگا۔ کیونکہ وہاں میں اعوان آجتک موجود ہیں۔ بہرحال ظلع شہر میں بی بی ام کلثوم پیدا ہوئی اسی سبب ظلعیہ کہلاتی ہیں۔ اور بہادر علی بھی ظلع اسی سے مشہور ہوا ہے اس بی بی کا نسب نامہ قوم راجپوت سے ملتا ہے۔ اور چہترے کی قوم شریف کے ساتھ اتصال پاتا ہے ۔

اور مسلمانان ہند اکثر راجپوت ہیں۔ چنانچہ گوندل و تہانہ و جنجوعہ و بہٹی و بہکن و رانجھہ وغیرہ اکثر ان میں آجتک راجپوت مشہور ہیں۔ اور نسب جنکی ان کی مخفی نہیں ہوئی۔ بعض تہوڑے سے راجپوت اعوانوں میں بھی مل کر اعوان مشہور ہو گئے ہیں۔ یہ سبب مشہور ہے جس میں ہندی انساب کے ساتھ اعوانوں کا تعلق ہوا ہے۔ اور ام کلثوم کا لفظ در الفاظ سے مرکب ہے۔ ایک ام دوم کلثوم ہے۔ اہل لغت ام کلثوم کے معنی دو بیٹی والدہ کہتے ہیں اور کلثوم بضم کاف عربی و سکون لام و ضم ثاء مثلثہ و سکون واؤ آخر میم سے نام آنحضرت کا ہوتا ہے۔ اس کا معنے پر گوشت دو طرفہ رخسارہ ہے۔ یہ نام ام کلثوم شاید بایں وجہ رکھا گیا ہے کہ چہرہ انکا پر گوشت ہوگا۔ اور صرف ایک دختر ہاجرہ اس کی تھی۔ اور دوسری کوئی نہیں ہوئی۔ اور ہاجرہ بہ ہاے ہوز و جیم عربی و ہاے ہملہ سے اہل لغت نام عورتوں کا لاتے ہیں۔ اور ہاجرہ بمعنی نیمروز در غایت گرمی کے آیا ہے ۔

بعض نسابوں نے اس بی بی کا نام ام کلثوم اور اس کی والدہ کا نام زینب لکھا ہے۔ یہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچا۔ کیونکہ دختر ام کلثوم نام تقنقب کی حیثیت نہیں ہوئی۔ اور نہ زوجہ زینب بجائے ام کلثوم کے ہے ۔

فصل ہشتم در ذکر اولاد عون قطب شاہ

تاریخ نادر الاعوان میں بحوالہ تواریخ کے سب اولاد عون قطب شاہ کے

www.Awans.com.pk

ذکور و اناث سے منجملہ چار ازواج کے شکم سے چودہ عدد ہوئے جن میں گیارہ ذکور اور تین اناث ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ عبداللہ گولڑہ و محمد کنڈان۔ و مزمل علی کلکان و ورتیم جہان شاہ و زمان علی کھوکھر۔ و حنیف علی محمد یحیٰ و فتح علی کلدان۔ و محمد علی چوہان۔ و نادر علی محمد عثمان و بہادر علی [illegible] و کرم علی شاہ و محمد روشن۔ بی بی رقیہ و فاطمہ و بانجو۔ ان کا ذکر مفصل تواریخ اعوان میں مرقوم ہو چکا۔ اور کچھ یہاں بھی مذکور ہو چکا ہے ۔

اور قطب شاہ علی آوان حالانکہ ہر میں یہ امر تحریر نہیں کہ جس حضرت قطب شاہ کی سب اولاد ذکور و اناث تفصیل درج ہے۔ ان سے ذکور تھے۔ اور اناث سات ہیں ان نام یہ ہیں محمد لقبہ گولڑہ و گل شاہ و عبدالرحیم لقبہ کلگان و اسماعیل و محمد جمیل و حسن و حسین۔ و بہادر و منصور و اسحاق و یوسف و یعقوب و ادریس و سلیمان و داؤد و سکندر و جعفر لقبہ شاہ جہان۔ و ام کلثوم۔ و زینب و زہرہ و سکینہ و رقیہ و خدیجہ و اسمائی۔ [illegible] صاحب [illegible] نور الدین [illegible] روایت تواریخ کی کتب سے معلوم نہیں ہوتی [illegible] تصدیق [illegible] سے متوقف ہوتا ہوں۔ اور عثمان قلم کی بیراں وغیرہ تواریخ کا نشان پر جلا ما ہوں جبکہ باوجود ان ذکور و اناث میں اتفاق کیا ہے امر محقق یہ ہے ۔

لكن ابناءه عون واعقاب كثيرة واولاده متفرقة في البلاد بعضها في العرب وبعضها في الايران وبعضها في الهند وبعضها في غير ذلك من المواضع وبعضهم المهتدون وبعضهم مضلون والله يهدي من يشاء الى مستقيم وأكثرهم المشهورون بالعلويين وبعضهم بالاعوان مقامه العلوي لكونهم من اولاد علي ابن ابي طالب واما الاعوان لكونهم من اولاد عون جدهم الى ذلك [illegible] حقيقته ملخصا من هذا [illegible] ۔

مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی کی تاریخ علوی مطبوعہ [illegible] میں ہے کہ قوم آوان کے سب [illegible] قطب شاہ ہی کی اولاد ہیں۔ اور بعض میں کہ قطب شاہ کے سو بیٹے تھے جن میں نام شاہ ہے جس کو

www.Awans.com.pk

گکھڑ تا کہتے ہیں سب سے بڑا تھا۔ دوسرا منصور شاہ ہے۔ اس کو کلن کہتے ہیں۔ تیسرا زمان گوہر شاہ جس کی اولاد گوہری کہلاتی ہیں اور باقی تیرہ صاحبزادوں کے نام کسی کو یاد نہیں۔ ان کو دوں کے لقب سے پکارا جاتا ہے جو گت سے پڑ گئے تھے۔ یعنی حضرت قطب شاہ کے حرم میں ہندو سرداروں کی بچیاں جتنیاں تھیں ان کی بیٹیوں کے لقب اپنی اپنی ماں سے پڑ گئے۔ اس طرح [illegible] دوسرے کے گھر سے تھی اس کی اولاد [illegible] وہ جس کی ماں جو ہاندے سے تھی اس کا بیٹا چوہان اور جس کی ماں کھوکھر سے تھی اس کو بیٹا نسل کہلایا۔ و [illegible] باقی سب [illegible] ان صاحبزادوں کے سوا اسی طرح ہیں بیٹا مرال [illegible] ہے۔ کیونکہ اس نے حضرت قطب شاہ کے حرم میں پرورش پائی۔ اور آپ نے [illegible] اپنے بیٹوں کے برابر حقوق عطا فرمائے اور وصیت کی کہ [illegible] کہ وہ مرال کی اولاد کو بیٹے اور بیٹوں کی برابر سمجھیں۔ چنانچہ وہ [illegible] اعوان کہے جاتے رہیں ہیں۔

یہ تذکرہ مرال کا کتب تواریخ [illegible] ہے۔ لیکن اس کی اولاد کا اعوان ہونا ثابت نہیں ہوا۔ اور اگر بالفرض مرال کی اولاد بطور اعوان بھی مان لی جائے تو بھی صحیح النسب اعوان قطب شاہی نہیں کیونکہ وہ [illegible] ہوا بیٹا تھا۔ [illegible] ہیں اس کی اولاد [illegible] سے راجپوت ہے ہر گز قطب شاہ کی پشت سے نہیں۔ یہاں سے اس کی اولاد [illegible] اعوانوں میں مل جانا ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے گوشت کو ناخن سے فرق ہے۔ اسی سبب سے اعوانوں کو کچھ لوگ ہندو بنا کر گئے ہیں۔

[illegible] صاحب [illegible] کا [illegible] کے نسب نامہ اعوانوں پر یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ ان سے شجرہ نسب میں [illegible] ہرکارن کا نام لکھا ہے جس کے سبب صاحب موصوف نے [illegible] اعوانوں میں شامل کیا ہے۔ اس کا جواب مولوی حیدر علی لودھیانوی تحریر [illegible] اول صفحہ ۷۰ میں دیتے ہیں کہ ہم نے تاریخ علویہ میں لکھا ہے کہ حضرت قطب

کے سوا بیٹے طفلی تھے۔ اور ایک بیٹا پوتر تھی جنتا سے اس کے تیرہ
ہوئے۔ اور یہ لڑکے ہر کا رن تھیں۔ واضح ہو یہاں ہے جو بیٹا راسے
نند پال ملارا سے جسپال والئے لاہور کا تھا سنتے۔

اب عاجز فقیر نورالدین سلیمانی خفروری کہتا ہے کہ علوی جب تک ہند
میں نہ آئے تھے۔ ان کی نسب ہندو لوگوں سے محفوظ رہی۔ اور جب
یہ ہند میں آئے۔ تو اکثر مخلوط النسب ہو گئے۔ آجکل اصل اعوان وغیرہ اصل
اعوان جدا کرنا قریب ناممکن کو گوشت سے الگ کرنے کے ہے۔ اصل اعوان
تھوڑے ہیں اور اکثر اعوان نہیں ہندو نسب سے ہیں۔ اور نیز ان کی
بہت سی رسومات وغیرہ اب تک ہندوؤں کی سی ہیں جن کا اصل پتہ لگانا
سخت مشکل ہے۔ غرض کہ اعوان کی تاریخ پر اور ان کی نسب پر ایسی تاریکی
چھائی ہوئی ہے کہ اس میں روشنی کی بہت کم نظر آتی ہے۔ حضرت
قطب شاہ کے بعد اپنا سلسلہ نسب [illegible] ہستیوں کی روایات آمد و اولاد میں غرض
ہے۔ لہذا کامل ثبوت سے سلسلہ نسب [illegible] بڑی مشکل سے ہند
مل سکتا ہے۔ بہت نسب نامہ قلمی اعوانوں کے لکھے ہوئے بیراثی نسابوں
کی زبانی سے ہمارے پاس موجود ہیں چونکہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملتے نہیں
اور کتب تواریخ سے ان کا مقابلہ کرنے پر موافق نہیں ہوتے لہذا ان نسب
کا مضمون یہاں درج نہیں کیا ہے۔

فصل نہم در ذکر عبداللہ گوڑا علوی

بر اہل بصیرت ہویدا باد کہ اس احقر فقیر نورالدین سلیمانی خفروری نے
اسے مفصل اعوان تاریخ زاد الاعوان میں بحوالہ تواریخ کے لکھا ہے یہاں
اختصاراً اس سے نقل کرتا ہوں کہ آپ کا نام عبداللہ بن عون قطب شاہ
ہے۔ اور سلسلہ نسب جدی آپ کا عباس علوی سے برابر ہاشمی قبیلہ سے
ملکر قریش کے ساتھ اتصال پاتا ہے آپ کی والدہ کا اصل لی عائشہ

www.Awans.com.pk

کہ سادات علویہ فاطمی سے مگر امام حسین علیہ السلام سے ان کا نسب ملتا
ہے کیونکہ اور آپ سید عبد اللہ صومعی زاہد جیلان کے نواسے ہیں۔ اور
والدہ ان کی خواہر بی بی فاطمہ ام شیخ عبد القادر جیلانی کی ہے۔ ان کی
والدہ پیر جیلانی کی ماسی تھی۔ اور گورڑا اس کا لقب ہند میں مشہور ہوا اور
پہلے زمانہ میں لقب اور کنیت اور تخلص ہوتے تھے۔ یہ بڑا بیٹا حضرت عون
کا ہے۔ اور اس کا صرف ایک بھائی محمد نام تھا۔ اور کوئی حقیقی ہمشیرہ ان کی
نہیں تھی۔ شہر بغداد میں پیدا ہوئے۔ اور مذہب آنکا شیعہ تھا۔ اور شیعہ میں
ان کا بڑا قدر ہوتا تھا۔ شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے وعظ اور صحبت
سے مذہب اہل سنت و جماعت کا اختیار کیا۔ اور ہمراہ اپنے باپ کے اہل
سنت ہوئے۔ اور رنگ انکا سیاہ تھا جیسے شمس ان کے ساتھ والے ان کو آتے
تھے۔ تو کہتے تھے۔ کہ گورڑا بیٹے رنگ والا آگیا ہے۔ اور یہ اس وقت محاورہ
اہل ہند کا تھا کہ گورا بمعنے رنگ کہتے تھے۔

اور گور بضم گاف فارسی و واو ساکن در سندھ بمعنی سیاہ اور گورڑا
بزیادت راء فارسی تصغیر گورا کی ہے۔ اور یہی وجہ تسمیہ صحیح ہے ◆

اور بعضوں نے اس طرح کہا ہے کہ وہ شہر ہرات میں پیدا ہوا۔
گوہر علی اسکا نام رکھا گیا۔ پھر گوہر کی تحریف ہو کر گورڑا بن گیا۔ اور تاریخ پیدائش
عبد اللہ کی ۴۶۸ھ چار سو اڑسٹھ ہجری ہے۔ اور اپنے باپ اور بھائی محمد کے ہمراہ
واپس بغداد کو گیا۔ اور فوت ہوا لیلۃ الجمعۃ اول رجب ۵۰۶ھ ہجری
کو بغداد میں اور اس وقت الناصر لدین اللہ عباسی خلیفہ بغداد کا تھا۔ اور اپنے
آباؤ اجداد کے پاس مقبرہ قریش بغداد میں مدفون ہوا۔ کل عمر ان کی ایک
انتیس سال ہے۔ ان کا جد یعنی ۴۷۰ھ چار سو ستر ہجری میں فوت ہوا
جب اس وقت وہ دو سال کے تھے۔ اور ستر سال کی عمر آپ کے والد عون کی تھی
جب یہ متولد ہوئے اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش
۴۷۱ھ چار سو اکہتر ہجری میں ہوئے۔ اور عبد اللہ گورڑا اسی سنہ میں متولد
ہوئے۔ اور ۵۶۱ھ پانچسو اکسٹھ ہجری میں پیر جیلانی رحلت فرما ہوئے اور

۵۵۶ھ پانسو چھپن کو عون آپ کے والد فوت ہوئے۔ آپ کے عہد میں سلطنت اسلامیہ غوری و غلامانی ہند میں قائم ہوئی۔ اور فتنہ چنگیز فاجر تاتاری کا ۶۵۶ھ چھ سو کے بعد ہوا ہے جس سے اسلامیہ خلفاء عباسیہ بغداد کا خاتمہ ہوا۔ اور سلطنت عثمانیہ اسلامیہ روم اس واقعہ کے بعد قائم ہوئی۔ اور خواجہ معین الدین حسن چشتی۔ اور اجمیری اور خواجہ محمد عارف ریوگری اور خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلوی اور شیخ فرید الدین گنج شکر پاک پٹنی و مولانا جلال الدین رومی صاحب مثنوی رومی اور شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری صاحب تذکرۃ الاولیاء و شیخ بہاؤ الدین قریشی سہروردی ملتانی و شیخ مصلح الدین شیرازی اور شیخ ابوالحسن شاذلی آپ کے ہمعصر ہوئے ہیں۔ انتہےٰ مختصاً ملخص تاریخ زاد الاعوان عنہ عفی عنہ ☆

بتانا چاہیے کہ امیر قطب نور الدین ... عشروی نے تاریخ پیدائش عبد اللہ کی ۴۷۱ھ چار سو اکہتر ہجری اور وفات ۵۶۰ھ شش صد ہجری زاد الاعوان سے عنقریب نقل کی ہے۔ حقیقت میں وہ اخذ کتاب عربی الیضاح المعباد فی تاریخ مشائخ بغداد مطبوعہ اسلام بول مصنفہ پیر خلیل بن عبد المہیمن ہمدانی سے ہوا۔ اس روایت کے خلاف کتاب میزان ہاشمی کی جوہر چہار دو ہزار میں یوں ہے کہ عبد اللہ گوہر علی روز دوشنبہ وقت صبح صادق پنجم ماہ ربیع الثانی ۴۵۴ھ چہار صد و پنجاہ و چہار ہجری کو بمقام ... پیدا ہوا جس ... حساب سے حضرت پیر جیلانی کی پیدائش گوہر علی کی پیدائش سے ... گیا ... علی ہوئی اور گوہر علی پیر جیلانی ... بڑے ہوئے۔ اور عمر عون والد گوہر علی پیدائش ... کے وقت اس حساب سے چالیس سال ہوئے۔ اور جد ... کی وفات کے وقت اس حساب بیچوں ... سال کے ہوئے ☆

کتاب میزان ہاشمی کی جوہر چہار دو دوازدہ ہزار مطبوعہ مصر ... بعبارت فارسی مختصراً یوں منقول ہے۔ کہ عبد اللہ ابن عون قطب شاہ یعنے گوہر علی دوم ... ماہ ... حضرت

www.Awans.com.pk

فاطمه والده ماجده جناب غوث الثقلین قرة باصره حسنین سید عبد القادر جیلانی
سلام الله علیه و علی آبائه و ابنائه است پس باید شنید که چون حضرت قطب شاه
علوی عباسی رحمة الله در مرتبت اول مولود از خاله پیر حقیقت دستگیر بغدادی
سلام الله علیه پسر شد نام او گوهر علی نهاد و ولادت گوهر علی بروز دوشنبه وقت
صبح صادق پنجم ماه ربیع الثانی ۴۵۰ چهارصد و پنجاه هجری بود. و چون
عمرش به ده سالگی رسید مصحف شریف یاد کرده مشرع بر فقه امامیه
شد و درین اثنا نیکه بهیه و ابداع قادریه در صدف رحم فاطمه گوهر عالی
استقرار یافت سبحان الله چون قمر بر حمل و کوکب آن که مقدر به ظهور و مبشر وجود
غوث الاعظم جیلانی بود درآن وقت چند شکوک در مذهب شیعه امامیه بخاطر عون
رحمة الله علیه جولان نمود و مباحثه کرد - تا که از رحم فاطمه در ۴۷۱ چهارصد و
هفتاد و یک هجری نیر اعظم غوثیت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی تولد فرمود مجرد
دیدار آنجناب از خاطر عون اصول امامیه برکنده شد و نماز بر مذهب اهل سنت
و جماعت ادا نمود تا که آوازه بیعت آن غوث جیلانی باطراف عالم رسیده
پس عون مرید آنحضرت شده مرتبه قطب مدار رسید پس آن وقت عون پسر
کلان گوهر علی را از بغداد بطلب خبردار کرده پیش حضور لامع النور پیر جیلانی حاضر
کرده به بیعت مشرف گردانید پس همه اولاد و احباب را عون همراه کرده بآستان
فیض نشان جیلانی حاضر کرد و حکم عالی بحق بعض شان باقی حضور صدور
یافت و بعضی را به هند ارشاد شد - چنانچه عون مع چند پسران گوهر علی و محمد
[illegible] مردم [illegible] بهند شد و چند بخدمت بابرکت مشرف ماندند پس چون
چند سال در هندوستان اقامت فرمود و مردم را بیعت می نمود و لقب
به قطب شاه شد بعده بحکم پیر جیلانی واپس بغداد شد و در سنه ۵۵۶ پانصد و پنجاه
و شش هجری وفات یافت. و گوهر علی که پسر کلان حضرت عون بود او درین
وقت چهار پسران بودند - اول عالم الدین که مادرش مریم بنت عقیل بود دوم
احمد علی سیوم زمان علی چهارم کلیم علی و مادر این سه کس سائره بنت ابراهیم
بود لیکن گوهر علی تا الحال تقیه مذهب امامیه و سنت می داشت [illegible]

ہم سے خورد پس چونکہ ازیں راز عالم الدین فرزند ارجمند کلاں گوہر علی واقف
بود و معتقد مذہب اہل سنت و جماعت شد مرید صادق آں مراد عالم
و عالمیان شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ بدل و جان بود این سر عجیب
را بحضور اعلا نمود۔ پس توجہ آں غوث عنایت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
از مذہب امامیہ از خاطر عاطر حضرت عبد اللہ گوہر علی رضی اللہ تعالے عنہ
برکندہ شد و بمذہب اہل سنت و جماعت در آمد از اکل افیون عذرے
نمود کہ ترکش از جملہ محالات عادیہ است الا آنکہ ترکش میسر شود صاحب
عادت را بسوے موت لانہ یحرق الاحشیۃ حرقا لا یمسکہا
عنہ علی ما لا یخفی پس آں جناب جیلانی رحمۃ اللہ فرمود
یجب علیہ التدریج فی تنقیصہ شیئا فشیئا حتی یزول
تولع المعدۃ بہ من غیر ان تشعر لان الفقہاء قد صرحوا بان
صاحب العادۃ ان علم الھلاک بترک الاکل قطعا حل لہ بل
وجب لاضطرارہ الی ابقاء روحہ کالمیتۃ للمضطر فان
ترک ذلک فھو آثم فاسق ❖

پس گوہر علی عبد اللہ ازیں تقریر آں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ
خوشدل شدہ گفت الحمد للہ علی نعمائہ الشاملۃ و آلائہ الکاملۃ
و شروع نمود تنقیص خوراک معتادہ را و سعی کرد تا انکہ روز بروز شب بشب در تنقیص
در کوشش اہتمام ماند تا کہ بیمن و توجہ آنجناب جیلانی رحمۃ اللہ در اندک مدت
ترک کرد اکل افیون را و بعد او مرتبہ قطب مدار رسید و محکوم گشت باقامت
ہند تا کہ گوہر علی مع عیال و اطفال راہی ہند گردید۔ مگر عالم الدین پسر کلاں
ذیشان مامور بود کہ اقامت کند در قدم سید الانام پیر جیلانی بغدادی۔ پس
آں قطب مدار عبد اللہ گوہر علی در ملک ہند چند ماہ سرگرم برائے بیعت قادریہ شریف
فرمود تا کہ بہ ہدایت چند مدت پیر عالی محبوب ربانی پیر جیلانی آغا صاحب
بمرتبہ غوثیت رسید باز در ہند آمدہ در علاقہ پنجاب سکونت گرفت و آنجا
بیعت در پنجاب تعلیم شریعت منکوحہ الطلبہ یعنی یکے رئیس دیار پنجاب را کرد

مریدان آنجناب بود ایما فرمود کہ این فقیر را حاجت بنکاح نیست۔ آن پیرش دخترک خود را نکاح کردہ حوالہ نمود۔ و چونکہ آنجناب روزے جام شیر بموافق عادت سابقہ طلبید یکے از خسر جیان آنحضرت کہ از نام و نشان عقل خالی بود پیالہ مقبوضۂ آنجناب را دست زدہ بعض تمام بلائی آن شیر ریختہ بر ریش مبارک کہ بخضاب و سمہ سیاہ بود و بر روئے مبارک افتاد و آن دخترک بے عقل شیشۂ در بغل آن نشان ظاہر گرداںید۔ پس آنجناب بغضب آمدہ حلف خوردند کہ بار شیر را بیخ فقیر نبایند۔ از آن روز رسم در اولاد شان بلکہ در تمام اعوان جاری شد کہ شیر را بیخ نخاینده واللہ اعلم بالصواب ۔

اور بعض لوگ وجہ عدم بیع شیر کے اور طریقے سے بیان کرتے ہیں جس کا بیان پیچھے گذر گیا۔ پہلے باب میں ناظرین ملاحظہ فرماویں۔

مخفی نہ ہو کہ اولاد عبد اللہ گورڑا سلسلہ کوہستان نمک علاقہ پنجاب میں بہت ہے۔ اور گورڑا اعوان کا اس پہاڑ میں زور بہت ہے۔ اور محرر سطور ہذا الفقیر نور الدین سلیمانی غفر وری اسی علاقہ کوہستان سلسلہ نمک پنجاب کا رہنے والا ہے۔ اور گورڑا اعوان کا احوال آگے جا کر مفصل ہوگا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ محمد غوث لوہر علی وگورڑا و گوہر شاہ ایک ہی شخص کا نام ہے۔ یہ قطب شاہ کی اولاد ہے بخلاف اس کے مولوی حیدر علی اعوان بود میانوی کی تاریخ صفحہ ۸۱ میں ہے کہ تیسرا بیٹا قطب شاہ کا نام گوہر شاہ ہے جس کی اولاد گوہری کہلاتی ہے۔ انتہیٰ۔ لیکن یہ روایت صحیح نہیں۔ اکثر تاریخ گوہر شاہ کو اول بیٹا قطب شاہ کا روایت کرتے ہیں۔

ضلع شاہ پور پنجاب میں ایک سڑک سفر کرنے کی خوشاب سے کوہ سکیسر تک جاتی ہے جب یہ سڑک دامن سلسلہ کوہستان نمک شہر کوند سے گذرتی ہے۔ اور بلندی پہاڑ پر چڑھتی ہے تو عین بر سر بلندی پہاڑ واقعہ سڑک پر ایک مقام بنام گورڑا مشہور ہے۔ اکثر اوقات اس عاجز کا وہاں سے گذر ہوتا ہے۔ اس مقام گورڑا کے گرد و نواح میں گورڑا اعوان سکن

گزرے ہیں۔ بعض اعوان کہتے ہیں کہ اس جگہ اہل ہنود سے گوڑا کا جہاد ہوا ہے
اور بعض کہتے ہیں۔ کہ اس جگہ گوڑا نے چند ایام بیٹھ کر گزارے تھے۔ اور بعض
اس طرح لاتے ہیں کہ یہاں آکر ان کی چارپائی رکھی گئی۔ اور پھر بغداد کی طرف
اٹھائی گئی۔ بہرحال گوڑا کا اس مقام سے گزرنا مسلم ہے۔ اور اس جگہ پر اعوان
لوگوں نے ایک ڈھیر پتھروں کا جمع کر دیا ہے۔ تاکہ مقام گذرگاہ گوڑا کا یادگار
رہے۔ [illegible] ہو کر آج تک وہ ڈھیر پتھروں کا موجود ہے۔ یہاں سے معلوم
ہوا کہ یہ مقام عبداللہ گوڑا کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اور اکثر نسب نامہ
اعوان میں یہ لکھا ہوا ہے کہ کوہ سکیسر پر گوڑا آیا ہے۔ اور علاقہ کوہستان
سون میں اس کا مقام [illegible] اسی سبب سے اس کی اولاد سون سکیسر
میں ثبت ہے۔

اور ضلع راولپنڈی کے علاقہ میں ایک قصبہ بنام گوڑا آج تک آباد
ہے۔ وہ بھی اسی کے نام سے موسوم ہے۔ اس قصبہ میں قوم اعوان
اولاد گوڑا کی رہتی ہے۔ اور بعض کاغذات میں اس قصبہ کا نام گولا اعلام
[illegible] عربی [illegible] بھی کیا ہے۔ ظاہراً گولا و گوڑا ایک ہی لفظ محرف شدہ
معلوم ہوتا ہے۔ ان کی اولاد کا ذکر باب پنجم میں آئے گا۔ ناظرین دعا سے
[illegible]

فصل پنجم در ذکر محمد کندلان

یہیں کا احوال تاریخ الاعوان کے باب چہارم میں یہ عاجز بحوالہ
کتب تواریخ کے مرقوم کر چکا ہے۔ یہاں بطور اختصار کے اس سے یہ
منقول کرتا ہوں۔ کہ آپ کا نام نامی محمد ہے۔ آپ فرزند دوم حضرت عون
قطب شاہ کے ہیں۔ اور عبداللہ گوڑا آپ کا حقیقی بڑا بھائی تھا۔ اور یہ چھوٹے
تھے۔ ان کی والدہ کا نام بی بی عائشہ ہے کہ خالہ پیر جیلانی قدس سرہ العزیز کی
تھی [illegible] سید عبداللہ صومعی زاہد جیلانی کے تھے۔ اس کا لقب کندلان مشہور ہے

ہوا۔ اور یہ اُس لقب سے خوش ہوتا تھا۔ کیونکہ شیخ عبد القادر جیلانی بھی
اُس لقب سے شاد ہوتے تھے۔ اور پھر اہل ہند نے کندلان کو کندلان
کے ساتھ تحریف کیا۔ اس میں دال مہملہ عربی تھی۔ اور آخر یہی لفظ اہل ہند
نے کنڈان بدال فارسی تحریف کیا۔ اور یہ پہلے اصحاب شیعہ امامیہ مذہب
میں تھا۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی خدمت میں اکثر جایا کرتا تھا۔
اور وعظ و صحبت غوث زمان سے مشرف ہوتا تھا۔ آخر اُن کے تصرف
سے مذہب اہل سنت و جماعت کا اختیار کیا۔ اور آپ کے والد اور بھائی
اور کور بھی پہلے شیعہ تھے۔ پھر سنی ہو گئے۔ اور اُس نے پیر جیلانی کے ہاتھ
پر بیعت کی اور سلسلہ قادریہ میں داخل ہوا۔ اور ہمراہ والد اور بھائی حقیقی کے
بحکم پیر جیلانی بغداد سے ملک ہند کو آیا اور شمالی پنجاب میں اکثر مقامات پر
کفار ہند سے جہاد کیا۔ اور بہت لوگوں کو مشرف باسلام کیا۔ اور بحکم پیر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ ہمراہ والد اور بھائی کے واپس بغداد گیا اسی وجہ سے کندلان ملقب
ہوا۔

اور ایک قول میں یہ کہا گیا کہ کندلان بالضم کاف عربی یہ لغت ترکی ہے
اور اہل ترک نے یہ نام اسکا رکھا وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ طویل القامت
تھا۔ اور شیخ عبد القادر جیلانی کے دروازہ پر دربان رہتا تھا بغیر اذن شیخ
کے ترکوں کو رخصت داخل ہونے کی نہیں دیتا تھا۔ پس انہوں نے کندلان
نام رکھا اور معنے کندلان کا لغت ترکی میں جیسا کہ بڑے دروازہ پر لگایا
گیا ہو۔ اور طائفہ کندلانی اسی کی طرف منسوب ہے۔ قوم اعوان کندلانی
اس کی اولاد ہے اور ملک ہند کندلان بالفتح اول استعمال ہے اور کندلان
بکاف فارسی اسکے غلط ہے۔ ملک ہند میں اولاد اس کی بہت ہے اور
دوسری ممالک میں بھی کچھ آباد ہے۔

پیدایش اس کی بفضل اصلاح العباد کے شہر بغداد میں ۵۰۰ھ پانچسو
ہجری میں ہوئی۔

اور وفات اس کی ماہ شعبان ۶۱۶ھ چھ سو سولہ ہجری کو بغداد میں

ہوئی۔ اور الناصر لدین اللہ عباسی اوس وقت خلیفہ بغداد کا تھا اور
آباؤ اجداد اوس کے پاس مقبرہ قریش بغداد میں مدفون ہوا۔ عمر اسکی ایک سو
مختصر سال ہوئی۔ غالباً عہد سلاطین اسلامیہ غوری ہند کے آپ ہوئے
اور سلطان شمس الدین التمش ترک غلامانِ دہلی کے عہد میں رحلت فرما
ہوئے۔ اور سیاہ غلاف اوسی عہد سے آجتک کعبہ معظمہ کو پہنایا جاتا
ہے پہلے سفید و سبز ہوتا تھا۔ انتہٰی ملخصاً من زاد الاعوان من عہدہ۔

اور تاریخ پیران ہاشمی کی جو ہر پنجاہ و دوازدہ ہزار سے بعبارت فارسی
ملخصاً یوں منقول ہے کہ عبداللہ یعنے گوہر علی و محمد علی پسران عون یعنے
قطب شاہ از یک مادر اند کہ عائشہ نام داشت و او خواہر حقیقی حضرت فاطمہ
والدہ ماجدہ جناب غوث الثقلین قرۃ باصرہ حسنین سید عبدالقادر جیلانی سلام
اللہ علیہ و علی آبائہ و ابنائہ است حضرت عون محمد ہمراہ اولاد و احباب خویش
ہمراہ کردہ باستان فیض نشان جیلانی حاضر کردہ مشرف بہ بیعت گردانید
و حکم عالی بعضے را بہند شد چنانچہ عون مع چند پسران راہی ہند شد و آخر
بر بغداد انتقال شود۔

اہل ہندوستان کہ اکثر از توابعان غوث الاعظم جیلانی اند سبب آن
اینست کہ حضرت عون و گوہر علی و محمد ہر سہ خلیفہ آنجناب در این دیار آمدہ
طریقہ قادریہ را رواج دادند و ملاح آن حضرت بودہ اند انتہٰی۔

اور کتاب تاریخ کندلان مصنفہ امام بخش اعوان کے ذکر محمد کندلان
میں یہ ہے کہ قطب شاہ عون عباسی علوی بغدادی کا دوسرا بیٹا محمد شاہ
مشہور کندلان ہے۔ اس کی اولاد اعوان کندلان ہیں۔ دریائے جہلم اور چناب
کے درمیان جو دوآبہ پنجاب وسط کی ہے اوس کو چج کہتے ہیں اوس دوآبہ
میں یہ لوگ اکثر آباد ہیں۔ اور سلسلہ کوہستان نمک پنجاب سے محمد شاہ یہاں
آکر آباد ہوا۔ اس دوآبہ میں قریب دریائے جہلم کے موضع چک کندلان نام آباد
ہے۔ اوس میں قوم کندلان بہت آباد ہوئی ہے۔ اور یہ قطب مورث اعلیٰ کندلان
کے نام سے آجتک کندلان موسوم چلا آتا ہے۔ یہ لوگ مسکن جیسے محمد شاہ

www.Awans.com.pk

گشتہ ان کے ساتھ نسب نامہ ملاتے ہیں۔ اور عکس کی غلط سمجھ ہو گئی ہے
یہ دونو الفاظ ایک شخص سے مراد ہے ٭

دریائے جہلم و اٹک کے مابین جو دوابہ سندھ ساگر کہلاتا ہے اس میں سلسلہ کوہستان نمک کا ہے۔ گشتہ ان کی اولاد کچھ شرقی حصہ نمک کے پہاڑ میں بھی آباد ہے۔ انتہٰی ٭

چونکہ محرر سطور ہذا فقیر نور الدین سلیمان خسروی کا اتفاق شہر کنڈان و کوہستان نمک میں جانیکا بہت ہوا ہے وہاں کنڈان بخوبی کا جٹ لوگ دعوی [illegible] کرتے ہیں۔ ان کا احوال باب پنجم میں ذکر ہوگا ناظرین وہاں سے ملاحظہ کریں ٭

[illegible] نسب نامہ اعوان [illegible] یہ مرقوم ہے کہ گل محمد گشتہ لقب کنڈان پسر قطب شاہ کا ہے انتہٰی ٭

تاریخ کنڈالی میں آیا ہے کہ گلغن کو جہال لوگ اس کو کہتے ہیں انتہٰی ٭

پس یہاں سے معلوم ہوا کہ منصور شاہ ملقب بہ گلغن دوسرا بیٹا قطب شاہ کا ہے مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی نے تاریخ علوی مطبوعہ میں ذکر کیا ہے۔ اور وجہ تسمیہ گلغن کی یہ لکھی ہے کہ وہ ہر وقت اپنی دستار میں کلغی لگا کے رکھتے تھے۔ لیکن صحیح یوں نظر آتا ہے کہ منصور گلغن [illegible] محمد کنڈان نہیں بلکہ وہ فرزند علی کا بیٹا تیسرا قطب شاہ کا ہے [illegible]

اور کتاب زبدۃ الآثار فارسی و کحل الابصار اردو مطبوعہ فاروقی دہلی کے صفحہ ۴۰ میں بی بی فاطمہ والدہ غوث الثقلین جیلانی کی خواہر ام محمد عائشہ گلغن ہے۔ پس یہاں سے صحیح معلوم ہوا کہ محمد کنڈان یہی ہے کہ امر کی ذکر عائشہ ٭

فصل یازدہم در ذکر محمد علی کلگان

کتاب زاد الاعوان مطبوعہ شمس الہند [illegible] کے باب چہارم سے اس کا مختصر

www.Awans.com.pk

احوال یہ ہے کہ نام ان کا مزمل علی۔ اور لقب کلگان ہے۔ یہ تیسرے بیٹے عون قطب شاہ کے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام بی بی زینب کھوکھریہ ہے اور زینب دختر راجہ سندھ کی تھی۔ اور قوم کھوکھر سنود کی اقوام سے ہے اصل اُس کا ان سے تھا۔ غالباً عہد غزنوی میں یہ بیٹا اس کا پیدا ہوا۔ اس کے حقیقی دو اور بھائی فتح محمد اور زمان علی تھے۔ یہ حقیقی بھائیوں سے بڑا تھا۔ اور ایک ہمشیرہ حقیقی بی بی رقیہ نام ان کے تھے۔ اور قوم مجوس فارس نے اس کا لقب کلگان رکھا ہے۔ اور کلگان بالفتح بمعنی نام مبارک ہے۔ اور بلیاس نے نام رکھا کہ وہ لوگ ان کے ساتھ جہاد کرتا تھا۔ اور اعوان کلگانی اسی سے منسوب ہیں۔ اور کلگ نام ایک موضع ملک ہند میں ہوا ہے۔ وہاں اُس کی والدہ پیدا ہوئی تھی۔ اور اس کی وجہ سے بھی کلگان مشہور ہوا۔ یہ دو اقوال اس کی وجہ تسمیہ کلگان کے آئے ہیں۔ اور ملک ہند میں اُس نے جہاد کیا ہے۔ جہاں تلوندی تھا تیسر کا میدان اب ملک پنجاب میں ہے۔

اور تاریخ علوی مطبوعہ زبدۃ المطابع لاہور کے صفحہ ۵۱ میں مولوی حیدر علی اعوان لودھیانوی لائے ہیں۔ کہ قطب شاہ کا دوسرا بیٹا منصور شاہ اس کو کلغن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت اپنی دستار میں کلغی لگائے رکھتے تھے۔ انتہیٰ۔

اور الترغیب باب الاعوان میں یوں مرقوم ہے کہ کلگان اور کلگال اور کلغان اور کلفان اور کلغن ایک شخص کا نام ہے

تاریخ گنجینہ لاثانی سے منقول ہے کہ اعوان لوگ کلغن محمد کو کہتے ان کو کہتے ہیں۔ یہ فقرہ صحیح نہیں بلکہ کلغن کلغان سے مشتق ہے۔ اور کلغان لفظ کلگان سے محرف ہوا ہے۔ حقیقت میں یہ مزمل علی کا لقب ہے۔ اصل لفظ کلگان بکاف عربی ہر دو کے ہے۔ اس کی تحریف کلگان بکاف دوم فارسی ہوئی۔ پھر اس کی تحریف کلغن بغین معجمہ کے ہوئے۔ اور کلگی اور کلغی کا اہل ہند میں کچھ فرق نہیں اسکو امراء ٹوپی پر یا تاج یا عمامہ پر لگاتے ہیں۔ غالباً یہ نسبتہ

چھ سو ہجری میں ہوا ہے۔ اور تاریخ گکھڑاں سے روایت ہے کہ مزمل علی
مشہور کلگان بیٹا قطب شاہ کا بمع مردھنکوٹ سے ایک اول جہلم گئے جا کر
پنجاب میں مسکن گزین ہوا۔ اس کی اولاد دھنکوٹ سے پھیل کر پنجاب
کے اکثر اطراف میں پھیل گئی ہے۔ انتہے

اور علاقہ کوہ سلسلہ نمک پنجاب میں اس کی اولاد کا زور
شور ہے۔ اور ایک کو حد فرد پائی جاتی ہے

فصل نوزدہم در ذکر پسر پنجم جہان شاہ

اس کا احوال تاریخ اعوان سے مختصر اقتباس یہ ہے کہ نام اس
کا مظفر اور لقب جہان شاہ ہے۔ یہ بیٹا عون قطب شاہ کا ہے۔ اس
سے مزمل علی کلگان حقیقی بھائی تھا اور جو فرزند زمان علی کھوکھر
چھوٹا حقیقی بھائی تھا۔ اور بھلا ان میں سے ایک ہمشیرہ حقیقی
رقیہ نام اس کی تھی۔ اس کی والدہ بی بی زینب نام دختر ہندی قوم کھوکھر
نسبہ ملک واقعہ حد تھی۔ کما مر ذکرہ۔ اور جہان شاہی اولاد اس کی نسل
سے ہیں اور اہل ہنود ہند نے اس کا لقب شاہ جہان رکھا ہے کیونکہ
یہ ان کے ساتھ جہاد کرتا تھا۔ اور جس کی تیز روی سے ان کو مارتا تھا۔ تمام ہند
پر شاہ جہان یعنی تیزرو کے مشہور ہوا۔ ایام ملکوحت سلاطین اسلامیہ
غوری و غلامان میں ہوا ہے۔ یہ سلطان غیاث الدین بلبن شاہ کے
عہد میں زندہ تھا۔ اس نے ساتویں صدی ہجری کا زمانہ بھی پایا ہے
شیخ نظام الدین اولیاء دہلوی۔ اور امیر خسرو دہلوی اور شیخ مصلح الدین
سعدی شیرازی اسکے ہم معاصرین سے ہوئے ہیں۔ انتہے

اور کتب نادر اعوان جالندھری میں ہے کہ مظفر ملقب بہ شاہ جہان
ابن قطب الدین قطب شاہ انتہے

بجز یہ روایت خلاف روایت سابق کے ہے کتب تواریخ سے

جعفر نام ہے۔ قطب شاہ کا قطب الدین نام ثبوت میں ہوا۔ اور ام الفضل
نام اس کی والدہ کا کہیں ہوا یا یہ صحت کو نہیں پہنچا۔

اور جامع اوراق ہذا فقیر نور الدین سلطان علی عفروی نے سب حسب
الاعوان میں اس کی اولاد کا ملک پنجاب ہند میں ہونا دیکھا ہے اس
کی اولاد میں اختلاف نہیں۔

اور میزان مصنفہ شبیر صاحب اوچی کے باب شاہ جہانی میں
ہے کہ قطب المعروف بہ جہان شاہ بن عون قطب شاہ از اولاد
عباس بن علی رضی اللہ عنہ است۔ و اولاد او در ملک ہند صحیح موجود است
آن جہان شاہ راست پسر بودند سلطان محمود علی کلان بود و ازو مجہول
بوگویند۔ و محمد محسن علی اوسط بود و محمد نور علی از ہمہ کہتر بود۔ سلسلہ اولاد
سلطان محمود علی جہان از دیاد گرفت کہ اکثر علاقہ سلسلہ نمک وغیرہ از ایشان
آباد گردیدہ است۔ انتہیٰ۔

اس کی اولاد کا مفصل ذکر باب پنجم میں ہوگا۔

فصل سیزدہم در ذکر زمان علی کھوکھر

اس کا احوال کتب تواریخ کے ماخذ سے تاریخ فارالاعوان میں لکھا
گیا ہے۔ مختصر اس جگہ ہے کہ نام اس کا زمان علی و لقب کھوکھر ہے۔ یہ عون
قطب شاہ کا پانچواں بیٹا ہے۔ بہ تحقیق ابن جمالی۔ اور اس کا شجرہ رقم ہوئی
فضل علی و شاہ جہان اس سے بڑے تھے۔ وہ سب سے چھوٹا ہے۔
اس کی والدہ بی بی زینب نام دختر راجہ ملک ہندی کی تھی اور اصلی
قوم کھوکھر منسوب سے تھا۔ لہذا یہ والدہ کی قوم سے کھوکھر مشہور ہوا۔ کہا
مز ذکر کہ۔

اور کھوکھر اس کا لقب ہندو نے رکھا کیونکہ یہ والدہ کی طرف سے
ان کی نسب سے تھا۔ اس کی اولاد بہت سے کچھ سندھ میں رہی اور کچھ

ایران وغیرہ ممالک کو چلی گئی۔ اور مخلوط النسب غیر اقوام سے ہوگئی۔ ان میں
اکثر ہندو لوگ مسلمان ہو کر کھوکھر اعوان کہلائے۔ اور اصل اعوان کھوکھر
بن گئے۔ انتہیٰ ۔

کتاب جغرافیہ اُردو ضلع شاہ پور پنجاب مطبوعہ مفید عام لاہور مرتبہ
لالہ دیا رام کے ذکر باشندگان ضلع شاہ پور صفحہ ۱۲ میں اس طرح ہے کہ اس ضلع میں
دو بڑی قومیں آباد ہیں۔ ہندو اور مسلمان۔ ہندوؤں میں کھتری برہمن اروڑے
بھاٹیے سنار وغیرہ قومیں ہیں۔ اور مسلمانوں میں شیخ سید مغل پٹھان
گوندل ٹوانے ۔ آوان ۔ جنجوعے ۔ رانجھے جھبے ۔ سیکن قریشی ۔ کمبوہ کھیوے
کھوکھر بلوچ پائے جاتے ہیں ان میں سے گوندل ٹوانہ جنجوعے جھبے
سیکن و رانجھے اصل کے راجپوت ہیں۔ اور آوان اپنے تئیں حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بتاتے ہیں۔ بڑے بہادر ہیں جنجوعوں سے ان
کے معرکے رہے ہیں۔ ان کے مزاج میں لڑاکا پن بہت ہے مدتوں تک
کینہ رکھتے ہیں۔ پہاڑ کا کل علاقہ جو اس ضلع میں واقع ہے ان ہی کا ہے
اس لئے آوان کھاری کہلاتا ہے۔ اور ٹوانے اور آوان لوگوں میں بھی بڑے
بڑے معرکے رہے ہیں ۔

اور کھوکھر بھی اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ کی اولاد سے بتاتے
ہیں لیکن ان کی رسوم کو دیکھ کر قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ اصل سے ہندو
ہیں۔ اور اس ضلع میں کہیں کہیں پائے جاتے ہیں۔ زمیندار اور کھیتی باڑی
کرتے ہیں ان کے بہت سے فرقے ہیں جن میں سے بعضے جو ہنوز ہندو
بھی ہیں۔ اگرچہ لالہ دیا رام نے کھوکھروں کو سب ہندو ہونا بتایا ہے
ولیکن سب ہندو نہیں۔ ان اکثر کھوکھر ہندو اصل سے ہیں۔ اور اعوان
کھوکھر اصل سے لم ہیں۔ ضلع جہلم و ضلع ملتان و ضلع شاہ پور میں یہ کھوکھر
بہت ہیں ان مقاموں میں یہ لوگ فہرست زمینداری میں متفرق لکھے گئے
اور دوسرے اضلاع پنجاب میں کھوکھر تھوڑے ہیں۔ چونکہ یہ مخلوط النسب
زر رشتہ ہیں اس لئے ان کا خاص پتہ لگانا سخت مشکل ہے۔ لہٰذا ان کا

احوال باب پنجم میں لکھا جائیگا۔

تاریخ گنڈالی میں امام بخش اعوان لائے ہیں کہ قطب شاہ کا بیٹا کھوکھر زمان علی نام سلسلہ نمک کے دامن کوہستان قصبہ موسے خیل میں آکر آباد ہوا۔ اور پھر وہاں سے بمقام کڑانہ پر تخت نشین ہوا۔ اور کڑانہ بکسر کاف عربی ورائے فارسی نام ایک پہاڑی چھوٹی کا ہے جو دوآبہ چج کے بین دریائے جہلم و چناب میں واقع ہے۔ جب زمان علی کھوکھر کڑانہ کا تخت نشین ہوا تب راجہ ہندو سے بقوت دست و نبرد لڑکر کے اس کی دختر رانی بھیر بقتہ نام سے نکاح کیا جو اولاد اس کے شکم سے پیدا ہوئی وہ اصیل کھوکھر اعوان ہیں اور اکثر ہندو جو اس جنگ میں مسلمان ہوئے تھے آخر وہ بھی کھوکھر اعوان کہلانے لگے۔ حتیٰ کہ کھوکھر ہندو کھوکھر اعوان مخلوط النسب ہو گئے۔ انتہیٰ

فصل چہاردہم عون علی محمد یحییٰ

اس کا احوال مجملاً منظور بلانے رسالہ نیاز الاعوان مصنفہ باب چہارم میں بحوالہ اہل تاریخ کے لکھا ہے اور اس سے مختصر یہ ہے کہ نام ان کا عون علی اور لقب محمد یحییٰ ہے۔ یہ چھٹا بیٹا حضرت قطب شاہ کا تھا۔ اس کی والدہ کا نام بی بی ... ہے کہ قوم جہاں موجود ہے تحقیق کیا امروکرہ۔ یہ غالباً اسلام سلاطین غزنی میں پیدا ہوئے۔ تحقیق ... الملک نام تھی۔ سب سے بڑے عباس تھا۔ اور فتح علی محمد علی جو ان سب سے چھوٹے تھے۔ انتہیٰ

اور امام نسب نامہ ہاشمی علوی اعوان میں مرقوم ہے کہ اس کی اولاد ملک ہند میں نہیں ہے اگر کوئی ایک فرد موجود ہو تو واللہ اعلم بالصواب ظاہر یہ ہے کہ اس کی اولاد ملک روس میں جا کر آباد ہوئی ہے۔ اور قلیل غیر ممالک میں بھی چلی گئی ہے۔ اس کی اولاد کا زور ملک روس میں جس قدر

www.awans.com.pk

ہے اور ممالک میں اس قدر نہیں۔ یہ پلا قطب شاہ کا ہے جس کی اولاد بے شمار یقین ہوتی ہے۔ اور وجہ تخصیص محمد یحییٰ کی معلوم بہ حروف ہوا پر کچھ ظاہر نہیں ہوتی۔

فصل پانزدہم در ذکر شیخ علی کلدان

اس کا احوال تاریخ الاعوان میں بحوالہ تواریخ کے مرقوم ہوا ہے اس سے مختصر اقتباس یہ ہے کہ اس کا نام شیخ علی و لقب کلدان سے مشہور ہوا ہے یہ ساتواں بیٹا حضرت عون قطب شاہ کا تھا۔ اس کی والدہ بی بی خدیجہ قوم چوہان ہندو سے تھی یہ کلاں بیٹا [illegible] میں پیدا ہوئی۔ اس کا حقیقی بھائی نجف علی محمد یحییٰ سے بڑا تھا۔ اور یہ اوسط ہے اور چھوٹا محمد علی چوہان ہے۔ اور ایک خواہر فاطمہ نام اس کی حقیقی تھی۔ اور اعوان کلدانی اسی کی طرف منسوب ہیں اور کلدان کی تحریف کلگان ہے یعنی بجائے دال مہملہ کے تائے فوقانی محرف ہو گئی۔ اور یہ لقب اس کا اس کے والد نے رکھا تھا۔ کیونکہ یہ ان کے ساتھ جہاد کرتا تھا۔ اور لغت میں کلدان یعنی پہاڑ نا مارنا آیا ہے غرض یا اس نے عہد سلاطین خلافائی کا بھی پایا ہے۔ انتہیٰ [illegible]

اب ان کی اولاد کلگان کی جو بیان کی جاتی ہے ظاہر لفظ کلگان کا [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ حقیقتاً کلدان تھا۔ اس کی اولاد میں اہل کتاب اختلاف [illegible] بعض کے نزدیک اولاد اس کی [illegible] بعض کے نزدیک اکثر اور ممالک کو گئے۔ اور کچھ افراد اس کے [illegible] ہے لیکن ان کا سلسلہ [illegible] اختلاف سے [illegible] نہیں ہوتا۔

فصل شانزدہم در ذکر محمد علی چوہان

کتب تاریخ شاد الاعوان میں اس کا احوال جامع ہذا المسطور نے بحوالہ [illegible]

کتب تواریخ کے لکھا ہے۔ اس سے مختصر نقل ہوتا ہے کہ نام ان کا محمد علی
ہے اور چوہان سے مشہور ملقب ہوئے۔ یہ آٹھواں بیٹا حضرت عون قطب شاہ
کا ہے۔ اس کے حقیقی دو بھائی محمد یحییٰ و شیخ علی بڑے تھے۔ اور یہ ان سے
چھوٹا تھا۔ ایک حقیقی ہمشیرہ بنام بی بی تھی۔ اس کی والدہ کا نام بی بی خدیجہ نام
تھا۔ اصل میں وہ منسوبہ قوم چوہان ہندو سے تھی۔ اس کا باپ راجہ چوہان
کا تھا۔ اور چوہان اس کا لقب ننہال ہونے کے اس لئے رکھا تھا۔ کہ والدہ
اس کی قوم چوہان ہندو سے تھی۔ اور اعوان چوہان اسی کی طرف منسوب
ہیں۔ جو لوگ چوہان ہندو سے مسلمان ہوئے ہیں اکثر وہ بھی اعوان چوہان
و چوہان کہلاتے ہیں۔ لہٰذا اصل اعوان چوہان اور چوہان ہندو مخلوط ہو گئے۔ کہ جانا
بہ عہد اسلامیہ غوری و علاء الدین میں ہوا ہے۔ بلفظہ انتہے عبارتہ من غیرہ ۔
اور بالاتفاق اہل انساب کے اس کی اولاد ملک ہند میں موجود ہے
اور آج تک وہ اعوان چوہان مشہور چلے آتے ہیں۔ لیکن راجپوت چوہان
و اعوان چوہان کا تمیز کرنا بہت محال ہے۔ یہ دونوں نسب باہم مخلوط اکثر
ہو گئی ہیں۔ سلسلہ نمک کے کوہستان پنجاب میں اعوان چوہان چند افراد
مانے جاتے ہیں۔ غلبہ ان کا اس جگہ نہیں ۔

تاریخ کنیالی میں امام بخش اعوان انساب لاحقہ ہیں کہ محمد علی
المشہور بچوہان پسر قطب شاہ کا ملک ہند کے علاوہ سندھ میں جا کر آباد ہوا۔
اس کی اولاد اکثر سندھ میں ہے۔ اور دیگر اضلاع میں کم ہے ۔

فصل ہفتم در ذکر نامدار علی محمد عثمان غنی

اس کا احوال اور حسب و نسب وغیرہ بحوالہ اہل تاریخ کے زاد الاعوان
کے باب چہارم میں لکھا گیا۔ اس سے مختصر منقول ہے کہ نام اس کا
علی ہے۔ اور محمد عثمان سے مشہور تھا۔ اور یہ نواں بیٹا حضرت عون
قطب شاہ کا ہے۔ اس کی والدہ کا نام بی بی ام کلثوم ہے۔ جو قوم

راجپوت راجہ طلع ہند کی بیٹی تھی کما مر ذکرہ فی فصل ام کلثوم فلینظر الیہ۔ اور اس کے دو حقیقی بھائی بہادر علی و کرم علی چھوٹے تھے۔ اور یہ ان سے بڑا تھا۔ اور ان کی حقیقی ایک خواہر ماجرہ نام تھی یعنے یہ حقیقی تین بھائی اور ایک ہمشیرہ ہوئی۔ یہ غالباً ایام سلاطین اسلامیہ غوری و غلامان میں تھا۔ اور عہد چھٹی صدی ہجری میں ہوا۔ انتہے من جمعہ ۔

اس کی اولاد کا عثمانی نام سے مشہور ہونا اعوان میں مرقوم ہے۔ و لیکن اس کی اولاد میں تین اقوال آئے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ اس کی اولاد ہند میں موجود و آباد ہے۔ اور بعض کے نزدیک اور ممالک کو منتشر ہوئی۔ اور ایک طائفہ یوں راوی ہے کہ اسکی اولاد اکثر غیر ملک کو چلی گئی۔ اور قلیل ہند کے اضلاع میں رہی۔ بہر حال اس کی اولاد کا ہند میں ہونا اختلاف سے سالم نہیں۔ اگر کوئی افراد اس کی اولاد سے ہند میں ہوں تو واللہ اعلم بالصواب ۔

فصل ہشتم در ذکر بہادر علی محمد طلع

تاریخ مخزن الاعوان سے مختصراً وقائع محررہ ہیں کہ نام اس کا بہادر علی اور لقب محمد طلع ہے۔ یہ دوسویں فرزند حضرت اعوان قطب شاہ کے تھے۔ اس کی والدہ ہمارا ام کلثوم قوم سے راجپوت راجہ طلع ہند کی بیٹی تھی کما مر ذکرہ۔ اور نادر علی محمد عثمان اس کا حقیقی بڑا بھائی تھا۔ اور یہ اوسط ہے۔ اور کرم علی اس کا حقیقی برادر چھوٹا تھا۔ اور ماجدہ نام ایک خواہر حقیقی بھی اس کی تھی۔ یہ غالباً عہد غوری میں پیدا ہوا۔ اور عہد سلاطین غلامانیہ میں حیات رہا۔ اور اعوان طلعی اسی سے منسوب ہیں۔ اور طلع بالفتح طائے مہملہ و تشدید مفتوح لام و عین مہملہ ساکن نام ایک موضع کا ہے مواضع ملک ہند سے۔ اور اہل ہند نے لفظ طلع کو تحریف کر کے بتائے فوقانی الاول وہائے ہوز ثالث کے کیا۔ غالباً یہ موضع تلہ گنگ ہوگا۔ کہ ملک ہند کے علاقہ پنجاب سلسلہ کوہستان نمک

وہ اور سندھ ساگر یعنی دریائے جہلم و اٹک کے بیچ ہے کیونکہ تلہ گنگ میں آج تک اعوان چلے آتے ہیں۔ چنانچہ عہد اکبری میں تلہ گنگ نام اعوان قوم کے کتاب تاریخ آئین اکبری فارسی مطبوعہ نولکشور میں لکھا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعوان تلہ گنگ میں عرصہ سے آباد ہیں۔ پس ضلع کا تذکرہ قرین قیاس کے ہو سکتا ہے۔ اور اس کا ضلع لقب اہل ہند نے دکھا تھا وجہ قیاس کی یہ ہے کہ وہ اور اس کی اولاد موضع ستہ تھی۔ پس یہ اس وجہ سے مشہور ہو گیا ہے۔ انتہٰی ملخصاً من علیہ۔

مخفی نہ ہو کہ اہل انساب اس کی اولاد کا ہونا ہند سے مبارک شاہ وغیرہ کو روایت کرتے ہیں۔ اگر کوئی فرد ہند میں بھی ہو تو واللہ اعلم۔

فصل نوزدہم در ذکر کرم علی شاہ محمد رؤف

اس کا احوال بحوالہ مورخین کے تاریخ زاد الاعوان سے مختصراً منقول ہے۔ کہ نام اس کا کرم علی و لقب شاہ محمد رؤف ہے۔ گیارہواں بیٹا حضرت عون قطب شاہ کا ہے۔ اور یہ آخری بیٹا فرزندان عون قطب شاہ سے تھا۔ اس کے بعد کوئی اور بیٹا ان کا نہیں متولد ہوا۔ اسماعیل علی ہاشمی وہبا در علی بھائی تھے۔ یہ ان سے چھوٹا تھا۔ اور ایک ہمشیرہ ہاجرہ نام ان کی خواہر تھی۔ اس کی والدہ کا نام بی بی ام کلثوم ہے۔ کہ راجہ ضلع جہلم کی بیٹی قوم راجپوت سے تھی۔ کما مر ذکرہ۔ یہ عہد غزنویہ میں متولد غالباً ہوا۔ اور عہد غلامانِ ہند کے زمانہ تک تھے۔

اس کی اولاد کا نشان مختلف فیہ ہے۔ اکثر اہل انساب اس کی نسل سے ساکت ہیں۔ اگر کوئی فرد ہند وغیرہ ممالک میں ہو تو واللہ اعلم۔ علاوہ اس کے چونکہ احوال حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور ان کے ازواج و اولاد کا جدا جدا فصلوں میں مذکور ہو گیا ہے۔ لہٰذا اس باب چہارم خاندان قطب شاہی کو اس جگہ ختم کرتا ہوں۔ فاخر دعوانا۔

www.Awans.com.pk

الحمد للہ رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

باب پنجم

در خاندان اعوان ہند

اس باب میں خاندان اعوان کا احوال رقم کیا گیا ہے۔ ملک ہند سے جو اعوان منسوب کئے جاتے ہیں ان کا اس میں مفصل احوال ہے۔ اور اس باب میں گیارہ فصل ہیں۔ ۱۰ عدد ہر فصل میں ذکر جداگانہ نسب بحوالہ اہل تاریخ و انساب کے مرقوم ہو جاویگا۔

فصل اول در ذکر عالم الدین بن گوہڑا

کتاب میزان ہاشمی مصنفہ ہاشم شاہ علوی مطبوعہ مصر کے جوہر [illegible] دروازہ سے مختصراً منقول ہے کہ حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ را حضرت عبداللہ گوہر علی مشہور گوہڑا بود و او را پسر کلان عالم الدین نام بود و والدہ او مریم بنت حنبل بود۔ و او ایشاں برادر حقیقی نہ بود و ہست از شکم [illegible] یک او متولد شدہ ہست در ثلث صدی پنجم ہجری متولد شدہ تا آنکہ زمانہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح بغدادی جلوہ گر سلسلہ قادریہ شد حضرت عون شرف بہ بیعت قادریہ شدند۔ لیکن زندہ تمام اولاد و احباب را خصوصاً گوہر علی را ہم مشرف از بیعت پیر جیلانی سے نمودند و وقتیکہ حضرت عون وفات یافت عالم الدین در بغداد حاضر بود و گوہر علی والد او تا المحال تعلیقہ نسب [illegible] ما دوست میداشت و انبوہ ہم [illegible] نمود پس چونکہ ازیں راز عالم الدین ارجمند کلاں گوہر علی واقف بود و معتقد مذہب اہل سنت و جماعت [illegible]

www.Awans.com.pk

ومرید صادق آن مراد عالم و عالمیان شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ بدل و
جان بود این عصر مخفیہ را بحضور ا علا نمود۔ بس بہ توجہ آن غوث حق بیت جیلانی
بجہا سے مذہب امامیہ از خاطر عاطر حضرت گوہر علی رضی اللہ عنہ برکندہ
شد و بمذہب اہل سنت و جماعت در آمد و افیون ہمہ ترک نمود و بمرتبہ قطب
و الارشاد و مکارم گشت باقامت ہند۔ تا آنکہ گوہر علی مع اطفال و عیال راہی
ہند شد بمع عالم الدین پسر کلان ایشان مامور بود کہ اقامت کند در اقدام
سید الانام پیر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پس عالم الدین در بغداد ماند و مادر
و والد او بہند در آمدند و اولاد عالم الدین در بغداد از دیاد گرفت و در سنہ
ے آمد۔ و وقت دفن گوہر علی عالم الدین ہم بغداد حاضر نبود۔ انتہیٰ ✦

اور کتاب تاریخ الفلاح العباد فی مشائخ البغداد طبعہ ۱۰ سالم پول
باب المشائخ من عصر الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ میں مرزا خلیل
بن عبد المہیمن لکھتے ہیں :۔ منہم عالم الدین بن عبد اللہ بن عون
بن قاسم بن حمزۃ بن الطیار بغدادی و امہ مریم بنت عقیل
بغدادیۃ وکان ہو من اصحاب الشیخ العبد القادر الجیلی
وسافر ابوہ الی الہند وہو اقام فی حضرۃ الشیخ فی البغداد
واسلم کثیر علی یدہ ومات قدس سرہ فی سنۃ سبعۃ
مائۃ من الہجرۃ ودفن عند ابیہ وجدہ ✦

ترجمہ :۔ وہ مشائخ کہ ہمزمان شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کے
ہے منجملہ ان کے حضرت عالم الدین بن عبد اللہ بن عون بن قاسم بن حمزہ
طیار علوی ہے۔ اور والدہ اُن کی بی بی مریم دختر عقیل بغدادی کی تھی۔
تھا وہ منجملہ یاران شیخ عبد القادر جیلانی کے سے اور سفر کیا اُس کے
باپ نے جانب ہند کی۔ اور وہ مقیم ہوا بیچ خدمت شیخ کے بغداد میں۔
اکثر لوگ اُس کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں۔ اور وفات ہوئی قدس
کی سنہ سات سو ہجری میں۔ اور مدفون ہوئے اپنے باپ و دادا
پاس۔ انتہیٰ من عنیہ ✦

www.Awwans.com.pk

یہ راقم فقیر نور الدین سلیمانی غفر لہٗ کہتا ہے کہ اس کی اولاد کا ہند میں آنا ثابت نہیں ہوا۔ وہ لوگ بغداد میں رہے۔ اگر کوئی فرد ان کی نسل سے ہند میں آیا ہو تو واللہ اعلم۔ ہم کو ہند میں عالم الدین کی اولاد کا آنا اب تک ثابت نہیں ہوا۔

فصل دوم در ذکر احمد علی بن گوہر علی

انساب ہیبران قلمی مطبوعہ مصر کی جو ہندستان در دوازدہ ہزار میں باہتمام شاہ علوی لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ گوہر علی مشہور گولڑا ابن قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ لاولاد فرزند عالم الدین ہست۔ فرزند دوم نام احمد علی ہست و از احمد علی برادر حقیقی زمان علی و غلام علی بودند۔ و مادر ایں ہر سہ کس شاہ بنت ابراہیم بود۔ و احمد علی از برادران حقیقی کلاں ہست و دوم فرزند از جملہ فرزندان گوہر علی ہست۔ و چون حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ در ششصد و پانصد و پنجاہ و شش ہجری وفات یافت۔ گوہر علی را آں وقت چہار پسران بودند اول عالم الدین دوم احمد علی سوم زمان علی۔ و چہارم غلام علی۔ و انہا کی گوہر علی امامیہ بود۔ عالم الدین و گوہر علی و احمد علی و زمان علی و غلام علی و دیگر یاران و عیال ہمراہ اہل سنت شدند و بدست شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بیعت قادریہ شدند۔ گوہر علی و زمان علی و احمد علی و غلام علی با محمد شنیدہ شدند و عالم الدین با محمد باقامت بغداد ماندہ۔ و بدست احمد علی و غیرہ اکثر مردان مشرف باسلام در ہند شدند سلسلے۔

اور کتاب تاریخ کند لائی ذکر گولڑا میں علامہ محقق اعوان نساب لکھتے ہیں کہ عبداللہ یعنی گوہر علی مشہور گولڑا ابن اول قطب شاہ ہے۔ یہ کوہ نمک پنجاب پر آیا ہے۔ اس کا بیٹا بدر الدین یعنی احمد علی مشہور بدر حسین اور احمد علی بدر الدین کا بیٹا حسن دوست مشہور سند روح تھا۔ تمام مسلمان اعوان اسی سے منسوب ہے۔ اس کی اولاد ملک ہند و اقصٰی پنجاب کوہ نمک

میں بہت سے - قوم بدہوال دکھلان - والوال - واند صوال وغیرہ اسی
اپنے آپ کو بتلاتے ہیں ٭

اب فقیر نورالدین سلیمانی غفرلہ کہتا ہے - کہ تاریخ گندلانی سے یہ
ثابت ہوتا ہے - کہ احمد علی کا لقب بدرالدین تھا - یہ بدرالدین اصل تھا -
اسی کی غلطی بدھو ہوئی ہے - اور بعض نسب ناموں میں بید لکھا ہوا ہے
ظاہراً بید کا بدھو سے تحریف ہونا ثابت ہوتا ہے - پس معلوم ہوا - کہ
احمد علی بدرالدین و بدھو و بید ایک ہی آدمی کا نام ہے - اس کا بیٹا
اصل میں حسن رو تک نام تھا - اس کی غلط سند درج ہے - علاقہ
سون سکیسر کوہ لک ضلع شاہ پور پنجاب کے اعوان اسی بدھو سے اپنے
آپ کو منسوب کرتے ہیں اور لفظ بدر بفتح بائے موحدہ و دال بمعنی روشن
ہونا چودھویں چاند کا - اور اسی معنی سے بدر چودھویں رات کے چاند کو
کہتے ہیں - چونکہ چودھویں رات ہمیشہ کی چاند پورا روشن ہوتا ہے - لہٰذا
بدر کہا گیا - اور بدرالدین کا وہ آدمی ملقب ہوتا ہے جو دین میں پورا
روشن ہو - غالباً احمد علی کا بدرالدین لقب اس سے رکھا گیا ہے - کہ وہ
دین اسلام میں پورا پورا روشن ہو گا - اور لفظ بدھو بضم بائے موحدہ
ہندی میں بمعنی عقل و تمیز و سمجھ و چہار شنبہ روز وغیرہ آیا ہے - اور بدھو بکسر
بائے موحدہ ہندی میں بمعنی طرح و طور و چاند و نیران و سمجھ آیا ہے اور
بدھو بضم اول و آخر واو ہندی میں بمعنی بیوقوف و الو و احمق کے ہے
جیسا کہ مصنف کتاب لغات اردو مطبوعہ مفید عام کے باب الباء
صفحہ ۴۴ سے واضح ہے - پس یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
بدھو لفظ صحیح نہیں - لفظ بدھو بکسر بائے بمعنی چاند اس جگہ صحیح ہے - کیونکہ
بدر و بدھو کے معنی چاند ہے - بدھو لفظ بید تو تحریف لفظ بدھو کی ہے - اہل
ہند کے مجہول نویسوں نے لفظ بدھو بمعنی چاند کو بدھو بمعنی بیوقوف غلط
فاش استعمال کیا - لغت عرب میں بدر بمعنی چاند اور لغت ہندی میں
بدھو بمعنی چاند ہے - پس احمد علی کا لقب بدرالدین و بدھو دونوں صحیح ہے

www.Awans.com.pk

اور اسکو بے سود و بیہودہ کہنا مجہول لوگوں کی کلام ہے ۔

فصل سوم در ذکر زمان علی بن گوہڑا۔

اس کا احوال مولانا ہاشم شاہ علوی کتاب میزان ہاشمی مطبوعہ مصر کی جو ہر چہار صد و دوازدہ ہزار میں اس طرح لکھتے ہیں کہ عبد اللہ گوہر علی ابن قطب شاہ مشہور گوہڑا را کلان فرزند عالم الدین است و دوم را نام احمد علی است۔ و سیوم را نام زمان علی و چہارم را غلام علی است و احمد علی و زمان علی و غلام علی ہر سہ برادران حقیقی بودند۔ و مادر این سہ کس سارہ بنت ابراہیم بود احمد علی کلان و زمان علی اوسط و غلام علی اصغر از سہ برادران حقیقی بودند۔ زمان علی فرزند سیوم عبد اللہ گوہڑا است۔ چون حضرت قطب شاہ در شش صد و پنجاہ و شش ہجری وفات یافت آن وقت این چہار پسران گوہڑا موجود بودند عالم الدین از شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ مامور شد کہ در بغداد ماند و گوہر علی و احمد علی۔ و زمان علی و غلام علی مامور شدند کہ بہند اقامت کنند پس زمان علی ہمراہ والد بزرگوار در سندھ آمد در علاقہ پنجاب سکونت کرد و بیعت او چون بحضرت سید عبد القادر جیلانی بود لہذا قادری سلسلہ را در آنجا مروج بود۔ اکثر مردمان بر دست او اسلام را شرف یافتہ اند۔ انتہی ۔

کتاب تاریخ گکھنڈ والی کے صاحب ذکر گوہڑا میں امام بخش اعوان تنائی روای ہیں کہ عبد اللہ بیٹے گوہر علی گوہڑا ابن قطب شاہ ہے۔ یہ کوہ سکیسر پر آیا۔ اس کا بھائی زمان علی بھی ہمراہ آیا۔ اکثر سندھ کے جٹ اس کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ پہلے پہاڑوں میں جنجوعوں جنجعل کا بڑا زور تھا۔ اعوان نے اگر ان کو مشرف باسلام کیا۔ اور یہ علاقہ اعوان قاری اصل میں جنجوعوں کا ہے۔ اعوان لوگوں نے زور پکڑ کر آخر ان سے چھین لیا۔ اکثر جنجوعے اعوانوں سے مارے گئے۔ اور باقیماندہ کچھ اشخاص جو بہت ہوئے اسلام میں آئے آجکل

www.Awans.com.pk

جدِ اعوان کا ہے۔ انتہیٰ ۔
اب اس کا احوال ختم کرتا ہوں۔ اور اس کے بھائی غلام علی کا ذکر حوالہ قلم کرتا ہوں ۔

فصل چہارم در ذکر غلام علی بن گورڑا

مورخ کتاب پیران ہاشمی کا نام شاہ علوی بجوہر پنجاہ و دو ہزار مطبوعہ مصر میں روایت لائے ہیں۔ کہ عبداللہ گوہر علی مشہور گورڑا ابن قطب شاہ ورا کلان فرزند عالم الدین ہست و احمد علی و زمان علی و غلام علی ہر سہ پسران از برادران حقیقی بودند و مادر ایں ہر سہ سارہ بنت ابراہیم بود و حالات ایشان کلان احمد علی شاہ و سلطان علی و اصغر غلام علی بود و غلام علی فرزند چہارم گورڑا است چوں حضرت قطب شاہ در ۵۵۲ھ یا الفصد پنجاہ و شش ہجری وفات یافت آں وقت ایں ہر چہار برادران موجود بودند۔ عالم الدین اکبر مامور از شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ در بغداد شد و محمد علی و زمان علی و غلام علی ہمراہ والد بزرگوار گوہر علی با محمد با قامت شدند پس غلام علی ہمراہ والد در ہند در آمد و در پنجاب اقامت کرد و بیعت او بدست اقدس سید جیلانی بود سالہا اسلام و مروج طریقہ قادریہ بود اکثر مردم اہل ہند بدست او از دولت اسلام مزین شدہ اند در آں زمانی در پنجاب گوہر علی بغلبہ شریعت مشکوہ طاعیہ یکے رئیس دیار پنجاب را کہ از مریدان گورڑا بود گورڑا با او ایما فرمود کہ ایں فقیر را حاجت نکاح است آں رئیس دختر خود را نکاح کردہ حوالہ نمود چوں یکے از خسر اجیان پیالہ شیر را دست زد بلائی آں بر روئے گورڑا افتاد و آں دختر کشیدہ نمود۔ از آں روز در اعوان عادت جاری عدم طبخ شیر شد انتہیٰ ملخصاً ۔

تاریخ کنندہ الی ذمہ مس عمر بخش اعوان لائے ہیں۔ کہ گوہر علی جب کشمیر پر آیا ہے۔ اس کے ہمراہ غلام علی چھوٹا بیٹا بھی آیا ہے۔ اور بچوں کی

لڑائیوں میں باپ کے ہمراہ رہا ہے۔ یہ جتوعے سب علاقہ پہاڑ سکہ قابض وحاکم پہلے سے چلے آتے تھے ۔

فصل پنجم در ذکر سکن بن محمد کند شاہ اول

کتاب تاریخ کنڈ والی مصنفہ امام بخش اعوان موضع [illegible] سے منقول۔ پیشینہ قطب شاہ عون عباسی کی نسل سے قطب شاہ کی بیبی دوسری سے جنا محمد شاہ مشہور بہ کنڈ اور سب سے بڑی اولاد اعوان کنڈ ان میں دریائے جہلم و چناب کے درمیان موجود [illegible] میں ہے۔ اس کو سج کہتے ہیں۔ اس روایت میں تحقیق کیا ہے ہیں دریائے جہلم و اٹک کے درمیان جو دوابہ سیسر ساگر کہتا ہے۔ اس میں سلسلہ کوہستان نمک ہے۔ اس پہاڑ کے [illegible] حصہ میں ابھی کچھ کنڈ آباد ہیں یہ سب لوگ سکن کے بیٹے محمد شاہ کنڈ ان کے ساتھ نسب نامہ ملاتے ہیں۔ اور سکن کی غلط سکہو ہو گئی یہ دونوں الفاظ ایک شخص سے مراد ہے۔ اس سکن کا بیٹا بدیع نام تھا۔ جسکو مجہول بدین کہتے ہیں۔ اعوان محمد اس کی اولاد سے ہیں۔ انتہی ۔

مگر مسطور بالا فقیر نور الدین سلیمانی عفی عنہ کہتا ہے کہ سکن بن محمد بن عون قطب شاہ کے نام سے یہاں بحث مطلوب ہے ۔

کتاب غیاث اللغات باب السین مہملہ مع الکاف کے صفحہ [illegible] میں ہے۔ سکن بفتحتین بمعنی انس والفت ہر چیز کے آرام گیرد چوں زن و فرزند و نام مردے ہست و بفتح اول و سکون ثانی بمعنی باشندگان خانہ [illegible] لطائف و صراح۔ انتہی ۔

اور کتاب مغنی اسماء الرجال کے باب السین مع الکاف صفحہ [illegible] میں ہے۔ سکن بسین و کاف مفتوحتین و بنون اسم رجال ۔

اب اس جگہ سے معلوم ہوا کہ سکن اصل میں لفظ عربی ہے۔ اور یہ

www.Awans.com.pk

نام مردوں کا ہوتا ہے۔ اور اسی لفظ سکن کی غلط مجہول لوگوں نے سکھو
تحریف کی ہے۔ پس سکن و سکھو ایک ذات سے مراد ہے۔ اس کا بیٹا بدیع
نام تھا۔ لفظ بدیع عربی ہے۔ اہل لغات مثل غیاث و کشف کے بدیع
بفتح بائے موحدہ بمعنی عجائب و نوادرہ لاتے ہیں۔ اسکو مجہول نے تحریف
کرکے بہین استعمال کیا ہے کتب انساب و لغات سے بدیع بن سکن
بن محمد بن قطب شاہ ہونا صحیح ہے اور بعض نسب نامہ میں یہ شجرہ اس
طرح آیا ہے۔ کہ بدیع شاہ بن سکن شاہ بن محمد شاہ بن قطب شاہ۔ پس
یہ تو ایک ہی اسماء الرجال سے ہے۔ اور لفظ شاہ اہل ہند ایک لقب فقیروں
کا رکھتے ہیں جس کا معنے بادشاہ ہے۔ پنجاب کے اکثر دوابوں میں بدیع
کی اولاد دیکھی گئی ہے۔ اہل دوابہ جالندھر کی نسب نامہ اس طرح لاتے ہیں
کہ بہین بن سکھو بن گلشاہ بن قطب شاہ یہ نسب نامہ بھی وہی ہے۔
محض اسمیں مجہول الاسماء ہیں۔ صحیح اسماء الرجال کا شجرہ یہ ہے کہ بدیع
بن سکن بن محمد بن قطب شاہ +

اور اکثر نسب نامہ اعوان کنڈان میں یہ مرقوم ہے کہ محمد کنڈان گلشاہ
موضع چک کنڈان دوآبہ چج میں آباد ہوا۔ آجتک صدر شاہپور کی مغربی
سمت کنڈان نام قصبہ آباد ہے۔ اس کا پسر سکھو جد قوم سکھوال کا ہوا۔
اور اس کا بیٹا بہین ہے۔ اس کی اولاد کندوال۔ اور بعض کھتال ہیں دامن
کوہ نمک میں۔ اور عموماً دوابہ چج و سندھ میں ان کا زور ہے۔ اور دوسرے
دوآبہ جات پنجاب میں بھی تھوڑے افراد پائے جاتے ہیں +

فصل ششم در ذکر سلطان محمود علی بن جہان شاہ

کتاب تاریخ میران شیر صاحب اوچی سے یہ فارسی عبارت منقول ہے
"حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ از نسب حضرت عباس بن علی
کرم اللہ وجہہ اند و ایشان را یازدہ پسران بودند مجملاً آنہا یکے فرد عظیم مشہور

www.Awans.com.pk

جہان شاہ ہست - و قوم جہان شاہی از اولاد او ہست - و اولاد او در ملک ہند صحیح موجود است - و آں جہان شاہ را سہ پسر بودند - سلطان محمود علی کلان بود - و او را مجہول بدھو گویند - و محمد محسن علی اوسط بود - و محمد نور علی از ہمہ کہتر بود و سلسلہ اولاد سلطان محمود علی جہاں از و یادگار رفت کہ اکثر علاقہ سلسلہ کوہ نمک وغیرہ از ایشاں آباد گردیدہ ہست - و محمود علی را دو فرزند پیدا شدہ اند - یکے محمد یار علی کہ نقش آخر نماند - و دوم محمد عثمان او را مجہول سدھو گویند - و ایں محمد عثمان را بسیار عقب ہست و قوم تیرڑ خود را منسوب باو میکنند ہکذا فی انساب الاعوان ارقام یافت - انتہٰی ✤

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مجہول لوگوں نے سلطان محمود علی کو بدھو کہا ہے ✤

کتاب لغات اردو مطبوعہ رفاہ عام لاہور - باب الباء مع الدال صفحہ ۲۰۸ میں ہے کہ بدھو بالضم اول و دال مشدد مضموم بمعنے ظرافتاً بیوقوف ، الّو و احمق - یہ نام صحیح نہیں - غالباً بدھو اصل میں بدھ بالکسر اول بمعنے چاند وغیرہ کے ہوگا - یا بدھ بالضم بمعنے عقل و تمیز کے ہوگا - اس کی اولاد پہاڑ سلسلہ کوہ نمک میں بہت دیکھی گئی ہے - اور دوسرے اضلاع میں ان کا زور اس قدر نہیں جس قدر کوہ نمک کے جوار میں ہے اور سدھو کا لفظ ہندی ہے - یہ تحریف لفظ سدھ سے ہے - اور سدھ بکسر سین جیسا کتاب لغات اردو صفحہ ۷۰۲ میں بمعنے پورا و مکمل و ختم کیا ہوا و صاحب کمال و کامل شخص و خدا رسیدہ ہے اگرچہ سدھو کا معنے صحیح ہے لیکن صاحب میزان شیری یوں کہتا ہے کہ محمد عثمان کا یہ مجہول لوگوں نے نام رکھا ہے ✤

فصل ہفتم در ذکر محمد محسن علی بن جہان شاہ

مؤرخ شیر صاحب اوچی میزان شیری میں بعبارت فارسی اسطرح

مرقوم کرتے ہیں۔ کہ حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ از نسب عباس بن علی اند۔ و ایشاں را یازدہ پسران بودند۔ منجملہ آنہا یکے دُرِّ یتیم مشہور جہان ست و قوم جہان شاہی از اولادِ او است۔ و اولادِ او در ملک ہند ضلع جہلم موجود ست۔ و آں جہان شاہ را سہ پسر بودند۔ سلطان محمود علی کلان بود۔ اولادِ او در اکثر علاقہ تلہ گنگ وغیرہ موجود ست۔ و محمد محسن علی اوسط بود و دوم فرزند جہان شاہ ست۔ و ابن محمد محسن علی لاولد یعنے بے عقب ماندہ است قوم کھکھڑ دعوے اولادِ او نمایند ایں دروغ ست کھکھڑ از اولادِ حبش اند۔ ھٰکذا نقل من انساب الاعوان۔ انتھٰے ◆

اور کتاب انساب الہند میں مرقوم ہے کہ پنجاب میں کھکھڑ اکثر ضلع راولپنڈی میں رہتے ہیں۔ اور کھکھڑ اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے بتاتے ہیں۔ اور آوان کے خاندان قطب شاہی میں جو شاہ جہانی لوگ ہیں ان سے اپنا شجرۂ نسب ملاتے چلے آتے ہیں۔ یہ لوگ بعضے ساتویں میں بھرتی ہوتے ہیں۔ اور اکثر زراعت پیشہ رکھتے ہیں۔ اپنی ذات کے مقابل اوروں کو ہیچ اور پوچ سمجھتے ہیں ان کی رسوم سے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ آوان سے رشتہ رکھتے ہیں۔ اصل ان کا حبش سے بتایا گیا ہے یہ لوگ کئی جگہ پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ انتھٰے ◆

سب کھکھڑ اپنا نسب نامہ محمد محسن علی ابن دُرِّ یتیم جہان بن عون قطب شاہ سے بتاتے ہیں۔ ان کی نسب میں اہل انساب دو قول لائے ہیں۔ اول یہ کہ اصل کھکھڑ کا حبشہ سے ہے۔ اور پنجاب میں اگر اعوان لوگوں سے ان کا رشتہ ہو گیا۔ اور آخر اعوان کہلائے۔ اور دوسرا یہ کہ اصل کھکھڑ کا صحیح محمد محسن علی بن جہان شاہ کی نسب سے ہے۔ اور وہ لاولد فوت نہیں ہوا ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ بہر حال کھکھڑ کا اختلاف سے تصفیہ ہونا اہل انساب سے نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ ضلع راولپنڈی مردم شماری ۱۸۹۱ء میں قوم سنت زراعت کنندگان میں لکھے گئے۔

www.Awans.com.pk

فصل ہشتم در ذکر محمد نور علی بن جہان شاہ

اس کا ذکر بیران تیر صاحب اوچی سے اس طرح منقول ہے کہ حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ از نسب عباس بن علی رضی اللہ عنہ اند و ایشان را یازدہ پسران بودند منجملہ آنہا یکے دُرِیتیم المشہور بہ جہان شاہ است و قوم جہان اعوان (؟) از اولاد اوست و در ملک ہند صحیح موجود است و آن جہان شاہ را سہ پسر بودند۔ سلطان محمود علی کلان بود و اولاد او در اکثر علاقہ نمک وغیرہ موجود است و محمد محسن علی اوسط بود۔ و محمد نور علی از این برادران کہتر بود و این محمد نور علی سیوم پسر جہان شاہ است۔ و این را ہیچ ولد نماندہ است باتفاق نسابین اعوان محمد نور علی لاولد است فاز اولاد او ہیچ فرد نیست۔ انتہٰی۔

اور کتاب بیران عثمانی و بیران جعفری میں بھی محمد نور علی بن جہان شاہ بن قطب شاہ کا لاولد ہونا لکھا ہے۔ اور مدعی اس کی اولاد کا بھی کوئی مستمع نہیں ہوا۔

فصل نہم در ذکر سجن بن زمان علی کھوکھر

مورخ ہند امام بخش اعوان تاریخ کندلانی کے ذکر کھوکھر میں اسطرح لایا ہے کہ قطب شاہ جد قوم اعوان کا ہے اور اسکا بیٹا کھوکھر زمان علی تھا۔ وہ سلسلہ کوہ نمک کے دامن کوہستان قصبہ سوئے خیل میں اگر آباد ہوا۔ اور پھر وہاں سے بمقام کرانہ پر تخت نشین ہوا۔ اور کرانہ بکسر کاف عربی و رائے فارسی نام ایک چھوٹی پہاڑی کا ہے۔ جو دوابہ چج کے مابین دریائے جہلم و چناب میں واقع ہے۔ جب زمان علی کھوکھر کرانہ پر تخت نشین ہوا تب بادشاہ راجہ ہندو۔ سابقہ کو غیبت و نابود کر کے اسکی دختر رانی بلعبر تخت نام ...... نکاح کیا جو اولاد اس کی شکم سے پیدا ہوئی وہ اصل کھوکھر اعوان ہیں

اور اکثر ہندو جو اُس جنگ میں مسلمان ہوئے تھے آخر وہ بھی کھوکھر اعوان کہلانے لگے۔ پھر کھوکھر ہندو و کھوکھر اعوان مخلوط النسب ہو گئے۔ اس کھوکھر کی اولاد رانی مہر قطہ کے شکم سے صحیح النسب دو بیٹے ہوئے ہیں بڑا سجن نام تھا اور چھوٹا وگھر نام ہے۔ اور ان دونوں کی اولاد ہوئی ہے۔ اور کوئی بیٹا کھوکھر کا صحیح النسب نہیں۔ اور نہ کسی کی اولاد کا صحیح النسب ہونا قرار دیا گیا ہے۔ تمام نسب نامہ اعوان کھوکھر کا سجن و وگھر کو جانتے ہیں اور سوائے اِن کے سب موضوع قرار دے گئے ہیں۔ اور سجن ولد کھوکھر ولد قطب شاہ کا بیٹا کوٹ نام ہے۔ اس کی اولاد ہند کے بہت مواضع میں رہتی ہے۔ اور کھوکھروں میں کوٹ ولد سجن کثیر النسب ہوا ہے۔ اسکا کھوکھر کی نسب سے ہونا صحیح طور پر مانا گیا ہے۔ اور یہی اصل کھوکھر اعوان ہیں۔ انتھے +

اب فقیر نور الدین سیلجانی عفی عنہ کہتا ہے۔ کہ اس عبارت سے کوٹ بن سجن بن کھوکھر بن قطب شاہ ثابت ہوا +

کتاب لغات اُردو مطبوعہ مفید عام لاہور باب السین المہملہ مع الجیم کے صفحہ ۱۱۱ میں ہے کہ سجن بالفتح یہ لفظ ہندی زبان کا ہے۔ ہندی میں سجن بمعنے نیک وصف کے آتا ہے۔ اور سجن بمعنی اچھے خاندان کا بھی ہے۔ اور سجن بمعنے معزز دوست کے بھی بولا جاتا ہے۔ انتھے +

اِس لغات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب کھوکھروں سے صحیح النسب تھا۔ لہٰذا بلفظ سجن بمعنے اچھے خاندان کا وغیرہ کے نام رکھا گیا تھا اور یہ لوگ اکثر مواضع پنجاب میں پائے جاتے ہیں +

فصل دوم در ذکر وگھر ابن کھوکھر زمان علی

تاریخ کندلانی مرتبہ امام بخش اعوان نساب سے اس طرح ملخصاً منقول ہے کہ حضرت قطب شاہ جد قوم اعوان کا ہے۔ اور ان کا بیٹا زمان علی کھوکھر

www.Awans.com.pk

تھا۔ وہ سلسلہ نمک کے کوہستان سے بمقام کڑانہ مابین دوابہ چج دریائے جہلم و چناب کے آیا۔ رانی بھرتھو سے نکاح کیا۔ اوس سے دو بیٹے پیدا ہوئے جنھیں نام بڑا تھا۔ اور دگھرا نام چھوٹا ہوا ہے۔ اور ان دونوں کی اولاد ہوئی ہے۔ دوسرے کھوکھر صحیح النسب نہیں۔ اس دگھرا کا بیٹا جنبیٹر نام ہوا ہے۔ اس کی نسب سے اعوان کھوکھر بہت ہند میں پائے جاتے ہیں اور جنبیٹر ولد دگھرا ولد قطب شاہ کے ساتھ برابر جا ملتے ہیں۔ انتہے +

محرر سطور عاجز فقیر نورالدین سلیمانی غفروی کو لغت دگھرا کی کتب لغات سے نہیں ملی ہے۔ ولیکن اعراب کاتب نسب نامہ کھوکھر سے پایا جاتا ہے کہ دگھر بکسر دال و کاف فارسی ساکن و ہائے ہوز و رائے مہملہ و آخر الف مقصورہ ہے۔ واللہ اعلم +

اور جنبیٹر بھی بفتح جیم عربی و یائے تحتانی ساکن و فتح سین مہملہ و آخر رائے مہملہ کے ہے۔ اور جنبیٹر بن دگھرا بن کھوکھر بن قطب شاہ کی اولاد سے پنجاب میں کھوکھر موجود ہیں +

فصل یازدہم در ذکر متفرقات اعوان

ارباب ناظرین اوراق ہذا کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بالاتفاق ملک پنجاب ہند میں حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد اعوان آئی ہے۔ اور گوہر علی و محمد تند لان و زمان علی کھوکھر دُر یتیم جہان شاہ پسران قطب شاہ کی نسل پنجاب میں پائی جاتی ہے۔ لہٰذا اس عاجز نورالدین سلیمانی غفروی نے یہ نسب ضبط کر لی ہے اور مزمل علی کلگان و محمد علی چوہان وغیرہ پسران قطب شاہ کی اولاد کا ہند میں ہونا زیر ضبط ہے۔ لہٰذا بہ سبب مزید تحقیق کے اب اس سلسلہ کو یہاں ختم کرتا ہوں۔ قوم براہٹوں کی زبان پر چنداں اعتبار نہیں رکھا گیا۔ کیونکہ براہی لوگ اکثر بے علم ہوتے ہیں۔ اور سنی سنائی بات بغیر تحقیق کے روایت کرتے ہیں۔ اور

اکثر مبالغہ کر کے اصل مطلب کو غلط کر دیتے ہیں۔ چنانچہ میاں عبداللہ شاہ
دین لوڈی پوری کتاب راہ شریعت منظوم پنجابی مطبوعہ مجتبائی لاہور
صفحہ ۲۰ میں یہ تحریر فرماتے ہیں جس سے میراثی قوم کا مبالغہ ثابت
ہوتا ہے ؛ :—

جب بھو بھیر او جنج آئی دا قصیاں نوں ذکر سناواں
کجھ ہور مسائل ایتھے لکھنے جیبد سے گل سکاواں
جنج آئی وچ ڈیرے لاگیاں بھورے آن وجائے
ایہ بدعت پہلے جانجیاں آکھے آن لگائے
اوکھے مراثی پڑھدے پیڑھیاں صفتاں کر وڈیاون
سبھے صفتاں رب نوں لائق احمق بھلے جاون
جد ویکھو تسیں غیر شرع دی صفت کریندا کوئی
سونہہ اُس دے وچ مٹی پاؤ اگے [illegible] ہوئی
جد صفت فاسق دی کیتی جاوے غضب تاناں آوے
نالے عرش ربانا ہلے خود حضرت فرماوے
ہن جیبد سے گھر دولت ہووے لوگ جو صفتاں کردے
اوہ بھانویں زانی چور ہووے نہیں حکم حدیثوں کردے

اس جگہ ایک دائرہ اولاد حضرت عون قطب شاہ کا مرقوم کرتا ہوں۔ اس دائرہ سے شجرہ نسب قوم اعوان کا بخوبی اظہار ہوگا۔ گیارہ فرزند و ۳ دختر مجموع چودہ اناث و مذکر حضرت قطب شاہ کے ہوئے۔ سلسلۂ نسب اعوان کا انہیں سے ہے۔ وہ دائرہ ذیل میں درج ہے :—

www.Awans.com.pk

یہاں ایک نقشہ جدول کا تحریر ہوتا ہے جس سے [illegible]

نام اسم	نسب مادری	مقام سکونت	تاریخ تولد	مدت	مقام و تاریخ وفات	مقام [illegible]	[illegible]
نضر قریشی عدنانی	والدہ از قبیلہ [illegible]	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	[illegible]
مالک بن النضر	والدہ از قوم جرہم	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	[illegible]
فہر بن مالک	والدہ از قوم مضر	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	[illegible]
غالب بن فہر	والدہ از قوم مدرکہ	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	[illegible]
لوی بن غالب	والدہ از قوم خزاعہ	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	[illegible]

کعب بن لوی	والدہ از قبیلہ بنی خزاع	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	سہ فرزند مرہ و ہصیص و عدی
مرہ بن کعب	والدہ از قوم نضر	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	سہ فرزند کلاب و تیم و سیوم یقظ
کلاب بن مرہ	والدہ از قوم حبشہ	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	دو پسر یک قصی دوم زہرہ جد قبیلۂ زہری
قصی بن کلاب	والدہ فاطمہ بنت سعد از قبیلہ بنی فہر	مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	سہ فرزند عبد المناف و عبد الدار و عبد العزیٰ
عبد المناف بن قصی		مکہ عربستان			مکہ عرب	ملک عرب	پنج فرزند ہاشم و عبد الشمس و سیوم مطلب و نوفل و ابو عمر
ہاشم بن عبد المناف	عاتکہ بنت مرہ	مکہ عربستان			مکہ عرب	عدن جزیرۂ عرب	چہار پسران۔ عبد المطلب و اسد و وہب و ابو عبداق
عبد المطلب بن ہاشم	سلمیٰ بنت عمرو بن زید بن لبید بن عامر بن نجار قبیلۂ انصار	مکہ عربستان	بعمر دو صد و چہل سال و قیل بعمر دو صد و بیست سال		مکہ عرب	مکہ ملک عرب بمقبرۂ قریش	عبد اللہ و قثم و عبد الکعبہ و حارث و زبیر و حجل و ضرار و مقوم و ابو لہب و عباس و حمزہ و ابو طالب و عبد اللہ

www.Awans.com.pk

تعداد فرزندان	مقام مدفن	تاریخ وفات	مدت عمر	[illegible]	[illegible]	نسب مادری	اسماء
چہار پسران طالب و علی و جعفر و عقیل و ام ہانی ۔	مکہ ملک عرب مقبرہ قریش				[illegible]		ابی طالب بن ہاشم مکی
محسن و حسن و حسین یحیٰی و عبداللہ و محمد اکبر ابوبکر عمر عثمان عون جعفر عبداللہ عباس فضل وغیرہ	نجف اشرف کوفہ ملک عراق عرب ایران	کوفہ مسجد جامع دوشنبہ ماہ رمضان ۴۰ھ ضرب ابن ملجم روز جمعہ صبح	۶۳ سال یا ۶۵ سال [illegible]		[illegible]	فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد المناف قرشیۃ المکیۃ ۔	حضرت علی بن ابی طالب
حسن و عبید اللہ	کربلائے معلےٰ روضہ شریف	کربلا ملک عراق عرب ہشتم عاشورہ روز محرم ۶۱ ھ			مدینہ ملک عرب	ام البنین بنت حزام بن ربیعہ بن خالد بن جعفر بن ابی زہرۃ الکلابیہ از قبیلہ بنی زہرہ قریش	حضرت عباس بن علی
حسن	جنت البقیع مدینہ منورہ	روز چہار شنبہ ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۲ ہجری			مدینہ ملک عرب	سکینہ بنت عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم المکی القرشیہ	عبید اللہ بن عباس
حمزہ	بقیع الغرقد مدینہ منورہ	۱۸۰ھ مدینہ منورہ			مدینہ ملک عرب	مریم بنت علی بن عبید اللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم القرشیہ	حسن بن عبید اللہ
جعفر و علی	بغداد مقبرہ قریش ملک عراق	۱۹۰ھ بغداد	زیادہ از پنجاہ سال		مدینہ ملک عرب	رقیہ بنت جعفر بن حسن مثنیٰ بن حسن بن علی از قبیلہ سادات	حمزہ بن حسن

www.Awans.com.pk

جعفر بن حمزہ	ام کلثوم بنت حسن بن حسین بن علی بن حسین بن علیؓ از قبیلہ سادات	بغداد			سنہ ۳۲۰ھ بغداد	بغداد ملک عراق مقبرہ قریش	علی
علی بن جعفر	زینب بنت داؤد بن قاسم بن اسحاق بن عبداللہ بن جعفر طیار ہاشمیہ القرشیہ	بغداد			سنہ ۳۴۵ھ بغداد	بغداد مقبرہ قریش	قاسم
قاسم بن جعفر	زینب بنت علی بن حسین بن موسیٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن امام زین العابدین	بغداد			روز خمیس ۱ جمادی الآخر سنہ ۳۲۵ھ	مقبرہ بغداد قریش	طیار
طیار بن قاسم	حمیدہ بنت عبداللہ بن داؤد بن زکریا بن محمد بن اسمٰعیل بن فضل بن یعقوب از قبیلہ الہاشمیہ	بغداد			سنہ ۳۰۳ھ بغداد شریف	بغداد مقبرہ قریش	حمزہ
حمزہ بن طیار	فاطمہ بنت اسد خاندان از اولاد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ	بغداد	سنہ ۳۱۲ھ	اٹھاسی ۸۸ سال	۷ ماہ محرم سنہ ۴۰۰ھ	بغداد مقبرہ قریش	یعلےٰ قاسم
یعلیٰ قاسم بن حمزہ	خدیجہ بنت ابراہیم از اولاد حضرت ابوبکر صدیق قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	بغداد	سنہ ۳۸۶ھ	اٹھاسی ۸۸ سال	سنہ ۴۸۲ھ محرم	بغداد مقبرہ قریش	حضرت عون قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت عون قطب شاہ ہے	فاطمہ بنت محمد بن علی بن داؤد بن قاسم بن عبداللہ بن محمد بن علی جباسی العلوی	بغداد	سنہ ۴۱۹ھ	ایک سو سینتیس ۱۳۷ سال	شب جمعہ ۱۷ ماہ رمضان سنہ ۵۵۶ھ بغداد	بغداد مقبرہ قریش	آپ کی اولاد فرزند قطب شاہ محمد ولد گولڑا کلان، ڈھیان گولڑہ، کھوکھر، محمد کیپی کلان، چوہان محمد عثمان وغیرہ

اسماء	نسب مادری	[illegible]	[illegible]	مدت عمر	تاریخ وفات	مقام مدفن	تعداد فرزندان
عبداللہ گوہر علی گولڑا	عائشہ بنت عبداللہ صومعی از سادات حسنی بغدادیہ	ہرات	[illegible]	ایک سو پچیس سال	لیلۃ الجمعہ اول رجب	بغداد و مقبرہ قریش	عالم الدین و احمد علی و زمان علی و غلام علی
عالم الدین بن عبداللہ	مریم بنت عقیل				سنہ ہجری	بغداد مقبرہ قریش	حسن دوست مشہور سندریج
احمد علی بن عبداللہ	سارہ بنت ابراہیم					ملک پنجاب	
زمان علی بن عبداللہ	سارہ بنت ابراہیم					ملک پنجاب	
غلام علی بن عبداللہ	سائرہ بنت ابراہیم					ملک پنجاب	
محمد کندلان بن قطب شاہ	عائشہ بنت عبداللہ جیلانی از اولاد حسنی سادات	بغداد	[illegible]	ایک سو چھتیس سال	ماہ شعبان	بغداد و مقبرہ قریش	مسکن

www.Awans.com.pk

سکن بن محمد شاہ							ملک پنجاب	بدیع
زمان علی کھوکھر	زینب دختر راجہ کلک از قوم کھوکھر راجپوت ہند +						ملک پنجاب	سجن دوم وگھرا
سجن بن کھوکھر	رانی بھر تھہ دختر راجہ کرانہ پنجاب ہند راجپوت +	[illegible]					ملک پنجاب	کوٹ
وگھرا بن کھوکھر	رانی بھر تھہ دختر راجہ کرانہ پنجاب ہند راجپوت +	[illegible]					ملک پنجاب	جبیسر
دریتیم جہان شاہ	زینب دختر راجہ کلک از قوم کھوکھر راجپوت ہند +		غالباً عہد غوری میں متولد ہوئے				ملک پنجاب	سلطان محمود علی دوم محمد محسن علی سوم محمد نور علی
سلطان محمود علی جہان شاہی		پنجاب					ملک پنجاب	محمد عثمان و محمد یار علی
محمد محسن علی بن محمود علی		پنجاب					ملک پنجاب	

تعداد فرزندان	مقام دفن	تاریخ وفات	مدت عمر	تاریخ تولد	[illegible]	نسب مادری	اسماء
	ملک پنجاب				پنجاب		محمد نور علی بن محمود علی
	ملک پنجاب			غالباً عہد غوری میں تولد ہوئے		زینب دختر راجہ ککلک از قوم کھوکھر راجپوت ہند	زمان علی الملقب قطب شاہ
	ملک پنجاب			غالباً عہد غوری میں متولد ہوئے		خدیجہ دختر راجہ قوم چوہان پنجاب راجپوت ہند	محمد علی چوہان بن قطب شاہ

www.Awans.com.pk

مناجات باری بسلسلۂ حضرات نقشبندیہ

رحم کر یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
رحمۃ للعالمین خیر الورا کے واسطے

بہر بوبکر و عمر عثمان علی اصحاب کل
اہل بیت حسنین حضرت مرتضیٰ کے واسطے

قفل تارہ کے مجھ سینے سے بجا پروردگار
حضرت صدیق اکبر باوفا کے واسطے

الفت حق محبت میں رہوں تا بدوام
حضرت سلمان فارس پیربا کے واسطے

مجھکو کر و ذات دنیا و دیں سے محفوظ رکھ
حضرت قاسم سراج الاولیاء کے واسطے

تشنہ لب ہوں جام وحدت کا پلا کر
جعفر صادق امام الاتقیاء کے واسطے

کر فنا فی اللہ مجھکو بہر حضرت بایزید
اس ولی طالب ذات خدا کے واسطے

روز و شب ہو یاد تیری اے کریم کارساز
بوالحسن خرقانی بدر الدجےٰ کے واسطے

مجھ غریب خستہ دل کی دستگیری کیجئے ضرور
قاسم گورگانی نور الہدیٰ کے واسطے

ہمت عالی عطا فرما مجھے یا ذوالجلال
بوعلی صاحب دل پارسا کے واسطے

کر زلیخا کی طرح سرمست جام بیخودی
خواجہ بو یوسف ہادی شمس الضحیٰ کے واسطے

پردہ چشم بصیرت کھول دے رب کریم
عبد خالق غجدوانی مقتدا کے واسطے

سختی سکرات کو آسان کرنا اے رحیم
اس محمد عارف صاحب حیا کے واسطے

گور میری نور سے بھرنا خدا اے ذوالکرم
حضرت محمود انجیر اولیاء کے واسطے

کیا عجب گر پرسش منکر نکیر آسان ہو
بوعلی رامتینی بوالعلیٰ کے واسطے

مومنوں میں حشر ہو میرا حساب کبریا
بابا سماسی محمد خوش ادا کے واسطے

آفتاب حشر میں مجھپر ہو سایہ عرش کا
حضرت پیر کلال اولیاء کے واسطے

نامہ اعمال مجھکو ہاتھ سیدھے میں ملے
شاہ بہاء الدین تاج الاولیاء کے واسطے

پلہ نیکی کا ہو بھاری عدل کی میزان میں
اس علاؤ الدین شمس الاولیاء کے واسطے

کیا عجب پوشی حشر میں کرنا میری ستار تو
خواجہ یعقوب چرخی باوفا کے واسطے

برق کی مانند طے ہو جائے راہ پلصرا
اس عبید اللہ احرار اولیاء کے واسطے

جام کوثر دے پلا دست محمد سے مجھے
اس محمد زاہد صاحب صفا کے واسطے

اور ہوں فردوس میں ہمسایہ حضرت نبیؐ
خواجہ درویش محمد پر ضیاء کے واسطے

www.Awans.com.pk

ہووے اہل اللہ میں واں میرا شمار
بعد اسکے ہو وہاں دیدار رب مجھکو نصیب
آتش دوزخ کا ہو مجھکو نہ کچھ خوف و خطر
دین و دنیا میں مجھے خوشحال رکھنا اے خدا
کر زباں کو سیف میرے قلب کو پُر نور کر
اتباع شرع میں ثابت قدم رکھنا مجھے
نور دل سے ہو بدن روشن میرا فانوس وار
نور عرفاں سے میرا دل کر منور اے خدا
باب رحمت کھولدے مجھ پر خداوند غفور
ذکر حق ہو روز و شب مونس برائے دفع غم
تیرے در پر آپڑا ہوں اپنا کرلے اب مجھے
یاالٰہی دور کر مجھ سے غم دنیا و دین
کر فنا اپنی محبت میں خداوند کریم
یاالٰہی خاتمہ بالخیر نور الدین سلیمانی کا ہو

خواجہ امکنگی ولی شفا کے واسطے
باقی باللہ دہلوی صاحب دعا کے واسطے
شاہ مجدد الف ثانی ذو العطا کیواسطے
حضرت معصوم مرشد رہنما کیواسطے
حجۃ اللہ نقشبندی پارسا کے واسطے
شاہ عبید اللہ محمد اولیاء کے واسطے
حضرت محمد پارسا نور الہدیٰ کے واسطے
شاہ محمد احمدی صاحب سخا کیواسطے
میر عبداللہ بخاری پیشوا کے واسطے
فضل احمد امجدی شاہ ہما کے واسطے
حضرت خواجہ خدا بخش اولیا کیواسطے
حاجی نور محمد پیشوا کے واسطے
نقشبندی سلسلہ پیران علا کیواسطے
مجددی پیران شجرہ عالیا کیواسطے

اب اس فصل کو ختم کرتا ہوں اور اسی فصل پر اس باب پنجم کو بھی اختتام کرتا ہوں۔ اور مع ہذا ایک خاتمہ کتاب کا ضمیمہ لاکر اپنی تاریخ کو بھی ختم کیا جاتا ہے۔ وَاٰخِرُ دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ہ برحمتک یاارحم الراحمین +

فصل اول در احوال فقیر نور الدین سلیمانی مولف کتاب ہذا

علم تاریخ میں اصول اسماء الرجال سے یہ امر پہلے مقرر ہے کہ مولف کتاب مجہول الحال نہ ہو اور اس کی نسب و وطن و تعلیم و وقت سے پوری آگاہی ہو۔ لہٰذا اپنا احوال بھی اخیر کتاب میں لکھتا ہوں۔ کہ یہ عاجز حسب تحریر والد

ماجد کے جو معروف تاریخ ۱۸ ماہ رمضان المبارک ۔ وقت فجر قبل طلوع آفتاب کے منتولد ہوا ۔ اور سنہ ۱۲۰۹ ہجری ایک ہزار دو سو نو سنہ ہجری تھی ۔ اور جائے ولادت و وطن قصبہ غنفری ہے ۔ اور غنفری بضم غین معجمہ و سکون نون و فتح فاء و کسرا رہ مہملہ و آخر یائے تحتانی ساکن نام ایک قصبہ کا ہے ۔ اور وہ کوہستان سون سلسلہ نمک واقعہ تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور ملک پنجاب شمالی ہند میں ہے اور سلسلہ نسب جدی اس عاجز کا جد علی امجد کی کتاب میں یوں مرقوم ہے کہ فقیر نور الدین بن حضرت خواجہ مولانا حاجی نور محمد بن علی محمد بن صدیق محمد بن الیاس بن عثمان خان المشہور مالی خان بن ابو شفقہ خان بن موسیٰ خان بن ابراہیم خان بن دھیر احمد خان بن جیٹھو خان بن کھو خان بن گلا کھو خان بن گھکھو خان بن خواجہ حضرت گولڑا خان سلطانی رحمۃ اللہ علیہ ۔

اور سلسلہ نسب مادری میں اس طرح ملتا ہے کہ فقیر نور الدین بن جان بی بی بنت محمد عظیم بن روشن بن الیاس بن مالی خان مالی خان مذکور الصدر اور شرح اس کی یہ ہے کہ عثمان خان کا لقب مالی خان تھا اسے کہتے ہیں ۔ چھٹا دادا ہماری پشت میں ہوا ۔ یہ متوطن قصبہ موسیٰ خیل واقعہ دامن کوہستان نمک تحصیل میانوالی ضلع بنوں ملک پنجاب شمالی ہند کا تھا ۔ اس کے دو بھائی حقیقی اور بھی تھے ۔ سو سے خیل میں انہیں بنوں اور انہوں نے ایک خون کیا ۔ بسبب گرفتاری کے بنوں وہاں سے فرار ہو گئے ۔ مالی خان تو موضع اوگالی واقعہ جھیل سون سکیسر میں آیا ۔ اور اوگالی میں فوت ہوا مدفن اس کا گورستان اوگالی میں ہے اس کا بیٹا الیاس خان قصبہ غنفری میں آکر آباد ہو گیا ۔ اس کا مدفن قبرستان شمالی غنفری میں ہے اس کی اولاد سب آج تک غنفری میں ہے ۔ کوئی فرد دوسری جگہ جا کر آباد نہیں ہوا ۔ اور مالی خان کی اولاد کو غنفری میں مالیال کہتے ہیں ۔

دوسرا بھائی مالی خان کا علاقہ کچھ واقعہ سرحد بنوں وغیرہ کے چلا گیا ۔ اور اولاد اس کی اب تک وہاں آباد ہے ۔

اور تیسرا بھائی مالی خان کا احمد خان نامی کو قوم باہی پٹھانوں کی

www.Awans.com.pk

موسے خیل میں روپوش کر دیا۔ اور بعد انقضائے چند ایام کے پھر ظاہر
کر دیا۔ آجکل اولاد اُس کی موسے خیل میں موجود ہے اُن سے آجکل ۱۹۱۲ء
میں غلام محمد خان موجود و مشہور ہے۔ سلسلہ نسب اُس کا یہ ہے:۔
کہ غلام محمد خان بن علی خان بن اسمٰعیل خان بن روشن خان بن شاہ عالم خان
بن احمد خان بن یوسف خان سلیمانی۔ اور سلسلہ نسب مانی خان کا دس
واسطے سے حضرت خواجہ کی خان سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچتا ہے۔ یہ حضرت
سلسلہ قادریہ میں موسے خیل کے قصبہ میں مشہور ولی اللہ گذرے ہیں
مدفن آپ کا قبرستان نکہ دامن کوہ ڈھاک مشرق موسے خیل کے
ہے۔ ان کی اولاد پچھانوں میں کنڈی خیل اور کیبال زئی بولی جاتی ہے۔ اور
اُن کا نسب نامہ حضرت سلیمان انصاری اصحاب رسول صلے اللہ
علیہ وسلم کو پہنچتا ہے۔ اور اُن کا سلسلہ نسب سلطان صدیق شاہ
آخرین بادشاہ سلاطین بنی اسرائیل کو پہنچتا ہے۔ اور وہ اولاد حضرت
سلیمان بن داؤد پیغمبر صاحب الملکت علیہ السلام سے تھے۔ اُن
کا سلسلہ نسب حضرت یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق نبی اللہ بن
حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر جا ملتا ہے۔ اس جگہ طوالت کے خوف سے
حضرت کی خان سے مافوق الشجرہ ترک کر دیا ہے اور تحت الشجرہ دائرہ
میں اس لئے لکھا کہ ناظرین پر بخوبی اسماء الرجال روشن ہو دیں۔ اور احتمال
گم ہونے کسی نام کا نہ رہے۔ اور اس دائرہ میں سلسلہ نسب جدی
و والدی مؤلف کا واضح ہے وہ دائرہ یہ ہے:۔

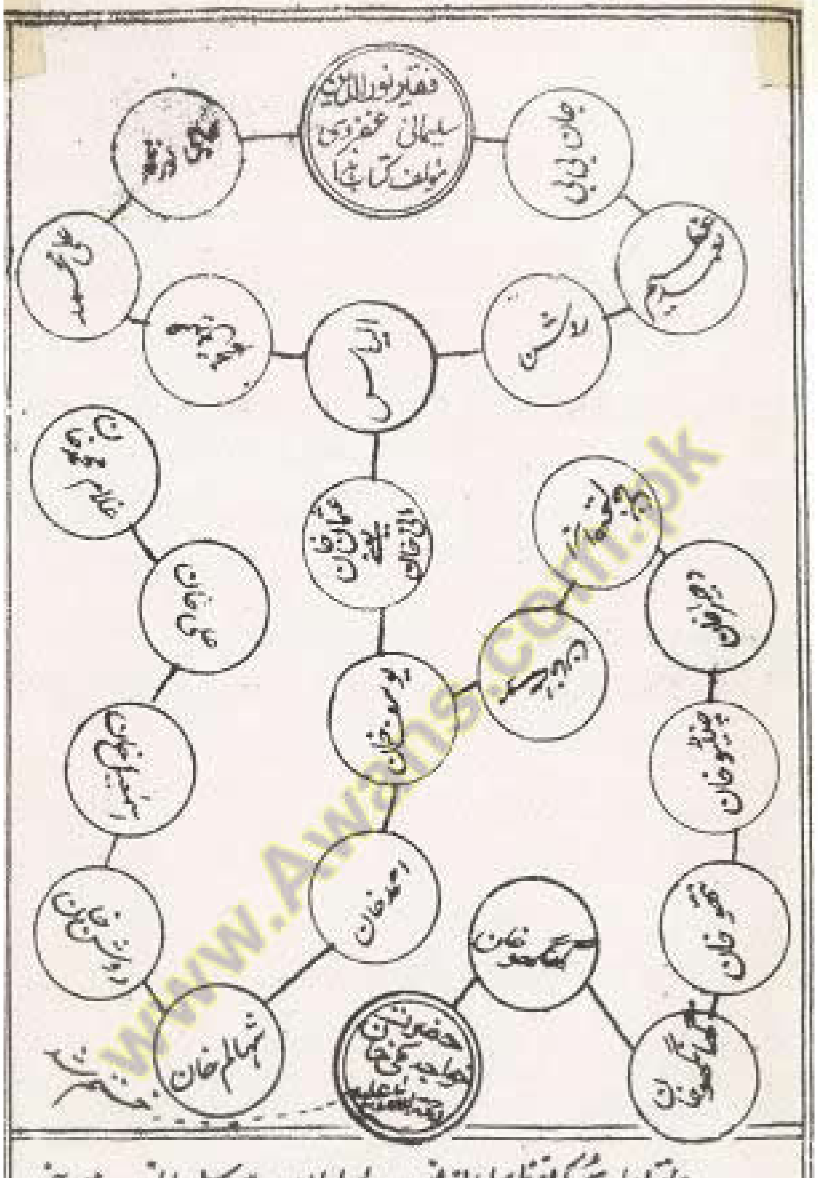

جاننا چاہیے کہ لفظ سلیمانی منسوب بسلیمان ہے کہ سلسلہ نسب میں چند اسماء الرجال سلیمان آتے ہیں۔ لہذا سلیمانی نسب پڑ گئی۔ اور سلیمانی نسبت پڑ گئی۔ اور سلیمانی نسبت اس خاندان میں قدیم سے چلی آتی ہے اور مجازاً اہل عرب وغیرہ افغانوں کو سلیمانی لفظ سے بولتے ہیں۔ کیونکہ وہ سلیمان وانجنہ افغانستان سے یہ نسب پھیلا ہے۔ اور کوہ سلیمان سے یہ لوگ سلیمانی کہے گئے۔ اور قوم اعوان کا انتساب اس نسب سے بالکل نہیں۔ لہذا اس مضمون کو

شروع کرتا ہوں۔ ناظرین قوم سلیمانی افغان کا مفصل احوال اس عاجز کی کتاب تاریخ سلیمانی میں مطالعہ فرماویں۔ اور اس کتاب کے باب دوم ذکر افغان میں بھی کچھ مختصر حال قوم افغان کا ذکر مرقوم ہے۔ ملاحظہ فرماویں

اس عاجز کی توسلت طبقہ عوذ بزرگوار میں حضرات نقشبندی اہل نقشبندی رحمۃ اللہ علیہم میں ہے۔ اور گروہ قندوزی ہے سداللہ سلسلہ پیران طریقت ملتا ہے۔ اور اجل مولانا و مرشدنا و استاذنا والدنا ماجدنا حضرت خواجہ حاجی نور محمد سلیمانی دام فیضہ بسلسلہ نقشبندی مجددی میں ہادی خلق اللہ ہیں۔ اور اجراء سلسلہ میں مشغول ہیں۔ ہزارہا آدمی آپ سے فیضیاب ہو کر مقاصد دارین کو پہنچ جاتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے پیر ہادی الانام و مرشد الایام جناب حضرت خواجہ خدا بخش قطب شاہ نقشبند نواں کوٹی چنبالی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اور ان کی بیعت و خلافت قطب العارفین غوث السالکین مجدد مائۃ الثالث عشر پیر دستگیر حضرت جی صاحب امجد خواجہ شیخ شاہ فضل احمد فاروقی پشاوری رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ اور وہ خلیفہ سید میر عبداللہ بخاری و حضرت خواجہ شیخ شاہ محمد رسا فاروقی سرہندی کے تھے۔ اور وہ دونوں حضرات خلیفہ دیوان الشیخ محمد پارسا سرہندی کے تھے۔ اور وہ فرزند و مرید حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی سرہندی کے ہوئے۔ اور وہ مرید حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم سرہندی کے ہوئے۔ اور وہ فرزند و خلیفہ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت خواجہ شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ کے تھے۔ اور سلسلہ طریقت مجددیہ صوفیہ میں مشہور ہے۔ اس سلسلہ امجدی معصومی مجددی کا اور ی نقشبندی یعقوبی کا مفصل احوال اس عاجز کی کتاب مولفہ الفیضان المجددی میں مطالعہ فرماویں۔

تعلیم کا یہ حال ہے کہ ابتدائی کتب فارسی نظم و نثر عربی درسی اور چند کتب سلوک وغیرہ اپنے والد ماجد حضرت مرشدنا خواجہ حاجی نور محمد کی خدمت میں پڑھیں۔ اور مذہب اہل سنت و جماعت سے طائفہ حنفیہ رضویہ میں حس

ہوا۔ اور کچھ اکثر کتب فقہ و صرف و نحو و منطق وغیرہ مولانا نور محمد صاحب مفتی شہر لیّہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کی خدمت سے پڑھیں اور کتب حدیث شریف و اصول حدیث شریف و اسماء الرجال وغیرہ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب محدث مرحوم لیّہ شاگرد مولانا محمد نذیر حسین صاحب دہلوی سے تحصیل کیں۔ اور ان کی سند حضرت شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وغیرہ تک تا ... کو پہنچتی ہے۔ اور کچھ کتابیں متفرقات حضرات علماء ہند سے استفادہ پاکر پڑھیں ✦

اس عاجز نے اپنی مؤلفہ کتاب نور الاسناد میں سب کتب سند استاذی کا ذکر کیا ہے۔ ناظرین کی نظر سے گذری ہیں۔ اور ۱۳۱۵ ہجری میں اس عاجز نے دہلی جا کر اکثر کتب متفرقات علماء دہلی سے حاصل کیں خصوصاً کتب حدیث کی حضرت مولانا محمد نذیر حسین محدث دہلوی کی خاص خدمت شریف میں سند حاصل کی۔ اور پھر اکثر کتب تصوف و سلوک اہل اللہ کا پڑھنا حضرت والد ماجد کی خدمت سے اتفاق ہوا۔ اور اب بوقت تجمیع کتاب ہذا کے ۱۳۱۹ ہجری ہے۔ پس اس حساب سے عمر اس عاجز کے صرف انتالیس سال ہوئی۔ اور کچھ مضامین اس تذکرہ کے تاریخ الاعوان میں اس عاجز نے تحریر کئے تھے۔ اب اس جگہ کچھ ازدیاد کرکے یہ ذکر لکھا ہے اور اس عاجز کی مصنفہ کتاب حلیہ نوشہی منظوم پنجابی میں ذکر حضرت والد بزرگوار کا تحریر ہوا ہے۔ اس کو مطالعہ فرما دیں ✦

ارباب ناظرین و مستمعان تاریخ ہذا کی خدمت والا میں عرض ہے کہ چند انگریز صاحبان وغیرہ اہل نسب نے قوم اعوان کو فرعونی و راجپوت و افغان و ترک و یونانی و جاٹ و ہندو وغیرہ نسل سے ہونا لکھا ہے۔ اور

عباسی و حنیفی و عمری وغیرہ قبائل قریش عرب سے بھی بہت اختلاف سے اہل انساب روایت کرتے تھے۔ حتیٰ کہ ان اختلافات سے اعوان کا بے ثبوت نسب ہونا قرار دیا گیا۔ آجتک ان اقوال کی تردید و صحت تاریخ و نسب نامہ اعوان کا نہ کسی نے لکھا۔ اور نہ کسی اہل علم سے لکھوایا۔ رفتہ رفتہ یہ حملہ بیجا جناب فخر قوم اعوان و مجسم لیاقت دار و شجاعت و سخاوت شعار امیر نامدار زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی خان اعوان رئیس لاہور پنجاب ہند کی نظر سے گذرا۔ پس آپ نے اس کے جواب میں اور صحیح صحیح تاریخ اعوان میں کوشش فرمائی۔ قوم اعوان میں قلم دان اہل علم و خادم قوم یہی حکیم صاحب نکلے ہیں۔ اعوانوں کو ان کا شکر گذار ہونا چاہئے۔ جن کی کوشش و صرف سے قوم میں از سر نو پنجاب ہند میں شائع ہوئی ہے۔ اس تاریخ میں متقدمین یعنے سلف اعوان کا احوال لکھا گیا ہے۔ اور خلف یعنے متاخرین اعوان کا احوال متروک کیا گیا ہے چونکہ یہ کتاب زاد الاعوان کے برابر حجم میں پہنچ گئی ہے۔ لہٰذا اس کو ختم کیا گیا۔ اور مجھے اس امر میں یہ بات قیاس میں آئی ہے کہ اگر قوم اعوان کے سربرآوردہ آدمیوں نے چاہا۔ اور صرف اس کا اٹھایا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ دیگری کتاب میں ہند کے اعوانوں کی تاریخ مفصل لکھی جائیگی۔ قوم اعوان کو چاہئے کہ جو اپنی دستاویز شجرہ نسب تمام متعلقہ ماخذات ہو دیں اُن کی اطلاع نقل بھیجنے سے دریغ نہ فرماویں۔ کیونکہ فراز و نشیب و صحیح و سقیم روایت کا پتہ جس قدر بہت ثبوت سے ہوگا اُسی قدر عند اللہ و عند الشرع و عند الناس بھی باعث امتنان ہوگا ؎

بر رسولاں بلاغ باشد وبس

اور اس کتاب کے ناظرین و مستمعین سے التجا ہے ؎

اس کتاب کی جب وہ سیر کریں ۔ میرے حق میں دعائے خیر کریں

ربِّ اغفر وارحم وانت خیر الراحمین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین

تتمہ

موجودہ اعوان

نوشتہ مظفر حسین (اعوان) حکیم حاذق سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی

اگرچہ اس کتاب کا اصل موضوع اسلافِ اعوان کی سرگذشت تفصیل سے بیان کرنا تھا۔ لیکن کئی اصحاب کرام کے اصرار پر ناظرین والا تمکین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے میں نے اس ایڈیشن میں انکی موجودہ حالت کے متعلق بھی کچھ حال معرض تحریر میں لانا ضروری سمجھا۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے قوم اعوان کے ارکان قدیم سے شریف پیشوں میں منہمک رہتے ہیں۔ یعنی وہ تعلیم و تعلم کے سلسلہ میں منسلک رہے۔ انہوں نے انقلاب زمانہ اور گردش ایام کے باوجود زور بازو یا محنت دماغی کے ذریعے حلال کی روزی کما کر اپنی قدیم آبائی عزت و حرمت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ چنانچہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی آپ کو پنجاب کے ہر گوشہ میں اس معزز برادری کے کئی رکن ایسے ملینگے۔ جو زندگی کے ہر شعبہ میں اپنے کمال کے باعث اس قوم کے مایہ ناز سمجھے جاتے ہیں۔

جنگ یورپ میں جو سنہ ۱۹۱۴ء سے سنہ ۱۹۱۸ء تک جرمنی اور اتحادی ممالک کے درمیان میں بڑے کرّ و فر سے جاری رہی۔ ہندوستان سے کئی فوجیں معرکہ کارزار پر بھیجی گئیں اور میدان جنگ میں انہوں نے وہ مردانگی اور شجاعت دکھلائی کہ تمام دنیا انکی بہادری اور تہور کا سکہ مان گئی۔ ان میں ایک معتد بہ حصہ پنجابیوں کا تھا جنہیں ضلع راولپنڈی۔ جھنگ میانوالی۔ و دیگر اضلاع پنجاب کے اعوان بھی کثیر تعداد میں شامل تھے

www.Awans.com.pk

بلکہ حق تو یہ ہے کہ پنجابی مسلمانوں میں سے اس فرقہ کا طرۂ امتیاز اعوان اور اُن کے ہم مشرب قوموں کے سر ہے۔ اس سلسلہ میں کے۔ ایل [illegible] کی تصنیف کردہ جنگ یورپ کی تاریخ ملاحظہ ہو جہاں اعوانوں کی جنگ میں شمولیت اور انکی دلیری اور حوصلہ کی داد مصنف مذکور نے نہایت پُرزور الفاظ میں دی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ جسمانی قویٰ کی توانائی اور عضوی اجزا کی قوت پر جو اُن کو وراثت میں نسلاً بعد نسلاً اجداد و فیاض سے ودیعت ہوئی ہے۔ ہندوستان کی سست کردینے والی آب و ہوا کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

علاوہ بریں عین موقعہ جنگ پر جہاں کشت و خون کا بازار گرم ہوتا ہے۔ موجود ہونے کے علاوہ بحیثیت کپتانی یا ٹریپ کے سردار۔ صوبہ دار۔ یا رسالدار ہونے کے اپنے ماتحت دستہ کے نظم و نسق کو درست کرنے یا اُن کو لڑائی کی بساط پر چلانے کی صلاحیت یا لوازمات جنگ کو مہیا کرنے کی قابلیت اس درجہ تک دکھلائی کہ سرکار دولتمدار کو بالآخر نہ صرف پنجابیوں ہی کے لئے بلکہ تمام ہندوستانی شریفوں کو کمیشن افسروں کے زمرہ میں لئے جانیکا عام دروازہ کھولنا پڑا۔ جہاں آج سے پہلے سوائے فرنگی نژاد یورپینوں کے کسی اور قسم کے فرد کے لئے داخل ہونا محال بلکہ ناممکن تھا۔ خواہ وہ کیسا ہی قابل کیوں نہ ہو۔

زراعت و کاشتکاری کے متعلق اعوانوں کی نسبت یہاں کچھ اور کہنا محض ایک اظہر من الشمس بات کا اعادہ کرنا ہے۔ کون ہے جو اس بات کو نہیں جانتا کہ پنجاب کی زرخیز زمین پر ہی اس محنتی قوم کا گزارہ ہے۔ اس بارہ میں انتقال اراضی کے ایکٹ کے ماتحت پنجاب گورنمنٹ نے جو اعلان شائع کئے ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ موجودہ معیار کے مطابق یہ قوم تعلیم میں اپنی تعداد یا اپنی لیاقت کے اعتبار سے باقیوں سے بہت پیچھے ہے۔ اس کی [illegible] وجہ [illegible] سے کہ اب [illegible] اعوان [illegible] ہیں [illegible] سے بعض [illegible] اور

توجہ کی ہے۔ اُن کا مطمح نظر مذہبی علوم کے حصول اور دینی کتب کے مطالعہ تک ہی محدود رہا ہے۔ مغربی علوم کا آفتاب جب اُفقِ ہند پر طلوع ہوا۔ اُس وقت اس قوم کے علماء اور فضلاء مشرقی تہذیب کی ٹمٹماتی شمع کے پروانے تھے۔ لیکن الحمدللہ کہ انہوں نے بھی بالآخر دنیا مَعَ الدَّھْرِ کَیْفَ دَارَ پر عمل کرتے ہوئے سکولوں اور کالجوں میں اپنے لڑکوں کو بھیجنا شروع کیا ہے۔ اور اُمید ہے کہ اس میدان میں بھی یہ قوم سبقت لے جائیگی۔ چنانچہ اس وقت لاہور میں ہمارے کرمفرما قاضی محمد منظور حسین صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی وکیل بیرون موچی دروازہ نے اس بات کو عیاں کر دکھایا ہے کہ اگر اس برادری کے افراد محنت اور یکجہتی سے اس طرف اپنی توجہ مبذول کریں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ بھی اوروں کی طرح مدارج ترقی طے نہ کر سکیں۔ حکمت اور ڈاکٹری اور دیگر فنون لطیفہ و علوم مشرقیہ میں تو انکی جبلی موزونیت اور طبعی صلاحیت ان کے اسلاف سے وراثتاً چلی آئی ہے اس بارہ میں اُن کی تھوڑی سی توجہ ہی کافی ہے ؎

سیاسی معاملات میں البتہ نہایت افسوس ہے کہ یہ قوم دیگر اشغال میں مصروف رہنے کے باعث بہت پسماندہ ہے۔ لیکن پنجاب لیجسلیٹو کونسل اور انڈین لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے رائے دہندگان کی جو فہرست مختلف اضلاع پنجاب میں گورنمنٹ کی زیر سرپرستی شائع ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ان میں سیاسی تعلیم ذرا جد وجہد سے پھیلائی جائے تو اپنے سیاسی فرائض و حقوق کی حفاظت کے لئے ایسے ارکان منتخب کر سکتی ہے جو سیاست اور انتظامی معاملات میں حصہ لیکر نہ صرف اپنی قوم کے لئے بلکہ تمام ہندوستان کے مربی بن سکتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے ہمیں امید ہے کہ عنقریب اس شعبہ میں بھی یہ برادری معتد بہ حصہ لینے لگے گی ؎

اب آخر میں اپنی قوم اعوان سے عموماً اور اسکے محترم افراد کی خدمت

میں خصوصاً یہ ضروری گذارش ہے کہ اپنی برادری کے منتشر اجزاء کو
مربوط کرنے اور بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کرنے کے لئے نسب نامہ
اعوان رسالوں کا ایک سلسلہ جاری کیا جاوے جنمیں (اول)
تمام اُن لوگوں کے نام جو لکھے پڑھے ہیں معہ قبیلہ عمر لکھے جائیں (دوئم)
سول کے ملازموں اور عہدہ داروں کی تفصیل لکھی جائے (سوئم)
ضلع وار گاؤں کے نام جن میں اعوان آباد ہوں۔ اُن کی تعداد لکھی جائے
تاکہ ہر ایک شخص اعوان کو اپنی برادری کے اشخاص باشندہ ضلع
غیر کے حالات معلوم ہو سکیں۔ یہ کام اسی وقت ہی پورا ہو سکتا ہے
جبکہ اعوان قوم کے ہر فرد جہاں وہ رہتے ہوں اپنے تمام مقام
وغیرہ کا حال لکھیں اور ساتھ ہی اپنے علاقہ میں جسقدر گاؤں یا گاؤں کے
حصے جہاں اپنی قوم رہتی ہو لکھ بھیجیں
ہم نے یہ درخواست زاد الاعوان (اس سلسلہ کی پہلی کتاب) کی ہر ایک
اشاعت میں بھی کی تھی لیکن مقام افسوس ہے کہ اس طرف سہل انگاری
اور غفلت شعاری سے کام لیا گیا۔ حالانکہ ہندوستان کی ہر ایک
ذات برادری اور ہر ایک قوم کے الگ الگ رسالے ملک کے ہر ایک
گوشہ میں جاری ہو رہے ہیں۔ اور ہر جگہ اُن کی باقاعدہ انجمنیں قائم
ہیں تاکہ متحدہ کوشش سے اپنی ہستی کو زمانہ کی دستبرد سے محفوظ
رکھیں اور ضرورت کے وقت اپنی ہمدردی اور احساس سے ایک دوسرے
کے کام آسکیں اور اپنی قومی عزت کو برقرار رکھ سکیں اس مقام پر ذکر
ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ماسٹر حسام الدین نے جنوبی مغربی پنجاب کے تمام
اعوانوں کے انساب کو نہایت تندہی سے فراہم کیا ہے اور ایک
رسالہ نسب الاعوان کے عنوان سے شائع کیا ہے جس کا کاغذ
اور لکھائی چھپائی نہایت نفیس ہے۔ اس کے لئے وہ نہ صرف اپنے
علاقہ بلکہ تمام قوم کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہمیں امید واثق ہے کہ
جو نظیر انہوں نے قائم کی ہے۔ دیگر اصحاب بھی اسکی تقلید کرکے اپنی قوم

کو ممنون احسان بنائیں گے ۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ ۔

ہمیں متعدد اصحاب کے خطوط موصول ہوئے ہیں جنہیں انہوں نے اپنے بزرگوں کے سوانح اور اپنے علاقہ میں اعوان بستیوں کے کوائف درج کئے ہیں ۔ انہوں نے جس جذبہ اور خلوص سے یہ تمام حالات بہم پہنچائے اور اپنی وسیع برادری پر روشن کئے ہیں اس کے لئے ہم ان کے تہ دل سے شکرگذار ہیں ۔ ذیل میں معدودے چند خطوط میں سے اقتباسات درج کر کے ناظرین سے انکا تعارف کروانا چاہتا ہوں ۔ :-

اقتباسات

۱ ۔ جناب سید محبوب شاہ صاحب الحسینی الجیلی رئیس اعظم داتہ ضلع ہزارہ رقمطراز ہیں کہ

یوں تو فی زمانہ قانون زراعت پیشہ و بھرتی افواج و بھرتی پولیس ہر کو و مہ کو اعوان بننے پر مجبور کر دیا ہے اور اسوجہ سے سینکڑوں ہی اعوان ہونے کی مدعی اور سب اعوان شمار ہونے لگ گئے ہیں ۔ اور اسطرح قوم اعوان میں ایک عظیم الشان اور کثیر التعداد کمبوہ ہو گیا ہے جس سے سچے جھوٹے کی تمیز محال ہو گئی ہے لیکن چونکہ کتب اصول میں مقرر ہو چکا ہے المثبت مقدم علی النافی اسلئے ہم محض حسب اصول مقررہ و مسلمہ مندرجہ ذیل چند بستیوں کے اعوانوں کے حالات بغرض اندراج و اشاعت ابلاغ خدمت کرتے ہیں جنکی صحت نسب ہماری تحقیقات میں ثابت اور مسلم ہے وھو ہذا :-

بڑبارہ ۔ کچھیتر ۔ برنگ ۔ پسوال ۔ باندہ پیر خان ۔ سماکوٹ ۔ سکندرپور ۔ خلو ۔ سہیلیہ ۔ پھلیک پائین ۔ پولڑ ۔ داتہ ۔

ان میں سے تین اول الذکر بستیاں ریاست کشمیر میں واقع ہیں ان کے بعد کی تین بستیاں تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں ان کے بعد کی ایک بستی تحصیل ہری پور میں اور باقی آخر الذکر بستیاں تحصیل مانسہرہ میں واقع

www.Awans.com.pk

ہیں۔

اور سوائے بستی ع۳ کے باقی سب بستیوں کے اعوان مزمل علی کلکان بن عون قطب شاہ کی اولاد سے ہیں اور بستی ع۳ مذکور کے اعوان عبد الشہ گوہر علی گورڑہ بن عون قطب شاہ کی ذریت سے ہیں۔

اور اول الذکر پانچ بستیوں کے اعوان بلحاظ اقتدار ظاہری باطنی و حسب اصطلاح ملک ملقب بلقب "صاحبزادہ" اور بستی ع۳ کے بلحاظ اقتدار ظاہری ملقب و مخاطب بخطاب "قاضی" اور باقی "خان" ہیں۔ جملہ اعوان بڑے صاحب حیثیت اور عوام و خواص میں ذی عزت و عظمت ہیں۔

اور صاحبزادہ صاحبان کے جد امجد و مورث اعلیٰ شیخ محمد صدیق قریشی الہاشمی العلوی السندھی بن شاہ جلال بن شاہ عبد الاول بن شاہ عمرہ بن شاہ محمد بن شاہ احمد بن شاہ عبد اللہ بن محب الحق بن شاہ سراج الدین بن شاہ سعید احمد بن شاہ غلام علی بن حافظ شاہ ابراہیم بن عبد الستار بن شاہ سیف الرحمن بن شاہ خلیل الرحمن بن شاہ ظہیر الدین بن مسعود بن شاہ عبد القادر معروف بہ شاہ مودود قادری بن حافظ داؤد بن شاہ زمان بن مزمل علی کلکان قادری المشرب اور بڑے صاحب کرامت اور خیر و برکت تھے۔ ملک سندھ سے اس ملک میں تشریف لائے۔ اور کسی سکھ کے ہاتھ سے شربت شہادت نوش فرما کر موضع دانہ میں مدفون ہوئے اور ان کی اولاد بھی قادری المشرب اور اکثر عالم باعمل ہے بعض کا فتوے بھی خوب چلتا اور مستند و مقبول اہل سنت و الجماعت ہے۔ جناب صاحبزادہ شاہ احمد صاحب تحکدل سرینگر کشمیر و جناب صاحبزادہ شاہ محمد عظیم صاحب ٹیپاروی و جناب صاحبزادہ محمد یونس صاحب و محمد حنیف صاحب کچھتری بہت ہی بابرکت حضرات ہیں۔ اور خوانین صاحبان میں سے جناب محمد بوستان خان صاحب ساکنہ لنڈہ گدارہ جات ہزارہ کے تحصیلدار اور بڑے لائق فائق آدمی ہیں۔ اور جناب محمد امیر خان صاحب

www.Awans.com.pk

نمبردار و انعام خوار شہیلہ و جناب غازی خان صاحب نمبردار بلبگ پاہمین
و جناب قلندر خان صاحب نقل نویس مال شہرہ بھی ممتاز و قابل اصحاب
ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو سلامت رکھے۔ آمین +

۲ جناب نصیب احمد صاحب ولد جہان خان صاحب ذات اعوان سکن
اعوان ساکن پدہراڑ تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور تحریر فرماتے ہیں کہ
میں والد صاحب کانسٹیبل پولیس تھانہ جہاوریان ضلع شاہ پور ہوں۔
ضلع شاہ پور میں قریباً پچاس ساٹھ گاؤں تو خاص اقوام اعوان کے
ہیں جنمیں کسی دوسری قوم کا دخل نہیں ہے۔ علاقہ اکثر پہاڑی سون سکیسر
کے نام سے مشہور ہے۔ اور بھی اس ضلع میں رتاں و کھوکھر ہیں جنکا اکثر نسب آگے اقوام
اعوان سے ملتا ہے۔ سون سکیسر تحصیل خوشاب میں ہے یہ لوگ بہادر
جنگجو کینہ در غایت حد جسکے ساتھ ہوں ان میں وہ بھی حلیم طبع و دوست
کی جگہ سر دینے والے اور پناہ گزین کو مدد دینے والے مشہور ہیں۔ خاصکر
صحیح قرآن مجید پڑھنے والے اور قاری مشہور ہیں۔ جمیع لوگ اہل سنت الجماعت
ہیں۔ ایک آدھ شہراب شیعہ بھی ہے۔ مالک زمین نمبردار ذیلدار ہیں
ان کے جملہ موضع میں تعلقات ہیں کسی کو سر جھکانا پسند نہیں کرتے۔ جو
برا ہو اسکو قتل کر دیتے ہیں۔ ذہین تو کئی اکثر آدمی ان میں ہیں۔ مگر اکثر
صاحب علم نہیں ہیں۔ موضع پدہراڑ جسکا باشندہ رہنے والا ہے اور اسکا
نسب ذیل حال ہے۔ موضع پدہراڑ۔ بدیع بن سکن بن کندان محمد شاہ
کا آباد کیا ہوا ہے جو کہ جملہ آٹھ نو سو گھر ہیں۔ بدیع کی اولاد اس دیہ میں دو قسم
ہیں۔ ایک مستیال جو کہ فیروز کی اولاد ہے اور دوسری ملکال جو کہ مالک خان
کی اولاد ہیں۔ ملکال تین سو گھر ہیں۔ مستیال ایک سو بیس۔ ان دو نسل سے تمام
اعوان مخلوط ہیں۔ جو کہ ادھر ادھر سے آئے ہوئے ہیں۔ بدیع کی اولاد میں
تین یا چار نمبردار ہیں جو کہ ملکال اور مستیال میں۔ جہاں قریشی بھی بہت ہیں ایک
مگر وہ غیر مالک۔ یہ مالک اس دیہ میں نہیں۔ ضلع شاہ پور میں تحصیل
خوشاب اور خوشاب کا علاقہ اس دیہ پدہراڑ کے بہادروں کی وجہ سے

www.Awans.com.pk

مشہور ہے۔ بدیع کا ایک مکان پہاڑ میں بھبوٹ کے نام سے مشہور ہے
جو پختہ مکان غیر آباد پڑا ہے۔ اُس میں ایک چشمہ ہے جس کا شفاف
پانی پتھر سے نکلتا ہے۔ اور جملہ چشموں کے پانی سے وزنی ہے ۔

۳ شہاب الدین و فیروز الدین و حاجیان پسران میلے قوم اعوان ساکن
چھتر [illegible] دھمنی ڈاک خانہ باد لاکوٹ تحصیل سدھنوتی ریاست
پونچھ لکھتے ہیں کہ اس ملک میں ہمارے بزرگ دادا حاجی اللہ یار
ولد محمد خان صاحب بطور سیر کے آئے تھے۔ کیونکہ وہ حاجی تھے
اُس زمانے کی نسبت سننے میں آیا ہے۔ کہ حاجی لوگ حج کرنے کے بعد
کشمیر کی سیر و سیاحت کرتے۔ اور بزرگوں کی زیارت کو جایا کرتے
تھے۔ دادا حاجی اللہ یار صاحب [illegible] کی پشت سے ہم لوگ اب یہاں
آکر آباد ہو گئے۔ اور انہوں نے کشمیر کی سیر سے واپس آتے ہوئے
علاقہ کشمیر کے ضلع مظفر آباد میں سکونت اختیار کی اور جو اُن کا اصلی وطن
اعوان کاری ضلع جہلم میں تھا۔ اُدھر کو مراجعت نہ کی اور مظفر آباد ہی کے
باشندے ہو گئے اور وہاں پشت در پشت تک آباد رہے۔ اُن کے صلب سے
چار فرزند پیدا ہوئے۔ جن کا نام محمد شفیع و محمد حاجی و محمد تقی اور محمد نبی ہے
جن میں سے تین لاولد فوت ہو گئے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ لیکن محمد شفیع
کا ایک بیٹا مسمی سلطان محمد پیدا ہوا جس نے مظفر آباد کو چھوڑ کر پونچھ
کی طرف تحصیل سدھنوتی تھانہ [illegible] میں آکر سکونت اختیار کی اور اُن
کے سات بیٹے اس علاقہ میں پیدا ہوئے۔ جن کی اولاد ہے یہاں تقریباً
بیس مکان ہمارے خاندان کے ہیں۔ اور ہم نے اپنے دادا صاحب سے
سنا تھا کہ ہماری قوم اعوان کا مجموعہ نزد گل علی المشہور کلیان) سے جا ملتا ہے
یہ ہمارے دادا صاحب جہاں پہاڑی علاقہ میں آکر آباد ہوئے تھے
اور اُن کو اپنی قوم کی اصلیت یا تاریخ وغیرہ سے آگاہی تھی۔ لیکن ہم اُن
کے بعد اب تک اپنی قوم کی حقیقت سے ناواقف رہے لیکن تھوڑے
عرصے سے ہمکو اپنے پیر و مرشد چوہڑہ شریف والے جو ضلع کیمل پور میں اک

www.Awans.com.pk

مشہور و معروف اہل اللہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ ہماری قوم اعوان کی تواریخ بھی چھپی
ہوئی لاہور سے مل سکتی ہے۔ علاوہ ازیں قوم اعوان کے حالات سے
ان بزرگوں کا نام اور آپ کا پتہ بھی معلوم ہو گیا۔ اعوان کہلانے کی یہاں بہت ضرورت
ہے کیونکہ اصل ریاست میں کئی اور لوگ بھی اعوان کہلاتے ہیں۔ اور اپنی نسلوں کو
حقیقت انساب بیان کرتے ہیں۔ ہم لوگ بے خبر تاریخی یا اصلی کیفیت کے معلوم
کرنے سے رشتہ داری قائم کرنے سے معذور و مجبور ہیں۔ اور اسلئے ہماری آپ سے
عرض و التجا ہے کہ کتاب تاریخ الاعوان و باب الاعوان [illegible] ارسال فرماویں۔
۱۳) محمد نور عالم ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مشہور ضلع راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں کہ
ضلع راولپنڈی میں ایک ہمارا خاندان قوم اعوان قطب شاہی سے آباد ہے جو موضع سخال
اعوان تحصیل گوجر خان میں مالک و قابض ہے۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ محمد ابراہیم
نامی ضلع جھنگ کے موضع بھکراں سے آئے۔ وہ دینی و دنیوی علوم کے حامل تھے
ان کو سلطان سارنگ خان قوم گکھڑ نے جو اٹک اور جہلم کے درمیانی علاقہ کا حاکم تھا اپنے
فرزندوں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے بلایا۔ اور موضع سخال اعوان انکو جاگیر میں دیا۔ اس وقت
یعنی ۹۵۰ھ سے یکسر اعوانوں کی شاخ یہیں آباد ہو گئی ہے۔ اور نسلاً بعد نسلٍ دینی علوم
کا شغل اور سلسلہ ارشاد و تبلیغ ان کا شعار رہا۔ آخر جوں جوں زمانہ گذرتا گیا ان میں رشد و
ہدایت کم ہوتے گئے اور بے علمی آ گئی۔ بعدہ چند بزرگوں کے بغیر دینی یا دنیوی علوم سے
استغنا برتا جا رہا ہے اگرچہ ایک دو بزرگ کوشش کر رہے ہیں کہ انکی حالت درست و اصلاح ہو جاوے
خداوند کریم ان کی مساعی میں برکت کرے۔ محمد الیاس [illegible] ان کی نسل سے ہیں۔ سخال اعوان
سے بھی مندرجہ ذیل دیہات مختلف وقتوں میں کوچ کر کے اس شاخ کے افراد اب ان مقامات میں بھی آباد ہیں
اور زیادہ تر ذریعہ معاش کاشتکاری ہے۔ چند دیہات حسب ذیل ہیں۔ [illegible] ٹہری۔
گکڑاں ضلع جہلم، [illegible] سخال اعوان ضلع راولپنڈی۔ اس شاخ کے اس وقت
تقریباً دو سو مرد تقریباً حیات ہیں۔ اب چند سال سے نئی پود میں علم کا شوق پیدا ہو گیا ہے اگر خداوند کریم کو منظور ہوا
تو ان کی مالی اقتصادی اور علمی حیثیت [illegible]
اس اپنی شاخ کے متعلق ایک تاریخی کتاب چھپوانے کا ارادہ ہوں۔ جس کے لئے مصالحہ
فراہم ہے۔ حسب فرصت جلد شائع ہونے کی توقع ہے۔

۵۔ منشی حسام الدین مدرس بسارڈی ڈاکخانہ محمد پور ریاست پونچھ

لکھتے ہیں کہ یہاں قوم اعوان کی دو شاخیں گوڑہ اور کلکان ہیں جن کا حسب و نسب میرے رسالہ نسب الاعوان میں درج ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ یہاں کے صحیح اعوان معلوم کئے جائیں تو اس کتاب سے یہ مقصد حاصل ہوگا۔ اس نسب نامہ کی درستی و صحت میں بڑی عرق ریزی سے کوشش کی گئی ہے۔ نسب نامہ کی تصنیف کرتے وقت یہ اندیشہ تھا۔ کہ لوگ اپنا شجرہ نسب صحیح صحیح بتا سکیں گے۔ مگر بفضل تعالیٰ تحقیق کرنے پر عمر رسیدہ بزرگ افراد قوم نے اسقدر درست صحیح نسب بتا دئے۔ کہ جائے اعتراض نہ رہی۔ مصنف و مؤلف نسب نامہ ہذا کا اپنا شجرہ نسب یہ ہے:۔

حسام الدین بن علی مردان بن کرم بخش بن محمد علی بن تھو بن امیر بن فرید بن جانی بن کلو بن لسو بن کوئلی بن جیون لودی بن حیات بن نادر بن ناصر بن تاج بن عاد بن دلیپ بن کالا بن قادر بن نور بن میر بن گلاب بن نواب بن مزمل علی کلکان۔

یہ نسب نامہ قیمت ۸ مصنف سے براہ راست یا کتب خانہ سلسلہ لطف زندگانی موچی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

۶۔ جناب عطا علی خان صاحب ذیلدار چھان علاقہ سوہان

ڈاکخانہ ڈھبال چوترہ تحصیل فتح جنگ ضلع کیمل پور اطلاع دیتے ہیں کہ اس جگہ موضع چھان میں کمترین کے آباؤ اجداد سے ایک بزرگ صاحب تحصیل تلہ گنگ کے علاقہ سے آکر آباد ہوئے تھے آجکل ہماری قوم کے اس موضع میں اکثر گھر آباد ہیں۔ جو تمام موضع کے مالک ہیں۔ باقی قومیں غیر مالک مزارعان آباد ہیں۔ قوم کا ثبوت خاندانی شجرہ نسب و کرسی خوانوں کے بغیر اور کوئی نہیں ہے۔

۷ - جناب شیر محمد صاحب ولد حیات قوم اعوان موضع پدہراڑ تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور اپنا شجرہ نسب یوں لکھتے ہیں:- فتح خان ولد شیر محمد ولد حیات ولد گلشیر ولد نواب ولد رحمت ولد کرامت ولد فتا ولد شیر ولد امیر ولد لعل ولد صدھ ولد اتمہ ولد سبھو ولد لدھا ولد ڈھا ولد گوندل ولد ربی ولد ہتیا ولد دبو۔ سگھر ولد دتو۔ دیو ولد دیو ولد نگھو ولد پیر مدھو ولد طور ولد بدھو ولد سیجو ولد بدھو ولد گولڑا ولد کنڈان ولد قطب شاہ۔

۸ - جناب مولوی محمد نعمان آوان چار نالی حنفی چشتی نے اپنے موجودہ خاندان کا شجرہ آدم علیہ السلام سے لکھا ہے جس کو یہاں پورا درج کرنے کی گنجائش نہیں۔ وہ اپنا سلسلہ اعوان یوں بیان کرتے ہیں:—

محمد نعمان ولد مولوی محمد ابراہیم ولد مولوی نیک محمد علیہ الرحمۃ ولد مولوی قدرت اللہ حکیم حاذق ولد مولوی رزاق اللہ ولد مولوی مہر ولد نیاز محمد ولد مقصود ولد الیاس ولد ایان ولد جہان ولد ہرنیب ولد نک ولد محمود ولد داہر ولد دونک ولد سلسل ولد مادو ولد ماکھو ولد بہافون ولد ہرنیب ولد سدوج ولد امان گوڑا ولد قطب شاہ۔

نوٹ - جو اصحاب اپنا شجرہ نسب چھپوانا چاہیں شجرہ نسب مع ایک روپیہ فی شجرہ بھیج دیں۔

www.Awans.com.pk

تقریظ

دلپذیر تحریر کلکِ قاضی محمد مظہر حسین بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل

بیرون موچی دروازہ لاہور

www.Awans.com.pk

قوم اعوان کے حسب و نسب کے مسئلہ کو قیاس آرائیوں نے اپنی طبع آزمائی کا آماجگاہ بنا لیا ہے ہر ایک شخص اپنی فہم و فراست کے مطابق مختلف نظریہ پیش کر رہا ہے حقائق و واقعات پر خاموشی کا گہرا پردہ پڑا ہوا ہے رشیدیانِ تحقیق و وارفتگانِ تدقیق شکایت کرتے ہیں کہ اردو میں اول تو کتابیں کم ہیں جو اعوان قوم کے حالات پر پوری طرح حاوی ہوں۔ اور پھر ستم یہ ہے کہ جسقدر مستند اور معتبر تاریخی کتب ہیں وہ اوق فارسی اور مغلق عربی میں ہیں۔ اور ان میں بھی ضمناً اس قوم کا نہایت مختصر حال درج ہے۔ ان کتب سے عام اردو دان اصحاب قطعاً کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہر طرف اس امر کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ اعوان قوم کے اسلاف کی صحیح و معتبر تاریخ لکھی جائے۔ یہ کام جسقدر اہم اور ضروری تھا اسیقدر دشوار تھا لیکن اس کی انجام و تکمیل کے لئے دفعتہً ؎

مردے از غیب بیروں آید و کارے بکند

یعنی مولوی نور الدین سلیمانی نے ہندوستان کے نامور حکیم ڈاکٹر غلام نبی زبدۃ الحکماء مرحوم کے ایما و امداد سے دو کتابیں عام فہم زبان میں تالیف کیں اور ان کا نام زاد الاعوان و باب الاعوان رکھا۔

میں کسی کتاب پر ریویو نویسی یا اعلیٰ پایہ کی تقریظ لکھنے کا مدعی نہیں ہوں لیکن اپنے محترم دوست حکیم مظفر حسین صاحب حکیم حاذق کے اصرار پر اپنی بساط کے مطابق ان کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کرتا ہوں۔ تقریظ حقیقت میں اس

خاص مضمون کا نام ہے جس سے سبعران فن ونقادان سخن بلا افراط وتفریط کتاب اور مصنف کی حالت کو عیاں کرتے ہیں۔ ہر دو کتب بنظر غور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مصالحہ فراہم کرنے کے لئے بہت محنت شاقہ برداشت کیگئی ہے سینکڑوں کتابوں سے حوالہ دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ مؤلف نے کس مشقت اور کیسی خوش اسلوبی سے یہ کام نبایا۔ مؤلف نے محض ان واقعات کو قلمبند کرنے کے علاوہ جو زبان زد خلائق ہیں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ان میں سے کون سے واقعات درست ہیں اور کس حد تک۔ پھر ان سے بحوالہ کتب تاریخ صحیح نتائج مستنبط کرنے میں خاص ذہانت سے کام لیا جو انہی کا حصہ تھا۔ ایک مورخ کے ان تمام دشوار فرائض کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں اور قدر جانتے ہیں جنہوں نے کبھی ایسے مشکل کام کیلئے قلم اٹھایا ہو۔

مؤلف کتب ہذا خود اس قوم سے تعلق نہیں رکھتا، اسلئے صاف ظاہر ہے کہ جامع اوراق لوث تعصب سے پاک ہو کر غیر جانبداری سے نتائج مندرجہ پر پہنچا جس وجہ سے ان کتب کی قدر وقیمت اور بھی دوبالا ہو جاتی ہے۔

ان کتابوں میں فقط اس دور تک کے حالات درج ہیں جہاں تک کہ واقعات کا مستند ومعتبر کتب سے پتہ چل سکتا تھا بعد کے حالات بالخصوص شجرات باوجود سعی بلیغ کے پبلشر کے ہاتھ نہیں آئے اس لئے نہایت لیکن پُر زور الفاظ میں اصحاب سے استدعا ہے جنکے پاس پرانے شجرہ نسب وکاغذات موجود ہیں کہ وہ انہیں شائع کر دیں تاکہ اپنی قوم پر بے ثبوت نسلی کے بدنما داغ کا کسی طرح کا احتمال نہ رہے اور مسلمہ طور پر ان کی نجابت وشرافت ثابت ہو جائے۔ مصنف وپبلشر کتب ہائے مذکورہ کی بار بار اپیل کرینگے باوجود اس قوم کے سر برآوردہ اعیان وبرگزیدہ اصحاب نے اس جانب توجہ نہیں کی جس کے باعث ہم کو مخالفین کا مورد طعن وعیب بننا پڑتا ہے۔ لہٰذا مکرر تاکیداً عرض ہے کہ بزرگان قوم جنکی تحویل میں قدیم ثبوت ہوں وہ جلد انہیں طشت ازبام کر کے تاریکی جہالت رفع کریں۔

بالآخر ان ہر دو کتب کی حسن مقبولیت اس امر سے بین وظاہر ہے کہ ازاد الاعوان کی تین اشاعتیں نکل چکی ہیں اور باب الاعوان کے طبع ہونیکے متعلق متعدد خطوط وصول

ہوئے ہیں ان کی خوبی کی اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ تاریخ علوی کے مصنف مولوی حیدر علی مرحوم و مغفور کے خلف الصدق مولوی ہدایت علی صاحب محلہ اعوانان لدھیانہ نے اپنے والد بزرگوار کے مسودہ جات کو جو مزید تحقیقات اور غور و خوض کے بعد لکھے گئے اور وہ اپنی حین حیات میں شائع نہ کر سکے اب بنظر ثانی شائع کرنیکا تہیہ کیا ہے اس مسئلہ و بحث میں اسطرح نئی روح اور نئی زندگی ڈالنے کی یہی کتابیں محرک ثابت ہو رہی ہیں۔ صاحبزادہ شاہ احمد علوی قادری و شاہ حافظ محمد یٰسین متصل فتحگڈل محلہ ملک یار ضلع ناڑون ملک کشمیر جنکا ذکر اقتباسات میں آیا ہے ان سے بھی توقع ہے کہ اعوانوں کے متعلق کوئی ایسا رسالہ تالیف فرما کر دائمی شہرت حاصل کریں جو یادگار زمانہ رہے۔ یہ صاحب کرامات اور نہایت اعلےٰ پایہ کے بزرگ ہیں۔ فارسی و عربی علوم میں وحید العصر اور تاریخ و فقہ کی واقفیت میں نادر المثال ہیں۔ اعوانوں کے لئے ان کی ذات خاص طور پر غنیمت ہے کیونکہ متقدمین و متاخرین ہر دو کے متعلق ان کی تحقیق و تفحص بے نظیر ہے ۔

فی الحقیقت یہ کتابیں اعوانوں کے لئے مایۂ ناز و افتخار ہیں۔ جب کبھی یہ مرتب شدہ کارنامے کلاً یا جزواً نظر سے گذرتے ہیں تو بے اختیار احسنت زبان سے نکلتی ہے۔ ان میں اگرچہ موجودہ معیار سخن کی رو سے سلاست زبان کی بعض فروگذاشتیں اس اڈیشن میں رہ گئی ہیں لیکن یہ باتیں ناگذیر اور قابل نظر انداز ہیں اور ان کی اصلی جوہر کو کسی طور پر کم نہیں کر سکتیں۔ اس کتاب کی طباعت کا ذمہ بانی مبانی و محرک تواریخ ہذا جناب حکیم غلام نبی صاحب مرحوم مرحوم و مغفور کے فرزند ارجمند جناب حکیم مظفر حسین (حکیم حاذق) نے لیا خدا انکو جزائے خیر دے۔ اور اپنے نامور باپ کی طرح آپ کو بھی کامران و فائز بالمرام کرے۔ حکیم صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات سے قوم کو سخت نقصان ہوا لیکن یہ اپنے والد مرحوم کے نقش قدم پر چل کر قوم کی کسی قدر تلافی کر رہے ہیں ایسے مفید کاموں کے لئے اعوان بھائیوں کو چاہئے کہ ان کی امداد اور حوصلہ افزائی کر کے عند الناس مشکور و عند اللہ ماجور بنیں اور آئندہ نسلیں اپنے اسلاف کے حالات معلوم کرنے میں باپ بیٹے کی مرہون منت ہو کر ان کو دعائے خیر سے یاد کریں گی۔ آخر میں دعا ہے کہ ہم سب کو ان کی تقلید حسنہ کی توفیق عطا ہو ۔

www.Awans.com.pk